

اِس رسالہ کے تالیف کرنے کے اسباب بیان کرنے کے لیے ایک دفتر درکار ہے ملک و قوم کی حالت آشکارہے بیان کرنے کی حاجت کیا ہے عیان راچہ بیان - صرف یہ کہنا کافی ہے کہ جبکہ نیچر نے ایسا رشتہ بنی نوع انسان مین پیدا کردیا تھا جہان قوم کے لفظ کا گذر بھی نہ تھا وہان اتحاد ماہیت نے کچھ ایسا بندوبست کیا تھا کہ حیوان ناطق کے جواب مین انسان واقع ہوتا ہے لیکن نااتفاقی کے دراندازون سے قومیت کا شگوفہ کھلا **مسلمان - ہندو - نصاریٰ - یہودی اور مجوسی وغیرہ** - اسکی جابرانہ کارروائیون نے اِسی پر قناعت نہین کی بلکہ ہر ایک فرقہ مین اور ہزارہا فرقے پیدا کر دیئے - یہ تفریق نہ صرف دینی اعتبار سے ہوئی بلکہ دنیوی طریقون سے بھی ایک ایک فرد کو جدا کر دیا - اِسمین نہ صرف اسماء مین فرق آگیا بلکہ دلون اور خیالون مین بھی ایک نمایان اثر ظاہر ہوا - ان سب کے بعد **شریف - رذیل** کی ایک اور شاخ پیدا ہوگئی اور پھر اُسمین بھی درجے اور پھر اُن درجون مین بھی ہر ایک کی قسمین - غرض کہ بے انتہا تعریفین پیدا ہوگئین - اِن تعریفون کے بعد بھی آپسمین امتزاج ہوکر ایک اور مجموعہ پیدا ہوتا ہے جو **بنگالی - کشمیری - پنجابی - کابلی - مدراسی - شامی - دامغانی - رومی - عجمی - اندلسی - ہندی - عربی - ایرانی اور حجازی** وغیرہ ناموں سے مشہور کیا جاتا ہے اور علیٰ ہذا القیاس - اِس رسالہ مین جسکا نام **شرافت** ہے لفظ شریف و وضیع سے بحث کیگئی ہے کہ اِن دونون لفظون کا استعمال انسان کی نسبت

کس مانی سے کیا گیا ہے اور ہو سکتا ہے۔

سخت افسوس ہے کہ رسالہ ہذا کی تالیف کا سلسلہ جولائی سنہ ۱۸۸۹ء مین شروع ہو کر قریب ختم کے پہونچ گیا تھا کہ جنوری سنہ ۱۸۹۰ء مین مسودہ بھی مع دیگر کتب و اسباب وغیرہ کے چوری گیا پھر اسکی تالیف و ترتیب کے لیے کوشش کی گئی اور بہر کیف مرتب ہو چکا تھا کہ مارچ سنہ ۱۸۹۱ء مین وہ مع اَور کتب و پروانجات و اسناد و سروس بک و اسباب وغیرہ کے چوری گیا جس کسی کو کبھی ایسا واقعہ پیش آیا ہوگا وہ بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ مؤلف نے کیسی ہمت اور دلیری کو راہ دی اور باستقلال تمام پھر اپنے کام مین مشغول ہوا اور احباب کے اصرار سے مجبورًا اُسے یہ کام کرنا ہی پڑا اور جو کچھ اُس سے ہو سکا کر دکھایا۔

اگرچہ اس رسالہ کی تالیف مین بڑی جانفشانی کیگئی ہے تاہم اپنی عدم لیاقتی اور سہو بشری کی جو کہ طینت انسان مین مخمر ہے ہدف سہام ملام کا خوف کیا گیا پس امید کیجاتی ہے کہ مؤلف و مؤلَّف کے عیوب کو ناظرین دامن عاطفت سے چھپا کر اکتساب ثواب آخرت فرماوینگے اور بشرط امکان مؤلف کو اسکی غلطیون وغیرہ سے مطلع فرماوینگے کہ طبع آیندہ مین اصلاح و ترمیم کر دیجاویگی۔ فقط

قصبۂ بلگرام — ضلع لکھنؤ
۲۰ مارچ سنہ ۱۸۹۶ء

بہی خواہِ خلائق
نادر حسین عزیز بلگرامی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝

مسلمان ایک دوسرے کے بھائی ہین پس باہم ملجاؤ اور اللہ سے ڈرو تاکہ تمپر رحم کیا جاوے

جو انسان دولت شرافت سے مالامال ہے وہ ہر حال مین فارغ البال ہے۔ جس شخص کا دل سچی شرافت پہ قربان ہے اسکی ہر ایک مشکل آسان ہے۔ شرافت اسی پاکیزہ و خجستہ صفت کا نام ہے جسکا کام مایۂ اعزاز و احتشام ہے لہذا فقط وہی معزز لوگ شریف کے نام سے پکارے جاسکتے ہین جنکے دل و دماغ شرافت کی چمکتی ہوئی روشنی سے جگمگا رہے ہین اور صرف وہی مفتخر لوگ دنیا کی محفل کے زیبایش کے باعث ہوسکتے ہین جنکے نورانی خیال سے اہل ملک اپنے مطلب کی شمعین جلا رہے ہین۔ اس چمنستان آفاق مین باغبان حقیقی نے اپنی آبیاری رحمت سے شرافت کے درخت کو وہ تازگی عطا فرمائی ہے جسکے سایہ مین آجانے سے انسان اپنی اپنی امیدون کے عمدہ عمدہ پھل پا رہے ہین اور اس بہارستان عالم مین شرافت کی ہوا کو اسنے وہ راحت بخش تاثیر عطا فرمائی ہے جسکے چلنے سے غنچے کی طرح سکڑے ہوئے اور پھولون کی طرح مرجھائے ہوئے دلون کو از سر نو شگفتگی حاصل ہوتی ہے۔ شرافت ایک ایسے کوہ والاشکوہ کی تازہ آب و ہوا ہے جسکی چوٹی پر سبزۂ نودمیدہ کی بہار چشم فلک کو نور اور دیدۂ اہل زمین کو سرور بخش رہی ہے۔ شرافت ایک ایسے آسمان عالیشان کا ابر ہے جسکے برسنے سے زمین شور

بھی قابل زراعت ہو جاتی ہے۔ یعنی شرافت کا جوہر انسان کی نیکنامی اور مطلب برآری کے لیے ایک ایسا عمدہ ذریعہ ہین سے اُسکی تمام دلی خواہشین و تمنائین پوری ہو جاتی ہین اور وہ اِس دولت لازوال سے مالا مال ہو کر اپنی تمام عمر کو نہایت فارغ البالی اور اطمینان سے بسر کر لیجاتا ہے۔ آمدم بر سر مطلب۔ **شرافت** اور **رذالت** یہ دونون لفظ بہت متعارف ہین اور ذرا ذراسی بات مین ایک دوسرے کو شریف یا رذیل کہنے لگتا ہے اگر کسی نے وضعداری کی کوئی بات کی جا ہے وہ نفس الامر مین کیسی ہی خراب اور جعل آمیز ہو لیکن عوام کی نظرون مین اُسکا اعتبار و وقار ہو جاتا ہے اور سب کہنے لگتے ہین "واہ واہ سبحان اللہ کیون نہو وضعداری اسے کہتے ہین جو آپ نے فلان شخص کے ساتھ کی کہ ایسی مصیبت کے وقت مین اُسکا ساتھ دیا جبکہ دوست و احباب اور عزیز و اقارب سب نے اُس سے کنارہ کشی کی۔ آپ نے عالم غربت و یاس ہین اُسکی دستگیری کی اور جان و مال اور عزت و آبرو اُس سے دریغ نہ کی ہان صاحب کیون نہو یہ شرافت کا اثر ہے اور شرافت وہ جوہر ہے جو کسی کے چھپائے چھپ نہین سکتا کہین چاند پر خاک ڈالنے سے خاک پڑی ہے" مگر یہ سب زبانی جمع خرچ ہے شرافت کے معنی ہی نہین سمجھے اور نہ یہ جانتے ہین کہ یہ وصف خلقی ہے یا کسبی اور کتنے امور اُسکے لوازم ہین کہ بغیر اُنکے شرافت متحقق نہین ہوتی پس واضح ہو کہ شرافت کا مضمون بہت وسیع ہے اور کتنے ہی اوصاف سے یہ ایک وصف مرکب ہے اور یہ وصف جبلی نہین ہے یعنی کوئی مان کے پیٹ سے شرافت لیکر پیدا نہین ہوتا بلکہ یہ صفت کسبی ہے جو بہت سے امور کے اکتساب اور عمل سے حاصل ہوتی ہے۔

شرف بالفتح مشتق منہ بمعنی غالب شدن بر کسے بہ بزرگی و بفتحتین بلندی وجاے بلند و بزرگی **شرافت** حاصل بالمصدر ست **شریف** صفت مشبہ بمعنی ہر شئے بزرگ قدر و مرد بزرگ قدر ونجیب واصیل و بمعنی حاکم مکہ معظمہ کہ سید باشد **شرفا** و **اشراف** جمع۔ چونکہ صفت مشبہ از اوصاف لازم ذاتیہ است لہذا استعمال شریف در اوصاف لازمہ میباشد یعنی بصفاتیکہ متعدی بسوے غیر نتواند شد چنانکہ حُسن و ذکا و قوت و حیا وغیرہ البتہ ہان وصف فاعلیت امر متعدی ست و استعمالش در اوصاف متعدیہ می باشد یعنی صفاتیکہ از فاعل بسوے مفعول منتقل می تواند شد چنانکہ عطا و علم و ہنر و ادب وغیرہ۔

الحاصل شرافت کے معنی عمدگی کہے جا سکتے ہین اور اشخاص زمانہ موجودہ کے خیالات کے مطابق

اُسکی دو[1] قسمین ہوسکتی ہین **شرافت نسبی** اور **شرافت کسبی**۔

شرافت نسبی کا ارباب دانش[2] کے نزدیک کچھ اعتبار و وقار نہین ہے ؎ بنی آدم اعضاے یکدیگر اند × کہ در آفرینش زیک جوہر اند × اگرچہ عوام اور بعض خواص بھی شرافت نسبی کو بہت مانتے ہین اور رشتہ داری غیرہ تو بے اسکے ہوتی ہی نہین اسواسطے فرض کیا کہ کسی کا باپ بڑا وضعدار نیکوکار اور خوش کردار تھا لیکن بیٹا جواری نکلا سارا گھر جوے مین ہار گیا عزت و آبرو مفت مین گنوائی تو اب باپ کی شرافت اُس کم بخت کے خاک کام آویگی ؎ پسر نوح با بدان بنشست × خاندان نبوتش گم شد × اپنی آبرو کے ساتھ اُسنے اپنے باپ و دادے کا بھی نام ڈبو یا سچ ہے ؎ ہر کس کہ نہ از شرع نبی آگاہ است × گر بالمثل سبز رخ نہد گمراہ است × فرزند نبی کہ نیست بر راہ نبی × چون آیت منسوخ کلام اللہ است × اور بقول ایک کشمیری مصنف کے کہ پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا ابولہب خاندان قریش سے تھا جس سے زیادہ شریف و نجیب کوئی خاندان عرب مین نہ تھا مگر روز قیامت وہ روسیاہ اُٹھیگا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کہ ایک حبشی غلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے فرداے قیامت باروے سفید محشور ہونگے۔ اور ایک مصنف کا قول ہے کہ مسلمانون کے اعتقاد مین شرافت نسبی کوئی چیز ہی نہین۔ اسلام ایک عام اخوت مین دنیا کی تمام قومون کو لے رہا تھا کیونکر ممکن تھا کہ وہ اس قسم کے تفرقے نوع انسان مین باقی رکھتا۔ اسلام تو صرف دین کو ایک شرافت سمجھتا ہے جسکے اندر ہر شخص شامل ہوسکتا ہے۔ اسلام نے شرافت کو کبھی ہندؤن کے مذہب کی طرح آبائی ورثون کے ساتھ وابستہ نہین رکھا اُسکے نزدیک تو شرافت وہ چیز ہے جسکو ہر شخص حاصل کرسکتا ہے اور اسی ضرورت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف صاف فرمادیا کہ ان نبیکم واحد وان اباکم واحد وانہ لا فضل لعربی علی عجمی و لا لاحمر علی الاسود الا بالتقوی الا ھل بلغت یعنی خوب جان لو کہ تمھارا نبی ایک ہے اور تمھارا باپ ایک ہے نہ عرب والے کو کسی غیر ملک والے پر کچھ فضیلت ہے اور نہ سرخ چمڑے والے کو سیاہ چمڑے والے پر ہان اگر فضیلت ہے تو پرہیزگاری کے اعتبار سے

(۱) اس طرح سے بھی دو قسمین کیگئی ہین اول شرافت کسبی وہ ہے جو کسب و عمل سے حاصل ہوتی ہے دوم شرافت وہبی وہ ہے جو محض حق سبحانہ تعالی کی بخشش سے بغیر کسب کے بہم ہوجاتی ہے۔ ۱۲ محسن نیر گرامی

(۲) ارباب دانش سے وہ اصحاب مراد ہین جو کہ فی الحقیقت عقیل ہین ذرے گر از بسیط جہان عقل منعدم گردد × بخود گمان نبرد ہیچکس کہ نادانم ۱۲ محسن نیر گرامی

آگاہ ہو جاؤ کہ بیشنے اپنا فرض تبلیغ ادا کر دیا۔ یہ ہم تسلیم کرتے ہین کہ دوسری قومون کے اعتبارات مسلمانون مین نسبی شرافت کے خیالات پیدا ہو گئے اور علماء کی سستی سے روز بروز اتنی قوت پکڑتے گئے کہ اب ہر مسلمان کے رگ و ریشہ مین اثر کر گئے ہین۔ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اپنی عترت (اولاد) کے بارہ مین (جس سے مراد جناب سیدہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سمجھی جاتی ہے) مسلمانون کو بعض نصیحتین کی ہیں مگر اس عقدہ کو خود آنحضرت صلعم کا یہ قول قطعی طور پر حل کر دیتا ہے کہ من سلک علی طریقی فھو آلی یعنی جو میری راہ پر چلے وہ میری اولاد ہے۔ غرضکہ اسلام مین بلحاظ دین شرافت نسبی کی کچھ وقعت نہین۔ اور ایک مصنّف کا قول ہے کہ جو لوگ اپنے آبا و اجداد کی شان و شوکت پر شیخی بگھار کر خود کچھ نہین کرتے انکی مثال ایسی ہے کہ جیسے کوئی شخص درخت کی جڑ سے وہ میوہ طلب کرے جو شاخون کو دینا چاہیئے سچ ہے ؎ آنانکہ نہ خویش باجداد می کنند ٭ چون سگ باستخوان دلِ خود شاد می کنند ٭ اور ایک مصنّف کا قول ہے ؎ جو باپ دادے کی خوبی پہ اینٹھے ٭ وہ طفل ابجد خوان ہے ہنوز لڑکا ہے ٭ ہنر کچھ آپ مین ہو باپ مین ہوا تو کیا ٭ کہین پسر کو بزرگی پدر کی ترکہ ہے ٭ اور ایک مصنّف کا قول ہے ؎ جات پات پوچھے نا کوے ٭ ہر کا بھجے سو ہر کا ہوے ٭ اور ایک مصنّف کا قول ہے ؎ بود بوطالب آن تہی رطلب ٭ مر نبی را عم و علی را اب ٭ ہیچ سودے نکرد آن نسبش ٭ شد مقر در سقر چو بولہبش ٭ اور ایک مصنّف کا قول ہے **نظم** نام و نسبت بجز دسالیست ٭ نسل از شجر بزرگ خالیست ٭ جائیکہ بزرگ بایدت بود ٭ فرزندی من ندارت سود ٭ چون شیر بخود سپہ شکن باش ٭ فرزند خصال خویشتن باش ٭ دولت طلبی سبب نگہدار ٭ باخلق خدا ادب نگہدار ٭ اور ایک مصنّف کا قول ہے ؎ چو نادانان نہ دربند پدر باش ٭ پدر بگذار و فرزند ہنر باش[1] ٭ چو دود از روشنی نبود نشانمند ٭ چہ حاصل زانکہ آتش راست فرزند ٭ مکن یادش[2] مگر در خلوت خاص ٭ بسازی شادش از تکبیر و اخلاص ٭ اور ایک مصنّف کا قول ہے **نظم** از حسد اول تو دل را پاک دار ٭ خویشتن را بعد از ان مومن شمار ٭ پاک دار از...

(۱) فرزند ہنر باش اے علم و ہنر آموزد در خود کمالے پیدا کن و بزرگی آبا بکار نمی آید۔ ۱۲ حاشیہ یوسف زلیخا۔

(۲) ضمیر شین راجع بسوے پدر و از تکبیر اینجا اللہ اکبر اللہ اکبر الخ گفتن مراد است و از اخلاص سورۂ قل ہو اللہ خواندن و ثواب آن بہ پدران خود بخشیدن۔ ۱۲ عزیز نگرامی

کذب واز غیبت زبان × تا کہ امانت نیفتد در زیان × پاک گردان عمل را از ریا × شمع ایمان ترا باشد ضیا × چون
شکم را پاک داری از حرام × مرد ایماندار باشی والسلام × ہر کہ دارد این صفت باشد شریف × ور ندارد دارد
ایمان ضعیف × اور ایک مصنف کا قول ہے کہ جواہر[۱] اگر در خلاب افتد ہمان نفیس است و غبار اگر بفلک
رود ہمان خسیس - استعداد بے تربیت دریغ است و تربیت نا مستعد ضائع - خاکستر نسبت عالی دارد کہ
آتش جوہر علویست ولیکن چون بنفس خود ہنرے ندارد با خاک برابر است و قیمت شکر نہ از نے است کہ آن خود
خاصیت ویست ؎ چو[۲] کنعان را طبیعت بے ہنر بود × پیمبر زادگی قدرش نیفزود × ہنر بنما اگر داری
نہ گوہر × گل از خار است و ابراہیم از آزر × اور ایک مصنف کا قول ہے **نظم** کافرون کی ہے یہ
عادت بات مین × مارنا شیخی بڑائی ذات مین × جن مسلمانون کو یہ آزار ہے × آن پہ رب کی جانب لو پھٹکار ہے ×
کیا بڑائی مارتے ہین وہ غبی × باپ سب کا ایک ہے آدم نبی × اصل پھر سب کی منی دیکھو سہو × اور بپا ہے
پیٹ مین گندہ لہو × بعد مرنے کے برابر پھر سبھی × اب کہو شیخی کہان جاتی رہی × جو کرین اچھے عمل اشراف
ہین × جو کہ ہون بیدین وہ اجلاف ہین × یعنی بدکاری کرین پیوین نشا × حق دباوین غیر کا ظالم ... جھوٹ
بولین اور سود کھاوین حرام × بے نمازی بدعتی مشرک تمام × انکو فرمایا کمینہ اور پلید × حق تعالی نے بقرآن مجید
اور جو ہووے متقی پرہیزگار × حق تعالی سے ڈرے لیل و نہار × اسکو فرمایا بڑا اشراف ہے × آیۃ قرآن
مین یہ صاف ہے × جو ترا قرآن پر ایمان ہے × دیکھ لے اللہ کا فرمان ہے × ذات سب کی ایک ہے اور اصل
ایک × پھر عمل سے ہو رذالہ یا ہو نیک × کافرون کی طرح مت کہنا کہین × مین بڑا ہون ذات مین وہ ہے کمین
کمین کہا شیطان نے راندا گیا × لعنتی کے طوق مین باندھا گیا × پھر جو اترا کر کہے مین ہون پٹھان × شیخ جی مین ہون

(۱) شریف و عالم اگر قدر ظاہر او پست شود شرافت و علم او پست نشود و جاہل و کمینہ اگر در ظاہر عالی قدر شود دناءت و خساست
نادانی او برطرف نشود ۱۲ **شرح گلستان**

(۲) اگر شرف را در شرف حسب دخل بودے گل و ابراہیم را شرف نبودے زیراکہ اصل ایشان را کہ خار و آزر ست ہیچ شرفے نیست
مولوی جامی علیہ الرحمہ در سلسلۃ الذہب فرمودہ ؎ بود بو طالب آن نبی را طلب × مر نبی را عم و علی را اب × ہیچ سود
نکرد آن نسبتش × شد مقر در سقر چو بولہبش × الخ ۱۲ **شرح گلستان**

مغل سید میان ٭ یا مرُوڑ سے مونچھ مین رجپوت ہون ٭ یا کھے مین تو نبی ما لوت ہون ٭ بے عمل کے کچھ نہین یکر آدمی
سوچ اپنی اصل کو اے بیخبر ٭ بے عمل کے ذات کچھ ہوتی اگر ٭ یون نہوتا نوح کا غارت پسر ٭ بے عمل رشتہ جو ہوتا
نکلا گید لوبے کی جورو یہ کیون گرتے حجر ٭ ذات سے مطلب فقط پہچان ہے ٭ جو گھمنڈ اِسپر کرے شیطان ہے
جو مسلمان نیک اور دیندار ہین ٭ وے برادر اور رشتہ دار ہین ٭ کف بڑا ہے دین کا دیکھو کتاب ٭ فاسق و بیدین
سے رشتہ خراب ٭ جو سگا بیدین ہو وہ ناسگا ٭ بعد ازان رشتہ تو اُس سے مت لگا ٭ چھوڑ دے اُسکو پرے بس دور کر ٭
دیندارون کو سگا منظور کر(۱) ٭ اور اسد اللہ الغالب سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول ہے **نظم**
الناس من جهة التمثال اكفآء ٭ ابوهم آدم والام حوآء ٭ وانما امهات الناس اوعية ٭ مستودعات وللاحساب اٰباء ٭
فان يكن لهم من اصلهم شرف ٭ يفاخرون به فالطين والمآء ٭ وان اتيت بفخر من ذوي نسب ٭ فان نسبتنا جود وعلياء ٭
لا فضل الا لاهل العلم انهم ٭ على الهدى لمن استهدى ادلآء ٭ وقيمة المرء ما قد كان يحسنه ٭ والجاهلون لاهل العلم اعدآء ٭
ففز بعلم ولا تبغي له بدلا ٭ فالناس موتى واهل العلم احيآء ٭ اور یہ بھی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول ہے **نظم** ليس البلية في
ايامنا عجبا ٭ بل السلامة فيها اعجب العجب ٭ ليس الجمال باثواب تزينها ٭ ان الجمال جمال العلم والادب ٭ ليس اليتيم الذي قد مات والده
ان اليتيم يتيم العقل والادب (العقل او الحسب) ٭ كن ابن من شئت واكتسب ادبا ٭ يغنيك محموده عن النسب ٭ فليس يغني الحسيب نسبته بلا لسان
له ولا ادب ٭ ان الفتى من يقول ها انا ذا ٭ ليس الفتى من يقول كان ابي ٭ ايها الفاخر جهلا بالنسب ٭ انما الناس لام ولاب ٭
هل تراهم خلقوا من فضة ٭ ام حديدا ام نحاس ام ذهب ٭ هل تراهم خلقوا من فضلهم ٭ هل سوى لحم وعظم وعصب ٭

(۱) مؤلف را برین معم بد و لفظ کلام است اول لفظ ذات کہ بمعنی قوم مستعمل است و این غلط است چنانچہ خان آرزو نوشتہ کہ لفظ ذات
بمعنی قوم مستعمل است غلط است زیرا کہ بدین معنی جات است بجیم و آن لفظ ہندی الاصل است طغرا گوید ۵ گرکشاید از قدح نوشی بطرہ
نیرین بہ ذات مرغابیست خواہد صاحب منقار شد و ایضاً گوید ۵ شوخ سوسن را بگو دل می رباید قشقہ ات ٭ ذات رجپوت است
ترسم دست بر جمدھر کشد ٭ و سبب غلط بودنش آنست کہ ذال و زاے معجمہ در زبان ہندی نیست و این را جیم خوانند و ذال
و زاے معجمہ در زبان ہندی نمی آید پس طغرا لفظ جات را ذات بذال معجمہ فہمیدہ غلط کردہ تم کلامہ دوم لفظ کف کہ
در اصل کفو بضمتین است و بضم اول و سکون ثانی نیز آمدہ الا ناظم بضرورت نظم حذف واو نمودہ خطا کردہ پس قائل
را پیروی لفظ نباید کرد ۱۲ عسکر گرامی

انما الفخر لعقل ثابت × وحیاءٍ وعفافٍ وادب × پس جبکہ سارے انسان ایک ہی مان باپ سے پیدا ہون
تو بروے نسب ایک کو دوسرے پر کیا فضیلت ہے × بزرگی عقل وادب سے ہے نہ اصل ونسب سے ؎
نسب چہ سود دہد چون تو بے ہنر باشی × ز آب جو چہ برش تشنہاے چوبین را × اگر کسی کا باپ خواہ دادا متقی یا فاضل
ہوا اور بیٹیا او جدّ و جاہل ہے تو باپ و دادا کی عزت سے وہ کچھ حصہ ہرگز نہین پا سکتا ہے اور کہا گیا ہے کہ علم از
ہمہ دولت افضل است علم موجب عزت و دولت است علم شئے بہ از جہل شئے حسب ونسب بے علم ناقص است
عالم ہر کجا کہ رود عزت و حرمتش کنند۔ سرمایہ بزرگی عقل وادب است نہ اصل ونسب آدمی را نسب بہنر دیست باید کردنہ بداید
از نسب لاف زدن استخوان بد سفروختن ست و افتخار بکمال غیر نشان ... ؎ بندۂ عشق شدی ترک نسب کن
جامی × کہ درین راہ فلان ابن فلان چیزے نیست ×۔

حق تعالی نے شعوب وقبائل بنائے ہین چنانچہ فرماتا ہے کہ یَآ اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ
وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا پس ضرور ہوا کہ جس قبیلہ وطائفہ مین جو مخلوق ہو وہ اسی مین رہے
اور حکمت بالغہ او تعالی مین یہ امر اسلئے ضرور ہوا کہ اب اس طائفہ مین اہل ہو یا نا اہل ہملوگ رہین اور اہل و
نا اہل ایک عارضی شئے ہے نا اہل اہل اور اہل نا اہل ہوجاتا ہے سب کو معلوم ہے کہ کنعان حضرت نوح علیہ السلام
کا بیٹا کہلاتا تھا اور حق تعالی نے اسکو نا اہل فرمایا۔ اور خالق اکبر نے قبائل وعشائر اسلیے مقرر فرمائے
کہ شناخت آسانی کے ساتھ ہوسکے ممکن ہے کہ ایک نام کے چار آدمی ہون اور انکے باپ کے
بھی وہی نام ہون تو انکی شناخت کے لیے قبیلہ کا نام لیا جاوے لیکن اسی آیت مین یہ بھی ارشاد
ہوا ہے کہ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ یعنی تم مین سے شریف نزدیک اللہ کے وہ ہے جو پرہیزگار
ہو۔ اب کیا ہر مسلمان پر گمان پرہیزگاری کا نہین ہوسکتا ہے ؟ بیشک ہوسکتا ہے وہ خود مسلمان
نہوگا جو ہر ایک مسلمان پر گمان پرہیزگاری کا نہ کرے۔
المختصر شرافت نسب کا عقلا کے نزدیک کچھ اعتبار ووقار نہین ہے ؎ لاف از نسب مزن کہ
بمانند آئینہ × آدم نمی شود کسی از روے دیگران ×۔
ہان اگر اعتبار ووقار ہے تو شرافت کسبی کا جس شخص مین یہ وصف ہے وہ شریف اور انگریزی

اصطلاح مین جنٹل مین[1] کہلاتا ہے - جو معنی دانایان فرنگ نے جنکی دانش ضرب المثل ہے لفظ جنٹل مین کے قرار دئے ہین اُنکا تحقق ہم مین سے کسی شخص مین خیلے دشوار ہے بلکہ خود انگریزون مین بھی اِس لفظ کا مصداق حقیقی کم پایا جاتا ہے اگرچہ باعتبار خلق و مروت ظاہری کے جس شخص کو ذرا اوصاف ستھرا چکنا چہرا اور نوک و پلک سے درست دیکھتے ہین خواہ مخواہ جنٹل مین کے لفظ سے خطاب کرتے ہین - پس جبکہ انگلستان مین باوجود اِس تہذیب و شایستگی و فراغ حالی اور فارغ البالی کے سچے جنٹل مین کا مصداق حقیقی المناد ریکالمعدوم کے حکم مین ہے تو واے برحال اہل ہند جنکی تعلیم ابھی خام ہے اور جنکے اخلاق و عادات ایک احاطہ کے اندر گھرے ہوئے ہین اور اُس سے باہر نکلنا اُسوقت تک دشوار ہے جب تک کہ انگریزی تعلیم کا اثر کامل نہو اور علوم و فنون اور طرز معاشرت و عنوان معیشت مین ترقی وافی نہو - شرافت ذاتی مین اوصاف باطنی کا زیادہ تر اعتبار ہے بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ اُنھین اوصاف کا نام شرافت ہے ظاہری نمایش و آرایش کو چندان دخل نہین ہے ؎ تکلف سے بری ہے حُسن ذاتی ٭ قباے گل مین گل بوٹا کہان ہے ٭ ظاہری

(۱) سب لوگ انگلستان مین تین درجہ کے ہین اول نوبل مین یعنی امرا دوم جنٹل مین یعنی شرفا سوم یومین یعنی زمیندار و کسان وغیرہ (تاریخ سلطنت انگلشیہ مطبوعہ لاہور ۱۸۸۱ء و ترجمہ ہسٹری ولیم فرانسس کالیرال ال ڈی مطبوعہ لندن ۱۸۶۵ء) اور جنٹل مین = جسکی حیثیت عُرفی درست ہو + شریف (فرہنگ فرنگ مطبوعہ لکھنؤ ۱۸۸۷ء) — واضح رہے کہ یوروپ کے ملکون مین پانچ درجے کے امیر ہوتے ہین یعنی - ڈیوک - مارکوئیس - ارل - وائیکونٹ - بیرن - ڈیوک بعد ولیعہد کے سب سے اعلیٰ درجہ کے امیرون کا خطاب ہے اور شاہزادون کو بذریعہ فرمان شاہی عطا ہوتا ہے مگر برّاعظم یوروپ مین بعض ریاستون کے فرمان روا بھی ڈیوک کہلاتے ہین اصل مین یہ لفظ لاطینی زبان کا ہے اور سردار اُسکے معنی ہین ڈیوک کی بی بی ڈچس کہلاتی ہے ۱۲ تاریخ سلطنت انگلشیہ اور واضح رہے کہ جمشید نے آدمیون کو چار جماعتون مین تقسیم کیا تھا اول کاتوزی (پجاری) دوم نیساری (سپاہی) سوم نسودی (کاشتکار) چہارم اہنوخوشی (پیشہ ور) اور یہ تقسیم ویسی ہی ہے جیسے کہ منوجی کے دھرم شاستر مین چار جاتین قرار دی گئی ہین اول برہمن (پجاری) دوم چھتّری (سپاہی) سوم ویش (محنتی و زراعت پیشہ) چہارم شُودر (محنتی و پیشہ ور) — اور یونانی مقنن سولن نے بھی چار جماعتون مین تقسیم کیا تھا اور وہ قسمین بموجب مرتبہ ہر ایک کی دولت کے ہوئین تھی - پہلی تین جماعتون کو جو دو لتمند تھین علاقہ جات عالیہ ملکی سلتے تھے ۱۲ عسنریہ نگرامی

چنان چنین وقبلہ قبلی کا نام شرافت ہرگز نہین ہے یا جو کوئی فرمایہ جعلساز اور دغا باز ادھر اُدھر سے دس بارہ ہزار روپیہ سمیٹ کر مرد آدمیون کی قطع ووضع بنالئے اور دو چار رئیسون کی صحبت مین بیٹھکر کچھ تمیز بھی سیکھ لے وہ ہرگز شریف نہین ہے ؎ دولت سے کمینہ کو شرافت نہین ملتی × اور دوسری جگہ کہا گیا ہے ؎ زر سے گُل کاغذ گُل تر ہو نہین جاتا × مس پر جو ملمع ہو تو زر ہو نہین جاتا × قلعی سے کچھ آئینہ قمر ہو نہین جاتا × ہر قطرۂ ناچیز گُہر ہو نہین جاتا × جس پاس عصا ہو اُسے موسیٰ نہین کہتے × ہر ہاتھ کو عاقل یدبیضا نہین کہتے × اور علاوہ ازین ؎ پرتو نیکان نگیرد ہر کہ بنیادش بدست × تربیت نااہل راچون گردگان برگنبدست × یون تو ہر شخص کہہ سکتا ہے کہ مین بھی شریف ہون اور میری ذات مین بھی وہ بزرگی موجود ہے جسکے سبب سے خلعت شرافت اُسکے جسم کو رونق بخش سکتا ہے مگر غور کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ شرافت کا حاصل کرنا ہر شخص کا کام نہین ہے خواہ وہ کیسا ہی مالدار ہو یا کیسے ہی عالی فہم رئیس کا لڑکا ہو۔ آدمی کتنا ہی دولتمند اور عالی رتبہ کا لڑکا کیون نہو لیکن جبتک اپنی ترقی اور شایستگی کی فکر آپ نہین کرتا ہے ہرگز مراحل مرام کو طے نہین کرسکتا ہے۔ انسان کو زمینداری وراثت مین ملسکتی ہے لیکن عقل، علم وادب کا ترکہ نہین ملتا ہے۔ دولت کے ذریعہ سے ایک دوسرے سے کام لے سکتا ہے مگر گنج قارون دیکر بھی کسی کی عقل فہم غور فکر ادب اور علم ہرگز نہین لے سکتا ہے۔ وہ کتنا ہی غریب یا کتنا ہی امیر کیون نہو مگر حصول شرافت کے میدان مین دونون کو ایک ہی صف مین کھڑا ہونا پڑیگا اور ایک ہی راہ چلنی ہوگی کیونکہ شریف فقط وہی لوگ کہے جاسکتے ہین جنکے کام آئین شرافت کے موافق ہون اور جنکے دامن خیال تک گرد کدورت وحقارت نے بار نہ پایا ہو۔ شرافت مجموعی صفات کا ایک ایسا خوشبودار عطر ہے جسکی بوباس سے ہمیشہ کے لیے انسان کا دماغ بس جاتا ہے اور پھر کسی قسم کی تعفن آمیز وحماقت خیز بو اُسکے خیال و دماغ کو پراگندہ کرنے کی جرأت نہین کرسکتی ہے پس ایسی نعمت حاصل کرنے کے لیے انسان کو بہت سی توجہ درکار ہے اور بہت سے علمی باغون کی سیر کرنے اور اُنمین سے گلدستۂ شرافت تیار کرنے کے لیے اچھے اچھے پھول چُننے کی ضرورت پیش آتی ہے۔

المختصر شرافت حقیقی کا جزو اعظم علم ہے اور اُسکے لوازم رحم حلم سخاوت مروت عفت حیا حمیت صدق وصفا اور عجز وانکسار وقعت اور وقار وغیرہ ایسے ایسے اوصاف حمیدہ وخصائل پسندیدہ ہین۔

جس شخص مین یہ سب یا اکثر اوصاف مجتمع ہون وہ لفظ شریف کا مصداق ہے ورنہ ایسے ویسے شریف جو کہ ظاہر مین بڑے وضعدار ایماندار اور پابند صوم و صلوٰۃ ہین مگر ایسے کور باطن سیاہ قلب خبیث الطینت اور جو نما گندم فروش کہ خدا اُنکے مکر و کید سے بچائے ایسے ایسے جھوٹے اور بنے و بنائے شریف تو ہمارے ملک کی گلیون مین بہت سے مارے مارے پھرتے ہین جو اُنکے دام تزویر مین آیا وہ مارا پڑا ہے۔

ہر چیز کی شناخت آثار و علامات پر موقوف ہے ورنہ کوئی کسی کے پیٹ مین نہین پیٹھا ہے اور نہ علم غیب جانتا ہے کہ شریف اور رذیل مین امتیاز کر سکے پس شریف کے بہت سے علامات ہین منجملہ اُنکے دروغگوئی اور مکر و فریب سے احتراز کرنا۔ زبان پر لاف و گزاف اور فحش و بیہودہ باتین نہ لانا۔ جو شخص اپنے سے سن یا عزت و آبرو مین زیادہ ہو اُسکا ادب کرنا کسی سے ایسی بات نکرنا جو ناحق اُسکے ملال کا باعث ہو۔ ہر ایک سے اُسکی آبرو و منش کے موافق پیش آنا۔ بے وجہ کسی کی ایذا رسانی کے درپے نہونا۔ کسی پر جھوٹی تہمت نہ لگانا بزرگی و بزرگی کا بہت لحاظ رکھنا۔ حصول مال و دولت کے لیے وہ کام اختیار کرنا جو خلاف مذہب و مضر اہل ملک و باعث نفرت دوست و احباب اور ہمسایہ نہو۔ ایسی بات زبان سے نکالنا جو سچائی سے مملو ہو سخت کلامی سے اسطرح ضد رکھنا جیسے آگ پانی سے۔ ہر چھوٹے و بڑے سے اُس کے درجہ و رتبہ کے موافق پیش آنا۔ خداوند حقیقی و مجازی سے ہمیشہ خائف رہنا اور اُنکی اطاعت سے پہلو تہی نہ کرنا۔ انصاف پسندی کو اپنے ہر کام مین دخل دینا و علیٰ ہذا القیاس ایسی ہی باتین شرافت کی علامتین ہین اور یہ سب علم کے نتائج ہین بغیر علم اِنکا حاصل ہونا دشوار ہے مگر غیر ممکن نہین اور یہ بھی یاد رہے ع آدمیت اور شئے ہے علم ہے کچھ اور چیز۔ کتنا طوطے کو پڑھایا پر وہ حیوان ہی رہا۔ شرافت کے بہت سے موانع ہین از انجملہ صحبت بد بہت بڑا مانع ہے کیونکہ صحبت کا اثر آدمی کے رگ و پے مین اسطرح دوڑتا ہے جس طرح سانپ وغیرہ کا زہر سارے بدن مین۔ اگر اُسکا تدارک جلد ہو تو خیر ورنہ خدا حافظ۔ اِسی طرح اگر لڑکپن مین آدمی کو صحبت بد نہ پڑے تو اچھا لیکن جوانی مین اُسکا سنبھلنا بہت دشوار ہے مگر محال نہین۔

خداوند کریم نے شریف و رذیل کو علیحدہ علیحدہ کسی خاص خاص قوم یا فرقہ سے پیدا نہین کیا ہے بلکہ تمام بندون کو ایک ہی ماں باپ یعنی حضرت آدم و حوّا علیہما السلام سے خلق کیا ہے پس درحقیقت تمام بنی آدم ایک ہی

تھیلی کے چٹے بٹے ہین - اب اِس امر کا دریافت کرنا ضرور ہوا کہ پھر آخراِن دونون مین کیا فرق ہے کہ جسکے باعث
سے کوئی شریف کہلاتا ہے اور کوئی رذیل - جب بنظر تعمق غور و انصاف سے دیکھا جاتا ہے تو عقل سلیم یہی کہتی ہے
کہ شرافت کوئی خاندانی ملکیت کسی کی نہین ہے اور نہ کسی قوم کا خاص حصہ ہے بلکہ یہ ایک صلہ ہے بطور خطاب
اُن افعال اور اقوال کے جنکے کرنے اور رکھنے سے آدمی شریف کہلاتا ہے علی ہذا القیاس رذالت کی بھی بعینہ یہی
کیفیت ہے مثلاً کوئی بڑے سے بڑے عالی خاندان کا آدمی نہایت قبیح افعال کے کرنے سے ایسا بدتر و خراب ہوجاوے
کہ اُسمین شرافت کی بو بھی نہ پائی جاوے تو بیشک کوئی شخص اُسکو شریف ہرگز نہین کہیگا بلکہ ہر ایک کے نزدیک
وہ رذیل ہی تصوّر کیا جاویگا اِسی طرح ہزار کوئی رذیل کیون نہو لیکن جب وہ اچھے اچھے کام کریگا متقی اور
پرہیزگار ہوجاویگا اور شایستہ اور مہذب آدمیون مین ہر وقت اُٹھے بیٹھے گا اور اُنسے میل و جول رکھیگا
تو وہ بھی شریف کہلاویگا کیونکہ شرافت اُسکا ذاتی جوہر ہے نہ عرض - اور یہ ظاہر ہے کہ جوہر کے مقابلہ مین
عرض کی کوئی حقیقت و وقعت نہین ہے بلکہ جوہر ہی کی ہستی سے عرض کا وجود ہے ورنہ عرض کا کوئی نام
ونشان تک نہ جانتا پس نتیجہ یہ نکلا کہ کوئی شریف نہین ہے جب تک اُس سے وہ افعال جو اشراف کے واسطے
موضوع ہین سرزد نہون اور اِسی طرح کوئی رذیل بھی نہین ہے جب تک کہ اُس سے وہ افعال جو
مخصوص بہ لفظ رذیل ہین واقع نہون -

افسوس ہے کہ اِس زمانہ کے عوام کالانعام لفظ شرافت پر تو مرتے اور ناز کرتے ہین مگر یہ نہین جانتے
کہ شرافت کے جزو شر اور آفت ہین پس جب تک جو شخص شر اور آفت سے بچا رہیگا تب ہی تک شریف رہیگا
ورنہ رذیل سے بھی بدتر ہوجاویگا -

اِس زمانہ سے پہلے کا حال جب ہم اگلے لوگون کی تالیفات و تصنیفات یا اور اور طرح اُنکی یادگارون
کے ذریعہ سے بطور قصص و حکایات وغیرہ دیکھتے یا سنتے ہین تو ایک بڑی عبرت معلوم ہوتی ہے اور اُس سے
ظاہر ہوتا ہے کہ بیشک زمانہ سابق اور حال مین بہت بڑا انقلاب ہوگیا ہے اور روز بروز ہوتا جاتا ہے جو
لوگ شریف تھے وہ اپنے خیال خام شرافت خاندانی کے اُمنگ مین ایسے بے ہنر اور جاہل ہوگئے اور
ہوتے جاتے ہین کہ رذیل سے بدتر ہوگئے اور جو رذیل تھے اُنھون نے اچھے اچھے کامون کے

حاصل کرنے مین ایسی ایسی کوششین اور جانفشانیان کین اور کرتے ہین کہ شریفون سے بھی ایک درجہ بڑھ گئے۔

شرافت و نجابت کیا چیز ہے؟ اسمین شبہہ نہین کہ یہ مسئلہ ہر زمانہ مین بحث و تذکرہ کے اندر چلا آیا ہے اور ہر ایک کے اندر اُسکا فیصلہ بھی بخوبی ہو گیا اور علاوہ ازین ہر ایک قوم کے بزرگون اور عالمون نے عمدہ عمدہ مضامین ارقام فرمائے ہین جو ابتک موجود ہین لیکن افسوس کہ ہمارے ملک ہندوستان جنت نشان کے رہنے والون مین سے اکثر ایسے ہین کہ نہ تو اُنکو بزرگون کے نقش قدم پر چلنا پسند نہ عقل سلیم کی پیروی خوش معلوم ہوتی ہے حالانکہ دعوی وہی ہے کہ شرافت و نجابت ایک خاندانی امر ہے جو بزرگون سے میراث کے مانند پہونچتا ہے لیکن اُن حضرت کا یہ ادعا دانشمندون کے نزدیک کسی طرح پذیرائی کے قابل نہین کیونکہ بالاتفاق ہر ایک قوم مہذب کے وقائع نگارون کی تحریرون سے بخوبی ثابت ہوا کہ حضرت آدم علیہ السلام ہمارا پہلا باپ ایک ہی تھا اور اُسی کی نسل سے ہم سب آدم زاد ہین - فی الواقع یہ امر ایسا بدیہی ہے کہ براہین اور دلائل کی چندان ضرورت نہین رکھتا - کیا ظاہر نہین کہ کل بنی آدم کی ابتدا و انتہا اور شکل و وضع خصوصًا اعضا و روح ایک ہی طور سے ہے اگر خالق کائنات کو منظور ہوتا کہ جات جات الگ پیدا ہون تو کیا وہ دانشمند خدا امتیاز کی علامات کو درمیان مین نہ لاتا خصوصًا اسلام تفرقۂ اقوام کو مٹاتا ہے اور جملہ اہل اسلام کو ایک دوسرے کا بھائی بناتا ہے چنانچہ خداوند کریم فرماتا ہے کُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا یعنی تم دشمن تھے سو خدا نے تمھارے دلون مین الفت پیدا کر دی اور تم اُسکے فضل سے بھائی بھائی ہو گئے - اسلام تفرقۂ اقوام ہی مٹانے آیا تھا اگرچہ فی الحال اُس دین مین خود تفرقہ پڑا ہوا ہے چنانچہ ہندوستان کے سعدی جناب مولوی الطاف حسین صاحب حالی پانی پتی لکھتے ہین ؎ جو تفرقے اقوام کے آیا تھا مٹانے اُس دین مین اب تفرقہ خود آ کے پڑا ہے ٭ البتہ در ایام جاہلیت غرّہ ماہ ذیقعدہ بعکاظ خرید و فروخت شدے و تا بیست یوم باقی ماندے و قبائل از ہر طرف بدانجا آمدہ اشعار خواندندے و مفاخرت بآبا و اجداد بر یکدیگر نمودندے و در اسلام برطرف شدہ وادیم ٭ مخفی نماند کہ عکاظ بالضم بازار یست در صحراے ناحیۂ مکۂ معظمہ میان نخلہ و طائف -

اب دیکھنا چاہیے کہ حیوان مطلق مین جو بیشمار قسم کے ہین کیسی تمیز و فرق ہے لیکن حیوان ناطق مین کوئی

امتیاز سواے عارضی امرون کے پائی نہین جاتی ہے۔ عیسائیون کے پانچ آنکھین اور پانچ ہاتھ مسلمانون کے
چار چار آنکھین اور چار ہاتھ ہندون کے تین آنکھین اور تین ہاتھ یہودیون کے ایک آنکھ اور ایک ہاتھ بھی نہین ہوتا
بلکہ دو دو آنکھین اور دو دو ہاتھ سب کے ہین۔ عیسائی عرش معلّٰی کی پیدایش نہین نہ اہل اسلام آسمان مین پیدا
ہوکر زمین پر نازل ہوئے نہ ہندو خود رَو درختون کی طرح زمین مین اُگے نہ یہودی کسی کھیت مین بونے سے پیدا
ہوئے بلکہ سب کے سب اپنی اپنی مان کے پیٹ سے پیدا ہوئے پس اگر مذکورہ قومون مین سے کوئی قوم دوسری
قوم کی بہ نسبت شرافت و نجابت کا دعوی کرے تو عقلا یہی کہینگے کہ توا کڑاہی کو کالا نہین کہہ سکتا ہے مگر حق بات یہ
ہے کہ شرافت و نجابت بیشک ایک چیز ہے لیکن میراث کے طور پر انسان نہین پاتا بلکہ اپنے صفاتی جوہرون سے
حاصل کرتا ہے۔ حیوان ناطق کو حیوان مطلق پر کس امر مین برتری ہے کیا جسم کی نسبت؟ نہین ہرگز نہین بلکہ
روح کی نسبت یا یون کہو کہ عقل کی نسبت ~ آدمی زاد نیک محضر باش ٭ تا ترا بر دواب فضل نہند ٭ تو بہ عقل
از دواب ممتازی ٭ ورنہ ایشان بہ قوت از تو بیاند ٭ درصورتیکہ حیوان ناطق اور حیوان مطلق مین صرف عقل ہی
حد فاصل ہے تو کوئی بے عقل آدمی گو خاندانی اور متموّل ہو دوسرے انسان کو جو عقیل ہو پر خاندانی اور متموّل
نہین ہرگز کمینہ نہین کہہ سکتا ہے پس نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ شرافت و نجابت عقل پر منحصر ہے اور عقل ہی انسانیت
اور اہلیت ہے یا یون کہا جاوے کہ عقل ہی انسانیت و اہلیت کی جزو اعظم ہے۔

عموماً ہندوستانیون پر یہ الزام نہین لگایا جاسکتا ہے بلکہ صرف اُنھین پر جو غیر مہذب اور ناواقف ہوکر
تہذیب وغیرہ کا دعوی کرکے ایسے الفاظ مُنھ سے نکالتے ہین جنھین غور کرنے سے خالق کائنات پر الزام لگتا ہے
پیارے ہندوستانیون سے سوال ہوسکتا ہے کہ اگر چمار نہ ہوتے تو احدالامرین مین سے ایک امر ضرور ہوتا
یا اُنکو برہنہ پا پھرنا پڑتا یا خود جوتی بنانی پڑتی اسی طرح محترفون کی نسبت خیال کرلینا چاہیے اور علی ہذا القیاس
تمام اشخاص اہل حرفہ کی نسبت۔ اندرین صورت اپنے پروردگار کی پوشیدہ مہربانیون سے کفران نعمت
کرکے غیر مہذب لوگون کے مانند دعوی کرنا کون انسانیت و نجابت ہے ~ آدمی را آدمیت لازم ست ٭ عود را
گر بو نباشد ہیزم ست ٭ کوئی پیشہ انسان کو ذلیل اور رذیل نہین کرتا بلکہ انسان پیشون کو خود ذلیل و رذیل
کرتا ہے جتنے ایسے پیشے ہین جنھین دیانتداری اور ایمانداری سے روپے حاصل کیے جاتے ہین وہ

سب کے سب معزز و مشرف ہین خواہ انسان اُنھین اپنے دل سے کام لے خواہ ہاتھ سے۔ ہاتھ کثیف ہوجاوے
تو ہوجاوے لیکن دل کو میلا و گندہ نہین ہونا چاہیے کیونکہ مادی چیزین انسان کے جسم کو اسقدر سیاہ نہین کرسکتی ہین
جس قدر بُری عادتین اُسکے قلب و روح کو۔ ہاتھ کی سیاہی بہت آسانی سے زائل ہوجاتی ہے مگر دل کی سیاہی تو
خدا ہی کے دھوئے دُھل سکتی ہے۔ دیانتداری کے ساتھ جس پیشہ مین ہاتھ لگایا جاوے اُسی مین عزت موجود ہے
اب چاہے وہ موچی کا کام ہو یا درزی کا لوہار کا کام ہو یا جولاہے کا۔ جن دیانتدار محنتیون کے پیشہ کو دنیا کی
نگاہ مین ذلیل و رذیل سمجھتی ہین اُنھین ہرگز شرمندہ نہونا چاہیے شرم اُنکو لازم ہے جو بے ایمانی سے روپیہ
کماتے ہین چوری کرتے ہین فریب و دغا سے اپنی وجہ معاش حاصل کرتے ہین ناجائز پیشے کرتے ہین وعلٰی ہذا القیاس
اور اُنکو اپنے عارضی اور اضافی القاب سے بھی محجوب نہونا چاہیے جو کہ باعتبار حرفہ صفاتًا مستعمل ہین اور اُن
القاب سے ملقب کیے گئے ہین مثلًا

اَبّار ـــــ کنکن × چاہ کن × ابو منصور چاہ کن از بزرگان دین گذشتہ۔

اَکّار ـــــ چاہ کن × بزرگر × شیخ ابو حسین بن محمد اکار فیروزآبادی از بزرگان دین گذشتہ۔

اَکاف ـــــ پالان گر۔

بنّاء ـــــ معمار × ارزہ گر × گلکار۔

بزّار ـــــ بزرگر × بزر فروش × دارو فروش × ابوبکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بزار از محدثین
گذشتہ۔

بزّاغ ـــــ بیطار × علاج کنندۂ مواشی خصوصًا اسپ × ضیاء الدین ابن بیطار اندلسی در علم نباتات
مشہور بود بغرض تحصیل علوم نباتات سفرہا سے دور و دراز کردہ۔ در بیان ادویۂ مفردہ
تصنیفاتش ماخذ اکثر کتب است۔

بقّار ـــــ صاحب گاو۔

بزّاز ـــــ جامہ فروش × محمد بن محمد بن شہاب بن یوسف کردری بریقینی خوارزمی الشہیر بہ بزازی و
عبد الرحمن بن محمد بن عبد اللہ حرقی نیشاپوری و ابو المظفر جمال الاسلام اسعد بن محمد بن حسین

کرابیسی نیشاپوری و ابوبکر محمد بن عبداللہ بن ابراہیم بزاز از بزرگان دین متین گذشتہ اند۔

بدال ——— غلہ فروش × طعام فروش × مودی۔

بغال ——— استربان۔

بقال(۱) ——— ثمرہ فروش × زین المشائخ محمد بن ابی القاسم خوارزمی نحوی المعروف بہ بقالی و سعید بن مرزبان مولیٰ حذیفہ بن الیمان العبسی البقال الکوفی از بزرگان دین گذشتہ اند۔

تجّار ——— جمع تاجر × سوداگر × ابوعبداللہ محمد بن سہل المعروف بہ تاجر و شیخ محمد بن طاہر پٹنی بوہرہ و ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن محمد بن حمدویہ بن نعیم بن حکم ضبی طہمانی نیشاپوری المعروف بابن بیع از علمائے دین گذشتہ اند۔

تمار ——— خرما فروش۔

تراس ——— سپر ساز۔

تبان ——— کاہ فروش۔

ثلاج ——— برف فروش۔

ثواب ——— جامہ فروش × جامہ دار۔

جبان ——— پنیر فروش۔

جلاب ——— کشندہ اسپ و شتر از جائے بجائے برائے فروختن و بردہ نیز × ابوعبداللہ بن جلاب بغدادی عالم شیعی المذہب گذشتہ

(۱) بقال فروشندۂ غلہ چنانکہ متعارف ہندوستان ست صحیح بدین معنی بدال است و فارسیان بمعنی کسیکہ میوہ مثل انار و گردگان و پنیر فروشند آرند و حید گوید ؎ چہ گویم تہ بقال صاحب جمال × ازین خط سبز و ازان رنگ آل × اسیران بر اطرافش از شہر دہ × ہمہ پوش از گرد کلفت چو مہ × ازان چیروت دل گیرہ × چو انگور شد خوشۂ آبلہ × ز مژگان شوخش دل مرد پیر × ز سوراخ غربال ہیچو پنیر × و از مثنوی مولوی معنوی عطار معلوم می شود کہ اہل کشمیر بمعنی شخصے سود و سودا کند استعمال کنند ۱۲ **چراغ ہدایت** بقال لغت عوام عرب است بمعنی غلہ فروش ۱۲ **قاموس** و از کلام مولوی معنوی بمعنی عطار معلوم می شود چنانچہ گفتہ ؎ بود بقالے و او را طوطے ز یرا کہ روغن گل عطار می فروشد نہ کہ بقال یا بدال ۱۲ **خیابان**

جراح — مشہور ست۔

جلاد — پوست کشندہ × شمشیر زن × گردن زن — سیّاف۔

جصاص — گچ گر × احمد بن علی بن حسین رازی المعروف بابوبکر جصاص و مومل جصاص از بزرگان دین گذشتہ اند۔

جمال — شتربان × بنان بن محمد جمال و اسحاق بن ابراہیم جمال و علاء الدین علی بن احمد بن محمد جمال و محمد بن علاؤالدین علی جمال از بزرگان دین گذشتہ اند۔

حذاء — نعل دوز × نعل بند × چرم دوز × ابومحمد جعفر حذاء از بزرگان دین گذشتہ۔

حجاب — جمع حاجب — دربان × ابن حاجب لقب دانشمند یست نحوی۔

حراث — بزرگر × کشاورز۔

حلاج — پنبہ از تخم جدا کنندہ × پنبہ زن × بہینہ[1] × بہین × احمد بن حسین حلاج و علی بن ... حلاج اصفہانی واحمد بن منصور حلاج و ابومغیث حسین[2] بن منصور حلاج بیضاوی از بزرگان دین گذشتہ اند۔

حداد — دربان × زندان بان × آہنگر × ابوحسین حداد ہروی و شیخ سعد حداد و ابوجعفر حداد بغدادی و ابوحفص عمرو بن سلمہ حداد نیشاپوری و عبداللہ حداد رازی و ابومحمد حداد نیشاپوری و ابوالحسن بن سلم حداد نیشاپوری و ابوجعفر حداد مصری از بزرگان دین گذشتہ اند۔

حطاب — ہیزم فروش × خارکش۔

حفار — گورکن × ابوجعفر حفار بغدادی از بزرگان دین گذشتہ۔

حراض — گچ پز۔

حناط — گندم فروش × خوشبوئی فروش × شیخ الاسلام علاؤالدین ساید بن محمد حناطی از بزرگان دین گذشتہ۔

---

(۱) بہینہ و بہین بکسر اول بمعنی حلاج و نداف آمدہ از النفس النفائس منتخب النفائس۔ برہان قاطع ہفت قلزم جلد اول۔

(۲) آپ کے حالات میں رسالۂ امر لوہیہ مؤلفہ خواجہ نعمت اللہ ہروی رحمۃ اللہ علیہ اور ابتہاج فی ذکر الحسین بن منصور الحلاج دو مستقل رسالے موجود ہیں۔

حکاک — نگینہ ساز × مُہرکن × ابوالفضل یحییٰ بن عبداللہ حکاک مکی از بزرگان دین گذشتہ۔

حیاک —
حائک — جامہ باف × جولاہ[1] × جولاہہ × ناصح بن عبداللہ ابوعبداللہ الحائک و ابراہیم بن حائک و احمد بن حائک
حواک — و شیخ تقی حائک مانکپوری و شیخ احمد جوال گرد خواجہ بہاء الدین نقشبند و زین الائمہ محمد بن ابی بکر المعروف بحمیر الوبری خوارزمی از بزرگان دین گذشتہ اند۔

حلال — فروشندۂ روغن کنجد۔

حجام[2] — خون کش × شاخ کش × شیخ یٰسین المغربی حجام الاسود از بزرگان دین گذشتہ۔

حلاق — موتراش × سرشو × گرا[3]۔

خباز — نان پز × جلال الدین عمر بن محمد بن عمر خبازی و ثابت بن الخباز و شیخ ابونصر خباز و ابوبکر خباز بغدادی از بزرگان دین گذشتہ اند۔

خراز — موزہ دوز × مشک دوز × چرم دوز × ابوسعید احمد بن عیسیٰ خراز بغدادی و محمود موزہ دوز و ابوجعفر حسن بن حمویہ خراز اصطخری و احمد چرم دوز و ابومحمد عبداللہ بن محمد الخراز رازی و سید الطائفہ ابوالقاسم جنید بن محمد بن جنید الخراز[4] بغدادی از بزرگان دین گذشتہ اند۔

---

(۱) جولاہ و جولاہہ ہر دو بضم اول بمعنی بافندہ باشد و جولہ مخفف جولاہہ ہست ۱۲ (رشیدی)۔ کریم اللغات۔ برہان قاطع۔ ہفت قلزم جلد ۲
و سید محمد جامہ باف فکری شاعرے گذشتہ این رباعی در تعریف فیل از وست ع فیلے کہ بخرطوم کند حلہ چہار × باز ش چو اجل برآرد از خصم دمار بنگر کہ در لباس ناہموارے × چون جندرہ ساز دش بدندان ہموار × ۱۲ عزیز نگرامی۔

(۲) خون کشندہ بانشترہ زدن ۱۲ منتخب و درین زمان حلاق را از ان مجازاً حجام گویند کہ در زمانۂ قدیم این قوم غالباً ہم پکھنہ میزدند ۱۲ غیاث

(۳) گرا بفتح کاف فارسی و رای مہملہ مشدد بمعنی موتراش یعنی کاشی گوید ع کاکا تا مست جگہ آقا کردی × کا فر نکند آنچہ تو گرا کردی ۱۲ منتخب النفائس۔

(۴) بعضون نے آپکو خزاز یعنی خز فروش اور بعضون نے قواریری و زجاج یعنی آبگینہ فروش لکھا ہے۔ خز ایک قسم کے کپڑے کا نام ہے ۱۲ عزیز نگرامی

وابراہیم بن محمد بن الخراز از علماے اثناعشری گذشتہ کہ کلینی از و روایت کردہ۔

خراس ـــ کلال × خُم وسبو ساز۔

خواص ـــ زنبیل وبوریا باف × برگ خرما فروش × ابو محمد جعفر بن محمد بن نصیر الخلدی الخواص البغدادی وابوسلیمان خواص مغربی وابو اسحاق ابراہیم خواص بغدادی وشیخ ابوبکر سلہ باف مرشد محمد بن علی المعروف بہ شمس الدین تبریزی وابو محامد جمال الدین محمود بن احمد بن عبد السعید بن عثمان بن نصر بن عبد الملک بخاری حصیری واحمد بن جمال الدین ابو محامد محمود بخاری المعروف بہ حصیری از بزرگان دین گذشتہ اند۔

خراط[1] ـــ چوب تراش × عبد الحق بن عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن الحسین ابی محمد الازدی الاشبیلی المعروف بابن خراط از بزرگان دین گذشتہ۔

خشاب ـــ چوب فروش۔

خطاط ـــ خوشنویس × ابو الحسن علی بن ہلال المعروف بابن بواب[2] خطاط وعماد الدین یاقوت خطاط از بزرگان دین گذشتہ اند۔ یاقوت خطاط غلام معتصم باللہ بود ومعتصم باللہ یکے از خلفاے عباسیہ بودہ است۔ وابن مقلہ مردے بود خطاط کہ بتاریخ سہ صد ودہ ہجری از خط معقلی وکوفہ وغیر آن شش خط اختراع نمودہ براے ہر حرف طرز خاص دادہ واسامی شش خط اینست۔ ثلث۔ توقیع۔ محقق۔ نسخ۔ ریحان۔ رقاع۔ وبعد ازان بمرور ایام استادان دو خط دیگر تعلیق از رقاع وتوقیع دوم نستعلیق از نسخ وتعلیق استنباط

---

(۱) طاے خراط را فارسیان بتصرف خود بناے قرشت بدل کردہ بجہت قرب مخرج بدال مبدل نمودہ اند وملا نور الدین ظہوری درخوان خلیل بلفظ نہادلفظ خراد را قافیہ ساختہ است ؎ خرز را از عدالتش خراد × زندہ کردہ است کجروی زنہاد × ودر صراح نوشتہ کہ باصطلاح شعراے عرب این عمل را اجارہ گویند کہ دریک مصرعہ حرف روی طاے مہملہ آورند ودر دیگر مصرعہ دال آورند

وخراط ـــ خراد بمعنی آنکہ چوبہا را برچرخ خراشیدہ ہموار کند ۱۲ **غیاث**

(۲) بواب ـــ دربان × پردہ دار ۱۲ **منتخب اللغات**

نمودہ اند۔ و نوشتہ است کہ بسبب جرمیکہ از ابن مقاربو قوع آمدہ حاکم وقت دستش برید

خیاط ـــــ درزی × تابع ۔ مسلم بن الخیاط و عیسیٰ بن ابی عیسی الخیاط و ابو عبداللہ خیاط استاد ابوالفرج عبدالرحمن جمال الدین بن ابوالحسن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ بن عبداللہ بن حمادی بن احمد بن محمد بن جعفر الجوزی المعروف بابو الفرج بن جوزی محدث از بزرگان دین گذشتہ اند۔

خصاف ـــــ نعل دوز × ابوبکر احمد بن عمر بن مہیر خصاف از علماے دین گذشتہ۔

خفاف ـــــ موزہ دوز × موزہ فروش × ابو محمد خفاف از بزرگان دین گذشتہ۔

خلال ـــــ سرکہ فروش × ابو محمد حسن بن محمد بن حسن بن علی خلال بغدادی از علماے دین گذشتہ

خیام ـــــ خیمہ دوز × عمر خیام از حکماے اسلام گذشتہ۔

دراج ـــــ صندوق و طبلہ ساز × بکیر الدراج بغدادی از بزرگان دین گذشتہ۔

دباس ـــــ شیرۂ انگور فروش × شیرۂ خرما فروش × انگبین فروش × دوشاب فروش × اسمعیل دباس و شیخ احمد دباس و شیخ حماد دباس و محمد بن محمد بن سفیان المعروف بابی طاہر دباس از بزرگان دین گذشتہ اند۔

دباغ ـــــ پوست پیراسے × چرم ساز × ابراہیم دباغ از بزرگان دین گذشتہ۔

دلال ـــــ سفار × قواد × دستار × سمسار × سفسار × میان بائع و مشتری سودا راست کنندہ۔

دقاق ـــــ قصار × آرد فروش × حسن بن محمد المعروف بہ شیخ ابو علی دقاق از بزرگان دین گذشتہ۔

دہان ـــــ روغن فروش × روغن گر۔

رسان ـــــ رسن ساز۔

رفاء ـــــ رفوگر۔

رماح ـــــ نیزہ گر × ابو علی عمر بن میمون بن بحر بن سعد رماح بلخی از بزرگان دین گذشتہ۔

رزاز ـــــ برنج فروش × ابو جعفر رزاز از علماے دین گذشتہ۔

رمال ـــــ مشہور است۔

رآس ــــ کلّہ فروش۔

زباب ــــ مویز[1] فروش۔

زیات ــــ روغن زیتون فروش × ابو عمارہ حمزہ بن حبیب زیات قاری کوفی و آبو یعقوب زیات و محمد بن عبد الملک زیات از بزرگان دین گذشتہ اند۔

زجاج[2] ــــ شیشہ گر × ابو اسحاق ابراہیم بن یوسف بن محمد زجاجی و آبو سہل زجاج و آبو عمر محمد بن ابراہیم زجاجی نیشاپوری از بزرگان دین گذشتہ اند و نیز زجاج لقب دانشمند یست نحوی۔

زراد ــــ زرہ گر × لقب عالمیست۔

زقاق ــــ مشک ساز × ابو بکر زقاق مصری و ابو بکر زقاق بغدادی از بزرگان دین گذشتہ اند۔

سقاء ــــ آب دہندہ × آبکش × آبکار × ابو اسحق ولید بن عبد اللہ سقاو علی بن شعیب السقاء و ابو بکر سقاو شیخ محمد آبکش و پور سقا یعنی شیخ صنعان از بزرگان دین گذشتہ اند۔ و ابایزید بسطامی کہ مشہور بسلطان العارفین است سقاے درگاہ و مستفیض از روحانیہ ابی عبد اللہ جعفر بن محمد صادق علیہما السلام بودہ و بغلط شہرت یافتہ کہ او مرید جعفر صادق است باید دانست کہ او از ابی عبد اللہ جعفر بن موسی الکاظم اخذ طریقت کردہ۔ علماے امامیہ جعفر ابن موسیٰ را ملقب بکذاب کردہ اند حالانکہ او از کبار اولیاء اللہ بودہ و ہمچنین جعفر بن علی را کہ برادر حضرت امام حسن عسکری بود نیز ملقب بکذاب کردہ اند نعوذ باللہ صاحب عمدۃ المطالب فی نسب آل ابیطالب گوید [illegible] بالکذاب لادعائہ الامامۃ بعد اخیہ الحسن و شیخ بہاء الدین آملی در کشکول آوردہ ان ملاقاۃ ابی یزید البسطامی لابی عبد اللہ جعفر بن محمد صادق علیہما السلام و کونہ سقائی دارہ ع

(۱) مویز بفتح و یاے معروف قسمی است کلان از انگور کہ خشک کردہ نگاہدارند و مردم عام آنرا منقی گویند و منقی را صفت مویز نمی دانند غلطی عظیم است و منقی بضم میم و فتح نون و تشدید قاف مکسور پاک و صاف کنندہ از آلایش و فتح قاف پاک کردہ شدہ ۱۲ **غیاث**

(۲) زجاج ــــ شیشہ گر و زجاجی ــــ شیشہ فروش: آبگینہ فروش۔

اوردها جماعة من اصحاب التاریخ واوردها الفخر الرازی فی کثیر من کتب الکلامیة واوردها رضی الدین علی بن طاؤس فی کتاب الطوائف والعلامة الحلی فی شرح التجرید ولعل اشتهاره امثال هؤلاء بذلک لاعبرة لما فی بعض الکتب کشرح المواقف من ان ابایزید لم یلقه ولم یدرک زمانه وابن زہرہ اندلسی بتاریخش آوردہ ابویزید البسطامی خدم ابوعبد الله جعفر بن محمد صادق ۴سنین مدیدة وکان یسمیه طیفور السقا لانه کان سقاداره وشیخ علی حمزة الطوسی درجواہر الاسرار آوردہ کہ ابویزید طیفور بن عیسی البسطامی جدوی گبر بود مسلمان نشد وسہ برادر بودند آدم وعلی وطیفور وہرسہ زاہد بودند واو بہتر ایشان واو مرید وسقا سرائے امام ابوعبد اللہ جعفر الصادق علیہ السلام بودہ اما آنچہ گویند کہ او امام را دیدہ و خدمت کردہ بخلاف واقع است کہ ثقات تصریح کردہ اند کہ امام را ندیدہ واز اکابر سلف این خبر بصحت رسیدہ شیخ محمد الادکانی خواجہ محمد الحافظ البخاری کہ از ثقات مورخین مشائخ اند برین نقل کردہ اند اما شیخ الادکانی نوشتہ است کہ ابویزید صحبت جعفر الاصغر را دریافتہ وتاریخ او مشعر برین معنی است چہ او در سنہ احدی وستین ومائة [۱۶۱] دربسطام متولد شد و در سنہ اربع وثلثین ومائتین [۲۳۴] وفات یافتہ ووفات امام جعفر صادق در منتصف رجب روز سہ شنبہ ثمان واربعین ومأتہ بودہ۔

سراج—— زین فروش وزین ساز جمال الدین محمود بن احمد المعروف بابن سراج قونوی ومحمد بن سراج الدین عمر بن شہاب الدین محمود بن ابی بکر بن عبد القاہر رازی المعروف بابن سراج وابو عباس محمد بن اسحاق سراج وطاؤس الفقراء ابونصر سراج طوسی وجعفر ابن احمد سراج وابومحمد جعفر بن السراج از بزرگان دین گذشتہ اند ونیز ابن سراج لقب دانشمندے است نحوی۔

سقاط—— سقط[۱] فروش وشمشیر گداز۔

---

(۱) سقط فروش آنکہ میوہ افتادہ را بر داشتہ ارزان فروشد ۱۲ نسخہ تعلیمیہ

وسقطی —— سقط فروش —— خوردہ فروش —— بساطی ۱۲ منتخب النفائس

سکاف ــــ موزه دوز ۔ کفش گر ۔ ابوبکر محمد بن احمد اسکاف[1] البلخی و ابو عمر اسکاف و عبد الملک اسکاف از بزرگان دین گذشته اند۔

سباک ــــ زر و سیم گداز ۔ زرگر ۔ ابو علی بوته گر و تاج الدین علی بن سنجر بغدادی المعروف بابن سباک از بزرگان دین گذشته اند۔

سکاک ــــ آهنگر ۔ ابو یعقوب سراج الدین یوسف بن محمد خوارزمی سکاکی و ابوبکر سکاک و شیخ ابو الحسن سکاک سمنانی و حسن سکاک از بزرگان دین گذشته اند۔

سماک ــــ ماہی فروش ۔ محمد سماک و ابو جعفر سماک بغدادی و ابو عمر بن السماک از بزرگان دین گذشته اند

سجان ــــ زندان بان۔

سفان ــــ صاحب کشتی۔

سکان ــــ کاردگر۔

سمان ــــ روغن فروش ۔ شیخ داؤد سمان از علمائے دین گذشته۔

سنان ــــ فسان کش ۔ ابو جعفر احمد بن حمدون بن علی سنان از بزرگان دین گذشته۔

شحاذ ــــ فسان کش ۔

شماع ــــ موم ریز ۔ محمد بن عبد الکریم بن عثمان المعروف بابن الشماع از علمائے دین گذشته ۔

---

(۱) سکاف و اسکاف ہم معنی است و صاحب قاموس نوشته که اسکف بالفتح و اسکاف بالکسر و اسکوف بالضم موزه دوز یا آنکه اسکف موزه دوز باشد و اسکاف در دیگر و ہر صانعے که آلات آہنی نا کند ۱۲ حسنی بلگرامی

صیّاد[1] ——— شکار کنندہ × وامیاں پیدا احمد صیاد و ابو اسحاق ابراہیم الصیاد بغدادی از بزرگان دین گذشتہ اند۔

صفّار[2] ——— ظروف روئین ساز × عمرو لیث[3] صفار پادشاہے گذشتہ کہ در اوائل صفار بود و ابی القاسم

---

(۱) سلاطین دیالمہ الملقب بہ آل بویہ کا بانی عماد الدولہ اور اُسکے بھائی اور باپ سب کے سب صیاد تھے چنانچہ تحفہ اثنا عشریہ مین ہے "عماد الدولہ و پدر و برادران او از فرقہ صیادان بودند کہ جانوران پرندہ و ماہی وغیرہ شکار می کردند و می فروختند و قوت می ساختند" اور تاریخ ابن خلکان مین ہے "ھو ابو الحسن علی بن بویہ و ھو اول من ملک بنی بویہ وکان ابوہ صیاداً لیست معیشتہ الا من صید السمک" اور تاریخ ابن خلدون المغربی جلد چہارم صفحات ۲۴۴/۲۴۵ اور تاریخ ابن اثیر الجزری جلد ہشتم و نہم اور تاریخ ابن اثیر الجزری جلد سوم صفحات ۱۲۶/۱۲۷ کے حاشیہ پر اخبار الدول و اثار الاول مین سلاطین آل بویہ کا تذکرہ مکمل شرح و بسط سے کیا گیا ہے اور تاریخ آخر الذکر مین ہے "ان بویہ کان رجلاً صعلوکاً من الدیلم و کنیتہ ابو شجاع وکان ترب الید فقیراً یصید السمک و ولد خمسۃ اولاد مات الاثنتان و بقی ثلاثۃ اولاد و ھم عماد الدولۃ ابو الحسن علی بن بویہ و ھو اکبرھم و رکن الدولۃ ابو الحسن علی و معز الدولۃ ابو الحسین علی" اور لب التواریخ مین ہے "نام او علی بن بویہ است و او را دو برادر دیگر بود حسن و احمد چون علی بادشاہ شد برادر خود را بعراق فرستاد و رکن الدولہ لقب داد و برادر کوچک را کہ احمد بود بکرمان فرستاد و معز الدولہ لقب کرد و خود شیراز را دار الملک ساخت و از جانب خلیفہ منشور بادشاہی یافت و عماد الدولہ بعد از بادشاہی شانزدہ و نیم سال وفات کرد و برادر زادۂ خود عضد الدین رکن الدولہ را ولیعہد نمود" اور مخفی نہ رہے کہ اُسکے خاندان مین ۱۲۷ برس سلطنت رہی اور باوجودیکہ وہ سب صیاد تھے لیکن منتخب تنقیح الاخبار اور حجج الکرام مین ہے کہ بہرام گور کی نسل سے تھے ۱۲ عزیز نگرامی

(۲) جناب مولوی الطاف حسین صاحب حالی پانی پتی لکھتے ہین ؎ مشقت کی ذلت جنھون نے اُٹھائی × جہان مین ملی اُنکو آخر بڑائی × کسی نے بغیر اِسکے ہرگز نہ پائی × فضیلت نہ عزت نہ فرمان روائی × نہال اس گلستان مین جتنے بڑھے ہین × ہمیشہ وہ نیچے سے اوپر چڑھے ہین × حکومت ملی اُنکو صفار تھے جو × امامت کو پہونچے۔ قصار تھے جو × وہ قطب زمان شہرے عطار تھے جو × بنے مرجع خلق نجار تھے جو × ابو الفضل یہان اُنکے سراج کتنے × ابو الوقت ہو گذرے حلاج کتنے × ہونہ ابو نصر جتا نوخ مین جیسے بالا × نہ تھا بو علی کچھ جہان مین نرالا × طبیعت کو بچپن سے محنت مین ڈالا × ہوئے اِسلیے صاحب قدر و الا × اگر فکر کسب ہنر تمکو بھی ہو × تمھین ہو ابو نصر اور بو علی ہو × ۱۲ عزیز نگرامی۔

(۳) تاریخ ابن اثیر الجزری جلد سوم صفحات ۹۹/۱۰۰ کے حاشیہ پر اخبار الدول و آثار الاول للعلامۃ الفاضل ابی العباس احمد بن یوسف بن احمد الدمشقی اور تاریخ ابن خلدون المغربی جلد چہارم صفحات ۳۴۲/۳۴۳ مین عمرو لیث صفار اور اُسکے خاندان کے سلاطین کا تذکرہ شرح و بسط سے کیا گیا ہے ۔ ۱۲ عزیز نگرامی

بن عصمہ صفار بلخی و آبو ابراہیم اسمعیل بن احمد بن اسحاق بن شیث صفار و اسحاق بن شیث المعروف بالصفار و آبوعلی صفار و آبو نصر احمد بن اسحاق بن شیث صفار و رکن الاسلام ابو اسحاق ابراہیم بن اسمعیل بن احمد بن اسحاق بن شیث بن حکم المعروف بزاہد صفار و آبو الحامد قوام الدین حماد بن ابراہیم بن شیث صفار بخاری از علماے دین گذشتہ اند۔ و محمد ابن الحسن صفار از علماے شیعہ صاحب تصانیف گذشتہ۔

صقار ـــــ دوشاب فروش۔

صقال ـــــ صیقل کن۔ صیقل گر۔ مہرہ کش۔

صباغ ـــــ رنگ رز۔ رکن الائمہ ابو المکارم عبدالکریم بن محمد بن احمد بن علی صباغ مدینی و امام ابو نصر صباغ[1] و آبو الحسن علی بن حمید المعروف بابن صباغ از علما و بزرگان دین گذشتہ اند

صواغ / صائغ / صیاغ ـــــ زرگر۔ علی بن محمد بن سہل المعروف بالو الحسن صائغ دینوری و آبو بکر محمد بن صائغ الباجی التجیبی المعروف بابن صائغ اندلسی و آبراہیم بن میمون صائغ مروزی و محمد بن عبد اللہ صائغ المعروف بقاضی سدیدو ابراہیم بن صائغ و محمد بن عبدالرحمن بن علی المعروف بہ شمس الدین ابن الصائغ و آبو علی زرگر از علماے دین گذشتہ اند۔

صحاف ـــــ کتاب فروش۔ جلد بند۔ مجلد کتاب۔

صراف ـــــ سرہ کنندۂ سیم و زر۔ ہشیم الصراف[2] از بزرگان دین گذشتہ۔

---

(۱) ابن صباغ ہم گویند۔ پروفیسر مدرسہ نظامیہ بغداد بود ۱۲ عزیز گرامی

(۲) تاریخ خمیس جلد دوم صفحہ ۳۲۶ میں ہشیم بن حبیب الصواف ہے ۱۲ عزیز گرامی

طباخ[1] ـــ طعام پز × باورچی[2]-

طباع ـــ کوزہ گر × شمشیر گر × حافظ ابوجعفر خطیب ابن طباع غرناطی از علماے دین گذشتہ-

طیان ـــ گل کار × کلال × امیر جبہ سفال فروش از بزرگان دین گذشتہ-

عدار ـــ کشتی بان-

عناب ـــ انگور فروش-

عواد ـــ عود فروش × ابوالحسن محمد بن احمد بن محمد عبدوس بن کامل الدلال المعروف بزعفرانی و ابوعبداللہ حسن بن احمد بن مالک زعفرانی از علماے دین گذشتہ اند-

عواج ـــ عاج فروش-

عصار ـــ روغن گر × روغن کش-

عطار[3] ـــ خوشبوئی فروش × خواجہ حسن عطار و محمد بن محمد البخاری المعروف بخواجہ علاؤالدین عطار و خواجہ یوسف عطار و علی عطار و ابوحاتم عطار و سلیمان عطار و شیخ فرید الدین عطار نیشاپوری و علاؤالدین ابن عطار و ابن حسین الانصاری المشہور بہ حاجی زین عطار و محمد بن یزید الحنفی الکوفی عطار و ابوبکر صیدلانی و ابوجعفر صیدلانی بغدادی از بزرگان دین گذشتہ اند-

(۱) طباخ الخان والرباط بھٹیارا را گویند و گویند کہ شیرشاہ افغان در عہد بادشاہی چیلہاے سرکاری را براے خدمت مسافران در خان سراہا مقرر ساختہ از ین رو این قوم خود را بشیرشاہی لقب کنند پس طباخ الخان والرباط عربی مصنوعی باشد زیرا کہ این قوم اختصاص بہ ہندوستان دارند و در عرب و عجم نیستند ۱۲ **منتخب النفائس**

(۲) باورچی در ہندوستان طباخ و آش پز را گویند معلوم نیست کہ لغت از کجاست لیکن مجد الدین علی قوسی در ذیل لغات فارسی بمعنی چاشنی گیر و مینکار طعام نوشتہ و صاحب کشف اللغۃ بمعنی مطبخ تفسیر نمودہ ظاہرا معنی اول از ہمین جا گرفتہ باشند شیخ آذری گوید ؎ چون قسمت ارزاق کند شیر فلک را × باورچی خوان تو زند نعرہ کہ نانو × نانو بنون و زاے تازی واو معروف گربہ کہ ترجمہ سنور و خیطل و ہر است ۱۲ **بہار عجم جلد اول**

(۳) عطار در محاورہ مردم بمعنی دوا فروش و این خالی از کراہت نیست ۱۲ **کشف اللغات** و عطار ـــ صیدلانی ۱۲ **منتخب النفائس**

عفار ـــــ کشتی دہندۂ نخل۔

علاف ـــــ کاہ فروش، کسیکہ کاہ و دانہ و ہیزم فروشد × علاف لقب دانشمند نسبت نحوی۔

غواص ـــــ غوطہ زن × بدریا فرو شوندہ برائے طلب مروارید ـــــ قماس۔

غزال ـــــ ریسمان فروش × حجۃ الاسلام زین الدین ابو حامد محمد بن محمد[1] بن احمد غزالی طوسی و شیخ احمد غزالی طوسی و اسحاق بن ابراہیم غزال از بزرگان دین گذشتہ اند۔

فخار ـــــ کوزہ گر × کاسہ گر۔

فراء ـــــ پوستین دوز × محمد بن احمد بن حمدون المعروف بابوبکر فراء و ابو محمد الحسین بن مسعود بن محمد المعروف بالفراء البغوی از بزرگان دین گذشتہ اند و ابو علی یحیی بن زیاد الفراء کوفی دانشمند نسبت نحوی و امام قلی پدر نادر شاہ بادشاہ پوستین دوز بود۔

فلاح ـــــ برزگر × کشاورز۔

فصاد ـــــ رگ زن۔

فراس ـــــ خادم اسپ۔

فراش ـــــ بساط و فرش انداز × بساط افگن۔

فصاص ـــــ نگین گر × لقب عالمی است۔

فضاض ـــــ سیم گر × لقب عالمی است۔

فوال ـــــ باقلا فروش۔

فیال ـــــ فیلبان۔

فتان ـــــ زرگر۔

قصاب ـــــ نائے زن × گاو کش × احمد بن محمد بن عبدالکریم المعروف بشیخ ابو العباس قصاب آملی و شیخ محمد قصاب آملی و علی الدین قصاب و ابو الفضل عباس قصاب از بزرگان دین گذشتہ اند۔

(۱) آپ کا مفصل تذکرہ میں نے ترجمہ خلاصۃ التصانیف میں لکھا ہے ۱۲ اعزیز نگرامی و غزال ـــــ سوت بیچنے والا ۱۲ اشرف اللغات

قداح — کاسہ فروش × تیر تراش × عبداللہ بن میمون القداح[1] اہوازی بانی مذہب باطل گذشتہ

قناد — شکر ریز × قند ساز × حلوا فروش — حلوائی × عبدالعزیز بن احمد بن نصر بن صالح بخاری المعروف بہ شمس الائمہ[2] حلوائی و ابوالعباس احمد بن محمد بن عمر و ناطفی از علمائے دین گذشتہ اند۔

قصار — گاذر × دوبی[3] × ابو صالح حمدون قصار × عبداللہ قصار و ابو اسحاق ابراہیم بن داؤد القصار و ابو منصور گاذر و محمد بن عبداللہ گاذر ہروی و ابو طاہر محمد بن ابی بکر سنجی صابونی بزدوی و نور الدین احمد بن محمود بن ابی بکر صابونی و ابو عثمان اسمعیل بن عبدالرحمن بن احمد بن اسمعیل بن ابراہیم بن عابد بن عامر صابونی نیشاپوری از بزرگان دین گذشتہ اند

قیار — قیر فروش۔

قزاز — ابریشم فروش۔

قلاس — رسن تاب × ابو عبداللہ محمد بن جزیمہ قلاسی بلخی و حسن رسن تاب و بدر الدین موی تاب از بزرگان دین گذشتہ اند۔ ابن قلاس شاعرے گذشتہ کہ بیادگار بطلیوس (بدجوس) اشعار حسرت ناک نوشتہ۔

قواس — کمان فروش × کمان ساز × کمان گر۔

(۱) تاریخ ابن خلکان میں ہے انما سمی قداحًا لانہ کان یکحل الایقدح العین لنزول الماء فیھا ۱۲ عزیز گرامی

(۲) لکھا گیا ہے کہ شمس الائمہ حلوائی میون ہے اور حلوان کی طرف منسوب ہے جو کہ عراق کا ایک شہر ہے لیکن یہ قول غلط ہے کیونکہ بفتح الحاء المھملہ و آخر ہمزہ و بفتح حاء و آخر نون اور بضم حاء مع النون تینون حالتون میں یعنی حلوا فروش ہے اور انفس النفائس میں ہے کہ حلوائی و حلوانی بنون ہر دو لفظ مترادف ہیں۔ اسی طرح غزالی غزالہ کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں جو کہ طوس کے قریب ایک گاؤن ہے اور زجاج نحوی زجاجیہ کی طرف جو کہ مصر کے قریب گاؤن ہے لیکن درست نہیں ہے ۱۲ عزیز گرامی

(۳) دوبی از لغات فارسی ہست کلیم گوید ؎ بچمن شستۂ دوبی چہ گویم × ز تران سبے پردہ محبوبی چہ گویم × تر و تازہ شگفتہ شستارہ بسان سرو دائم برلب جو × ہمہ افغان پسر عاشق نظارہ × بدست زلف و در دستے کنارہ ۱۲ **گلستان مسرت**

قراط ـــــ قرط فروش۔

قفال ـــــ قفل گر × ابوبکر قفال مروزی از علمائے دین گذشتہ۔

کناس ـــــ خاکروب × گردن زن ـــــ جلاّد۔

کحال ـــــ علاج کنندۂ چشم × سرمہ کش × سرمہ گر۔

کیال ـــــ پیمانندہ × چیزے را بہ پیمانہ پیمایش کنندہ × ابوعلی کیال از بزرگان دین گذشتہ۔

لبان ـــــ گاؤبان۔

لحام ـــــ گوشت فروش۔

ملاح(۱) ـــــ کشتی بان × نمکساز۔

نفاط ـــــ آتشباز۔

نساج(۲) ـــــ جامہ باف × سفید باف × حضرت خیر ابوالحسن محمد بن اسمٰعیل نساج الصوفی بغدادی و ابوبکر نساج و ابوبکر محمد بن عبداللہ نساج الطوسی از بزرگان دین گذشتہ اند۔

نقاد ـــــ بسیار سرہ کنندہ۔

نجاد ـــــ بستر و بالین دوز × فراش۔

نجار ـــــ چوب تراش × درود گر(۳) × محمود الدین نجار بغدادی مورخ [illegible] بن ہبتہ اللہ بن محاسن حافظ کبیر محب الدین ابن النجار بغدادی [illegible]

(۱) ملاح ـــــ نمک ساز ۱۲ لغت عربی است در اُردو وے ہندی مستعمل و بہ عربی آنرا عدار گویند ۱۲ **منتخب النفائس**

(۲) جولہ بالفتح ولام مفتوح و ہائے ملفوظ فارسی است بمعنی نساج و سفید باف ۱۲ **رشیدی** امیر خسرو گفتہ ؎ جولہ بچہ کہ عشق بافی آموخت × درزی جزانہ جامۂ تابیس ندوخت ۱۲ **گلستان مسرت** ۃ درزی ـــــ جامہ دوز ـــــ ناصح ـــــ خیاط ۱۲ **منتخب النفائس**۔

(۳) درو دگر کا مخفف درو گر بھی مستعمل ہے ابوالعلاء گنجوی استاد افضل الدین خاقانی خاقانی کی ہجو میں لکھتے ہیں ؎ درو گر پسر بود نامت بشروان × بخاقانیت من لقب بر نہادم ۱۲ **منتخب النفائس**

والوایوب نجار و ابوالحسن نجار و شیخ احمد نجار استرآبادی از علماء و بزرگان دین گذشتہ اند۔

نخاس ـــــ بردہ فروش ـ

نحّاس ـــــ ظروف مس ساز × ظروف مس فروش × ابی جابر بہاء الدین ایوب بن ابی بکر بن ابراہیم نحاس حلبی وابوالمعالی نحاس اصفہانی از علمائے دین گذشتہ اند ـ

نفاش ـــــ پنبہ زن × پشم زن ـ

نداف ـــــ پنبہ زن × بہینہ × بہین × شیخ تقی نداف از بزرگان دین گذشتہ ـ جناب مولوی شاہ سید محمد ابوالحسن مانکپوری لکھتے ہین کہ مخدوم شیخ تقی المعروف متی گل پتی مرید و خلیفہ شیخ تمھن دانا کے ہین بحوالہ کتاب منبع الانساب معلوم ہوا کہ شیخ تقی قوم نداف سے ہین لیکن صاحب ذوق وشوق تھے قبر اُنکی موضع بھنڈا پور متصل ہنڈوا سادات پرگنہ ہنگام ضلع فتحپور مین ہے ـ شیخ زادگان بارہ مکن سلسلۂ انساب پدری اپنا انھین بزرگ کے ساتھ منتہی کرتے ہین ـ

نقل ہے کہ موضع موہئی پرگنہ ہنسوا ضلع فتحپور مین زمیندار بڑے سرکش تھے وصول مالگزاری اُس علاقہ کی بڑی مشکل سے ہوتی تھی ـ عامل عہد نے شیخ رکن عالم عرف شیخ مکن فرزند شیخ تقی کو بطور مخبری کے موضع موہئی مذکور مین تعین کیا ـ شیخ مکن وہان جاکر اُنکے حالات سے اطلاع دیتے رہے اُس ایام مین اُن زمینداروں کے یہان تقریب جلسہ ناچ ورنگ مقرر ہوئی وہ لوگ روز معین کو شراب پی پی کر بدمست ہوے ـ شیخ مکن کی مخبری سے عامل مذکور نے شبخون مارا اور زمیندار مع زن وفرزند کے مارگئے اور کل اسباب انکا لوٹ لیا گیا تب عامل نے بجلد وے اِس خیر خواہی کے موضع موہئی مع تعلقات بارہ مواضع کے شیخ مکن کو وہان کی زمینداری دیکر اُنکے ساتھ بند وبست کر دیا ـ تب سے شیخ مکن زمیندارانہ مسکن گزین ہو کر جمع مشخصہ عمالان شاہی کو ادا کرتے رہے ـ بمرور ایام اُنکی اولاد کی اِس وجہ کثرت ہوئی کہ مواضعات

مفصلہ ذیل آباد ہوئے ۔ میر امید **علیخان** مؤلف ظہور قطبی ارقام فرماتے ہین کہ شیخ مکن نسل[1] حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ سے ہین لیکن سلسلۂ انساب پدری اُنکا مندرج نہین فرمایا اور نہ یہان آنے کی کیفیت لکھی ۔ تحریر میر موصوف بلا حوالۂ کتاب کے اور مصنف منبع الانساب اُنکے مقام ہین اور وہ اس قول کے خلاف ہین[2] جیسا کہ پہلے تحریر ہوچکا ہے مکن پور خاص پرگنہ ہنسوہ ۔ موہنی پرگنہ ہنسوہ ۔ اوڑیڑہ پرگنہ ہنسوہ ۔ موضع جیت پرگنہ ہنسوہ ۔ موضع چھوٹیا پرگنہ ہنسوہ ۔ موضع سمورا پرگنہ فتحپور ۔ موضع سکولپور فرسی پرگنہ فتحپور ۔ موضع نور گنج پرگنہ ہنگام ۔ موضع کرمون پرگنہ ہنگام وغیرہ وغیرہ ۔ منجملہ مواضع متذکرۂ بالا کے مکن پور خاص و جیت و اوڑیڑہ و فرسی و نور گنج مین اولاد شیخ رکن عالم عرف مکن کی ہین باقی اور موضع بالفعل آباد نہین ہین عند التحقیقات شیخ قادر بخش ولد شیخ غلام چشتی عرف شیخ بلو میان زمیندار و رئیس مکن پور کے گھر سے جو شجرۂ انساب مؤلف کو ملا وہ یہ ہے ۔

قادر بخش بن غلام چشتی عرف بلو میان بن غلام حسین بن پیر محمد بن جلال الدین بن خواجہ ابراہیم بن عبد الکریم بن رحمن قلی بن عالم شاہ شہید بن فتح اللہ بن فیض اللہ بن آدم بن علاؤ الدین بن حاش بن رکن عالم محمد مکن بن غلام حسام بن خرم بن مخدوم تقی المعروف بشیخ متی گل تپی بن اسحاق بن صریر بن عقیل بن جعفر بن سلیمان بن بو حلیم بن بو علی امیر خبیر بن جعفر بغدادی بن ابراہیم معروفی بن محمد احمد بن جعفر بن قاسم بن یعقوب بن غنی تعزانی بن اسمعیل بن حمزہ طبرستانی بن احمد حجازی بن شیخ داؤد بن عبد اللہ بن صالح بن ابو الحسن بن ابراہیم بن محمد بن علی الوز بن عبد اللہ بن جعفر طیار بن ابیطالب رضی ۔

---

(۱) ہندوستان کے گوشۂ شمالی و مغربی حصہ مین ایک قوم بھیلم نامے پائی جاتی ہے وہ بھی سلسلہ مین حضرت جعفر طیار سے ملتی ہے ۱۲ عزیز بلگرامی

(۲) ان دونون قولون مین کوئی اختلاف نہین ہے اور ظاہرا جو اختلاف معلوم ہوتا ہے وہ بہت آسانی سے منطبق ہوسکتا ہے ۱۲
عزیز بلگرامی

چھٹی پشت مین شیخ بندہ علی ولد نثار علی ولد دائم علی ولد غلام رسول ولد شیخ کریم اللہ ولد شیخ دلو ولد شیخ تاج الدین ولد رحمن قلی - مکن پورہ فرسی وغیرہ مین بہت سے گھر شیخ مکن کی اولاد کے آباد ہین از انجملہ آخر زمانہ مین شیخ نثار علی تحصیلدار طرف اول اور شیخ بلو میان طرف ثانی اہل دول و مشاہیر جوار سے تھے - شادیان اس قوم کی لڑکیون کی اکثر شرفاے جوار مین کثرت سے ہوئی ہین اور سب کے سب تاتحریر اس کتاب کے حنفی المذہب اہل سنت سے ہین اور اکثر صوم و صلوٰۃ کے مقید ہین - بالفعل بخلاف پہلے کے کسی قدر زمانہ اُنسے ناموافق ہے اور اس قوم کے اقتدار کا باعث زمینداری تھا - اس عملداری سرکار انگریزی بہادر مین بسبب افترا پردازی بعض مفسدون کے اُنکی زمینداری مین نقصان آگیا اور آخر کو جن لوگون نے فریب دیکر زمینداری حاصل کی تھی وہ لوگ بھی تباہ و برباد ہوگئے -

نعال ـــــ نعلبند -

وراق ـــــ نویسندہ × کاغذ برندہ × ورق کنندہ × کاغذی × کاغذگر × محمد بن عمر الحکیم ترمذی المعروف بابوبکر وراق از بزرگان دین گذشتہ - اور علی ہذا القیاس

وزان ـــــ وزن کنندہ × ابوعیسی الوزان از علماے امامیہ صاحب تصانیف گذشتہ -

اس مقام پر ہر ایک پیشہ کے لقب کے مقابل دو ایک نام بطور نمونہ لکھے گئے ہین اگر کوئی شخص تواریخ اور اسماء الرجال کے دفاتر اُلٹے تو ایسے ایسے نام بشمار ملینگے - اگر الفاظ مذکورہ بالا کے اُردو ترجمہ کی ضرورت ہو تو کتب لغت اُردو مثل لغات فیروزی - لغات کشوری - اشرف اللغات - لغات ناصری - کریم اللغات - منتخب النفائس وغیرہ مین دیکھنا چاہیئے -

جناب منشی محمد عبد البصیر صاحب حضور بلگرامی اسسٹنٹ سکرٹری انجمن رفاہ عام اودھ لکھتے ہین

نظم کدھر ہین ہمارے مسلمان بھائی × حکومت مین جنکے تھی ساری خدائی × وہ دیکھین تو کیا اُنپہ آفت ہے آئی × بتائے گئے ہین کبڑئے قصائی × کسی کو ملا ہے خطاب اونٹ والا × کسی کا ہے دھنیا لقب اِک نرالا

مسلمان یہی لاڈلے تھے نبی کے × عرب مین جو کرتے تھے دنیا کے پیشے × ونے تھے غلام آکے زنگ وحبش سے ×
مگر ہمسری کے تھے آپس مین دعوی × پیمبر نے سبکو برابر کیا تھا × یہی حکم اُنکو ملا تھا خدا کا ×
امیرون کو تھا وان نہ مطلق تکبر × نہ باقی شریفون مین تھا کچھ تبختر × اُنھین خاکساری کا تھا یاد کیا گر ×
کہ باہم تھے شیر وشکر سب بہادر × وہ سب بیٹیان لیتے دیتے تھے باہم × شرافت مین کوئی کسی سے نہ تھا کم ×
پیمبر کی اُمت مین ہین جو برادر × وہ ہون بیشہ ور یا کہ مسکین بے زر × سمجھتے مسلمان ہین سبکو برابر ×
اُنھین کی مدد فرض وواجب ہے ہمپر × ہوئے حاکم وشاہ دنیا مین اکثر × حسب اور نسب مین تھے جو سب سے بدتر
امیر اور حاکم ہزارون ہین دیکھے × کہ مجہول سرتا سر اُنکے نسب تھے × شریف اور اشراف ہندوستان کے ×
وہ سب خانہ زادون کے چاکر بنے تھے × غلامون کی شاہی سے سب باخبر ہین × غلامون سے بھی کیا گھٹے پیشہ ور ہین ×
امیرون کی نسبت کرو غور بھائی × کوئی اُنمین کوری تھا کوئی تھا نائی × گڈریا کوئی اور کوئی قصائی ×
جنے لونڈیون کے ہین اور نان بائی × بہت رنڈیون کے شکم سے ہین پیدا × نسب اُنکا ہمپر نہین کیا ہویدا ×
ہوئے کتنے زردار ڈھاڑی گویے × جنے ہین بہت لوگ یان مہریون کے × ہوئے کتنے جاٹون سے اور گوجرون سے
جو ہمپر ہمیشہ حکومت تھے کرتے × حضور وخداوند ہم اُنکو کہتے × غلامی مین حاضر سدا اُنکی رہتے × الخ (۱)

کشف الحاجت مین ہے کہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ تلاش کرنا حلال روزی کا فرض ہے بعد فرضون کے یعنی جو فرائض کہ مقرر ہین مانند نماز ور وزہ اور مانند اُنکے - اول مرتبہ اُنکا ہے اور بعد اُنکے طلب کرنا کمائی حلال کا فرض ہے اور سب کسبون مین بہتر کسب اپنے ہاتھ کا ہے اور بہتر کسب کیا ہے بیع مبرور ہے یعنی وہ بیع کہ فساد اور کراہت سے پاک ہو

(۱) ظاہر ہے کہ ہندوستان کی عنان حکومت وسلطنت غلام نہین بلکہ غلامانِ غلام کے ہاتھ مین ہمیشہ رہی کیونکہ سبکتگین کے زمانہ سے جو کہ ۳۶۶ ہجری مطابق ۹۷۶ء مین تخت غزنی پر متمکن ہوا تھا سید خضر خان کے زمانہ تک جو کہ ۸۱۷ ہجری مطابق ۱۴۱۴ء مین تخت دہلی پر متسلط ہوا سلسلہ مذکورہ کسی نہ کسی طرح سے جاری رہا ہے - اور نسابان ہند سید خضر خان کو بھی ایسا مجہول النسب جانتے تھے کہ تذکرہ اُسکا اپنی کتابون مین کہین بھولے سے بھی نہین کیا لیکن مصنف طبقات محمودی اور مبارک شاہی سلسلہ انساب پدری اُسکا جناب حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ملاتے ہین واللہ اعلم - انشاء اللہ تعالی ہندوستان اور اُسکے صوبجات کے سلاطین اور حکام کی مختصر تاریخ بھی دوسرے رسالہ مین لکھدی جاویگی ۱۲ عزیز نگرامی

کتب فقہ مین تفصیل اُسکی لکھی ہے کہ افضل کسب سپہگری پھر تجارت پھر زراعت پھر ہاتھ کی کمائی ۔ الخ

جناب مولوی ظہور الحق صاحب عظیم آبادی لکھتے ہین کہ مین نے جو حرفت کے مسئلون کو اپنے والد ماجد اور اکثر علماے سفر دیدہ و عرب و عجم گردیدہ اور مکہ و مدینہ کے علماے کبار کی صحبت دیدہ سے تحقیق کیا اور اُسکے جواب مین جو کچھ ارشاد ہوا عوام و خواص کے نفع کے لیے بجنسہ اِس تقریر کو ہندی زبان مین لکھدیا **سوال** عوام لوگ جو کھیتی کرنیوالے اور کپڑے سینے والے اور بُننے والے اور حرفت کرنے والے پر طعن کرتے ہین کچھ قرآن و حدیث اور اصول و فقہ سے بھی اُسکی بُرائی ثابت ہے یا نہین یعنی صاف صاف کہدو اور اجر خدا سے لو **جواب** قرآن اور حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اِن حرفتون کو نبیون نے کیا ہے جو اِسکو یا اِسکے کرنے والے کو بُرا سمجھتا ہے وہ مردود ہے انشاءاللہ تعالیٰ جو لوگ اہل سنت و جماعت ہین کبھی بُرا نہ سمجھینگے کیونکہ ظاہر اوہی لوگ سچے مسلمان ہین گو ہونا مسلمان بہت مشکل ہے خدا جسپر فضل کرتا ہے اُسی کو یہ امر عطا کرتا ہے چنانچہ شیخ علاء الدولہ سمنانی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک رباعی لکھی ہے ؎ اے دل تو دمے مطیع سبحان نشدی × کار یکہ تراکند بہ سامان نشدی × درویش شدی شیخ شدی دانشمند × این جملہ شدی و لے مسلمان نشدی × ہندی اِسکی یہ ہے ؎ دم بھر نہ رہا تابع ای دل تو خدا کا × جس کام مین سامان ترا ہو نہ بنایا × درویش ہوا پیر ہوا عاقلمند × یہ سب ہوا لیکن تو مسلمان نہوا × تب فقیر نے عرض کیا کہ جو لوگ اہل سنت کہلاتے ہین وہ بھی حرفت کرنے والون کو نظر حقارت سے تلکتے ہین تب اُن بزرگون نے فرمایا کہ اگر ایسی بات ہے تو اُنکا سُنّی کہلانا فقط نام ہی نام اور بدعتیون کا سا کام ہے کیونکہ ذات و صفات پر فخر کرنا سخت گناہ ہے بلکہ حدیث شریف مین وارد ہے کہ وہ کوئلہ جہنم کا ہے باوجود اِسکے پھر جو کوئی بولے کہ ہم سید[1] ہین یا شیخ یا مغل یا پٹھان اور دوسرے مسلمان حرفت کرنے والون کو نظر حقارت سے تکتا ہے وہ شیطان جہنمی ہے صریح

(۱) سید صفت مشبہ مشتق منہ سیادت بمعنی پیشوا و مہتر قوم و سردار ۔ سائد اسم فاعل و سادات جمع سائد ۔ و نیز سادات جمع سادۃ و سادۃ جمع نوشتہ است شیخ بمعنی پیر و خواجہ و آنکہ سن پیری دروظاہر شود یا آنکہ از پنجاہ سال گذشتہ باشد و بہشتاد نرسیدہ یا بآخر عمر ۔ منقول توضیح معروف در لغات ترکی نوشتہ کہ لفظ ترکیست بمعنی عمدہ فرقہ ترک و بمعنی سادہ دل نیز و در فرہنگہا بمعنی شریر ہم نوشتہ اند ۱۲ عزیز نگرامی

مخالفت قرآن کی کرتا ہے کیونکہ قرآن ناطق ہے کہ شرافت منحصر ہے ایمان پر اور ایمان مین کسی قوم کی تخصیص نہین ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ یعنی اشرف الاشراف اللہ کے نزدیک وہ شخص ہے جو خدا سے زیادہ ڈرتا ہے اور دوسری جگہ فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ ھَادُوْا وَالنَّصٰرٰی وَالصّٰبِئِیْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ؕ یعنی بیشک مسلمان اور یہودی اور فرنگی اور صابئی جو ایمان لاویگا اللہ پر اور پچھلے دن پر اور کام کیا بھلا اسکو کچھ ڈر نہین اور ایک مقام مین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَیْنَھُمْ یَوْمَئِذٍ وَّلَا یَتَسَآءَلُوْنَ ؕ موافق اس آیت کے مخدوم شرف الدین بہاری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دوہا لکھا ہے ؎ شرفا گور ڈراونی اور بیچ اندھیری رات ۔ وہان نہ کوئی پوچھے کہ کون تمھاری ذات ۔ غضب تو یہ کیا لوگون نے کہ جس حرفت کا حلال اور مباح ہونا قرآن اور حدیث سے ثابت ہے اور نبیون نے اس پیشہ کو کیا ہے اسکو بھی حرام سمجھتے ہین اور حلال کو حرام سمجھنے سے آدمی کافر ہوتا ہے اسکی بھی کچھ پروا نہین رکھتے ۔ دیکھو کھیتی کرنے والے یعنی کسانون کو لوگ بہت ذلیل سمجھتے ہین اور کھیتی کرنا آدم علیہ السلام کا حدیث سے ثابت ہے حاکم نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے کان اٰدم حراثًا یعنی آدم علیہ السلام کھیتی کرتے تھے ۔ اور کپڑے بننے والون کو بھی حقیر سمجھتے ہین اور یہ ہنر طیب پیشون مین سے ہے کیونکہ طیبی اسکی قرآن و حدیث اور اصول و فقہ چارون ادلہ سے ثابت ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَیْکُمْ لِبَاسًا یُّوَارِیْ سَوْاٰتِکُمْ وَرِیْشًا ؕ وَلِبَاسُ التَّقْوٰی ذٰلِکَ خَیْرٌ ؕ ذٰلِکَ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰہِ ؕ یعنی اے اولاد آدم کی ہمنے اتاری تمپر پوشاک اور ڈھانکے تمھارے عیب اور رونق اور لباس تقوی کا یہ بہتر ہے یہ اللہ کی نشانیون مین سے ہین یعنی دشمن نے جنت کے کپڑے اترواے اور خدا نے پھر تمکو تدبیر لباس کی سکھلا دی یعنی دنیا مین کپڑے بننا آدم کو سکھا دیا اور یہ بڑے انبیاء مین سے اللہ کے ہین اور حدیث بھی آئی ہے اس حدیث کو مولانا عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر فتح العزیز مین لکھا ہے اول من حاک اٰدم علیہ السلام

اِس پیشہ کرنے والے کو بعزت سمجھتا اور طعن کرتا ہے حقیقت مین وہ نبی پر طعن کرتا ہے اور نبی پر طعن کرنا کفر ہے چنانچہ اصول حنفیہ مین جسکا نام عقائد سنیہ ہے اور فقہ حنفیہ مین جسکا نام مالابدمنہ ہے لکھا ہے کہ اگر کوئی کہے کہ آدم علیہ السلام کپڑا بنتے تھے اُسکے جواب مین دوسرا شخص حقارت کی راہ سے بولے کہ بس تو ہم جولاہے بچے ہوے یکفر یعنی کافر ہوگا - غور تو کرو بھائیو کہ جس پیشہ کی خوبی قرآن و حدیث اور اصول و فقہ چارون سے ثابت ہو مسلمان کس طرح طعن کریگا - مگر بات یون ہے کہ لوگ ناواقف کاری کے سبب اکثر کسب و حرفت کو کہ جسکو نبیون نے کیا ہے ذلیل اور حقیر سمجھتے ہین - اِسکا حال مختصراً یہان پر بیان کیا جاتا ہے کہ لوگ واقف ہو جاوین اور عیب نہ کرین کوئی حرفہ کرکے کھاوین اور خود سیکھین اور سکھلاوین اور جسکو طول و بسط کے ساتھ دیکھنا منظور ہو تو تفسیر فتح العزیز مین دیکھے اول تو آدم علیہ السلام اور شیث علیہ السلام دونون کپڑا بُنتے تھے اور حضرت نوح علیہ السلام تجارت اور بڑھئی کا کام کرتے تھے اور حضرت صالح اور ہود علیہما السلام دونون تجارت کرتے تھے اور حضرت ادریس علیہ السلام خیاطی کرتے تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کھیتی کرتے تھے اور حضرت شعیب علیہ السلام مواشی والے تھے دودھ اور نسل و صوف و پشم مواشی کی بیچکر اپنی معاش کرتے تھے اور حضرت لوط علیہ السلام بھی کھیتی کرتے تھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام بکریان چراتے تھے اور حضرت داؤد علیہ السلام زرہ باف تھے اور حضرت سلیمان علیہ السلام خواص تھے یعنی کھجور کے درختون کے پتون سے پنکھے اور چٹائی بُنکر بیچتے تھے حالانکہ خدا نے اُنکو تمام زمین کا ملک دیا تھا باوجود اسکے اپنے ہاتھ کے کسب کا پیسا کھاتے تھے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام صباغی کرتے تھے کوئی کہتا ہے کہ سلائی کرتے تھے اور اکرم الموجودات واشرف المخلوقات سید السادات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکریان چراتے تھے اور تجارت کرتے تھے آخر عمر مین خدا نے انکا رزق جہاد کی حرفت سے مقرر کیا اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بزازی کرتے تھے اور سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خشت پزی

کرتے تھے[1]۔حاصل کلام یہ ہے کہ اگر نیلیون کے کسب و ہنر پر طعن کریگا یا حرام اور برا سمجھے گا بیشک کافر ہوگا کیونکہ حلال کو حرام سمجھنا کفر ہے۔اور جناب رسالت مآب حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو جو سید کہتے ہین اس معنی کر کے ہین کہ سب مسلمانون کے سردار ہین نہ اس معنی کر کے کہ آپ کی ذات سید تھی[2] اور جہان کا کاروبار آپکے تصرف مین تھا وَاَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَى الْبَابِ اور پایا ان دونون نے زلیخا کے سید کو دروازہ پاس اور دوسری جگہہ فرمایا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا فَاَضَلُّوْنَا یعنی سید ون نے ہمارے

---

(۱) حضرت ابن سیرین و امام ائمۃ المجتہدین سراج الائمہ ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی رحمۃ اللہ علیہما وغیرہ دیگر علماے اسلام پیشہ بزازی کرتے تھے جوکہ اپنے ہی زمانہ کے نہین بلکہ ہر اسلامی دور کے سرتاج ہین۔اور حضرت حماد ابوالخیر الیمانی الاقطع زنبیل بافی کرتے تھے اور حضرت نصیر الدین محمود چراغ دہلوی کے والد روئی کی سوداگری کرتے تھے اور حضرت اویس قرنی شتربانی کرتے تھے اور حضرت ابوالحسن سری بن المغلس سقطی خوردہ فروشی کرتے تھے اور حضرت شرف الدین مصلح بن عبداللہ سعدی شیرازی نے مدت تک بیت المقدس مین سقائی کی ہے اور حضرت مذکورہ بالا کے بھائی بقالی یعنی سبزہ فروشی کرتے تھے اور قاضی ابویوسف یعقوب بن ابراہیم بن حبیب بن خنیس بن سعد بن عتبہ انصاری صحابی کو انکی والدہ ماجدہ نے ابتداً ایک دھوبی کے سپرد کیا تھا کہ انھین کپڑا دھونا سکھلادو اور حضرت ابوالعدل زین الدین قاسم بن قطلوبغا و حضرت سراج الدین عمر بن العلی الشہیر بقاری الہدایہ ابتداً خیاطت کا کام کرتے تھے اور ابوحسین دراج بغدادی و ابوبکر دراج بغدادی و حسن بن الصباح البزار و خلف بن ہشام البزار و احمد بن علی ترمذی المعروف بابوبکر وراق و ابوالحسین محمد بن سعد وراق نیشاپوری و ابوالقاسم جنید بن محمد بن جنید الخزاز القواریری الزاہد المشہور علما و بزرگان دین متین سے گذر گئے ہین ۱۲ عزیز گرامی

(۲) مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ارقام می فرمایند کہ سیادت غیر فضل است زیرا کہ سیادت دلالت بر شرف این شخص میکند بوجہ من الوجوہ مثلاً کان او شیخ باشد اولاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بسبب شرفے کہ دارند سادات اند نسبت بامت۔ و فضل موقوف بر مزید عمل است۔ ہمچنین امارت موقوف بر فضل نیست بدلیل آنکہ عمر بن الخطاب مامور بود باطاعت عمرو بن العاص در حالت امارت او۔ و عمرو بن العاص بروے فضل نبود بالاجماع و ازینجا معلوم شد کہ وجوب طاعت شخصے بر شخصے من حیث الشرع نیز دلالت بر فضل مطاع بر مطیع نمی کند کالمرأۃ والرقیق والرعیۃ والولد مامورون باطاعۃ الزوج والسید والسلطان والابوین ولا یدل ذلک علی فضل المطاع منہم علی المطیع یعنی چنانکہ زن و غلام و رعیت و فرزند ہمیشہ مامور ہستند باطاعت زوج و مالک و بادشاہ و والدین و این اطاعت دلالت نمی کند بر فضل فرمانبرداری کردہ شدہ از ایشان بر فرمانبردار۔ و بمقام دیگر می نگارند کہ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ہم در جہاد و ہم در علم و ہم در قرأت و ہم در زہد و ہم در تقوی و خشیت و صدق و حسن سیاست خلافت و طاعت خدا و رسول و محبت دین و ترویج احکام شرائعت مرتبہ ایست کہ دیگرے را اصلا نیست و ہمین امور را شارع موجب فضل و بزرگی گردانیدہ و سابق گذشت کہ سیادت و علو نسب و قرب قرابت با رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و بلاغت عبارت و فصاحت الفاظ و قوت جلادت و شمشیر بازی و نیزہ بازی را باین فضل کہ تعلق نفسے ست ساسے نیست ۱۲ السر الجلیل فی مسئلۃ التفضیل واضح ہو کہ السر الجلیل فی مسئلۃ التفضیل کا ترجمہ از دو مؤلف رسالۂ ہذا نے کردیا ہے وہ چھپا ہوا رسالۂ اسرار کے نام سے شائع ہے ۱۲ عزیز گرامی

اور بڑون نے ہمارے گمراہ کیا ہمکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی سید بولنے کو منع فرمایا ہے اخرج ابو داؤد عن مطرف ابن عبد اللہ ابن الشخیر قال انطلقت فی وفد بنی عامر الی رسول اللہ صلعم فقلنا انت سیدنا فقال السید اللہ یعنی آیا مین بنی عامر کے ایلچیون کے ساتھ پیغمبر خدا کے پاس پھر کہا ہمنے آپ سیدنا ہمارے سو فرمایا سید تو اللہ ہے - اب مسلمانون کو چاہیئے کہ شادی بیاہ مین کفو کا ملاحظہ کرین وگرنہ ایماندار خالص ملے تو اسکو اپنا کفو سمجھین اگرچہ چمڑا ہی سیتا ہو - صاحب مشکوۃ پوستین سیتے تھے کچھ مضائقہ نہین اور اگر کفر اور شرک کی بو معلوم کرین تو اُس سے دور بھاگین گو ظاہر مین مال والا اور پیرزادہ ہی ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّىٰ يُؤْمِنَّ وَلَأَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكَةٍ وَلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ وَلَا تُنكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكٍ وَلَوْ أَعْجَبَكُمْ یعنی نکاح مت کرو مشرک عورتون سے اگرچہ تمکو خوش آوین مال اور حسن سے اور مت نکاح کرو مشرک مردون کو جب تک ایمان نہ لاوین اور البتہ غلام مسلمان بہتر ہے مشرک میان سے - اِس آیت سے صاف معلوم ہوا کہ اللہ کے نزدیک کفارت[1] مین فقط ایمان کا اعتبار ہے اور نہ مسلمات سے کہ عرا اور عبد غیر کفو ہین ہان اگر کسی کی بیٹی کسی مشرک بیدین بدعتی داڑھی منڈے سے بیاہی گئی ہو تو ولی کو اختیار ہے کہ چھوڑ دے دیکھو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی زینب کو عمرو بن العاص سے

(۱) زمانہ جاہلیت مین نکاح چار طرح سے ہوتا تھا اوّل نسب کا جیسا کہ فی زمانہ شائع ہے دوم نکاح استبضاع جسکو بیاہ گندھرب کہ رسوم ہند سے ہے صورت اُسکی یہ تھی کہ لوگ بتمناے اولاد لائق وحسن اپنی عورتون کو مشاہیر و ناموران ہنر و فن کی صحبت مین دیتے اور تا ظہور حمل آپ اُس سے محترز و کنارہ کش رہتے سوم کسی عورت کے پاس دس سے کم اشخاص بالاتفاق جاتے اور نوبت بنوبت اُس سے مباشرت کرتے جب اُسکے اولاد ہوتی وہ اُن سب کو جمع کرتی اور بعد بلاتی اور جسکو چاہتی اُسی کا لڑکا قرار دیتی چہارم فاحشہ عورت کی جو اولاد ہوتی تھی کُل احباب اور آشنا جمع ہوتے اور قیافہ شناسون کو طلب کرتے شکل و شمائل مین اُنمین سے جسکی شبیہ قریب وہ کہتا اُسی کی اولاد ہے وہ نطفہ سے وہ غریب ہوتا اور اُسکے سوا وہ لوگ موطوۃ الاب سے بھی ملوث ہوتے تھے اور عورتون کو داخل میراث و ترکہ متصور کرکے اُنکے حقوق نکاح و مہر کو اپنے ہی ہاتھ مین بجبر و قہر رکھتے تھے اسلام نے اِن سب رسوم قبیحہ کو باطل و دور کر دیا اور حفظ نسب کا اعتبار کفو سے قرار دیا اور کفارت مین فقط ایمان کا اعتبار ہے ۱۲ اعلام الاخبار

چھوڑا لیا جب ایمان لایا تب دیا جو لوگ کفو کے مقدمہ مین یہ حدیث پڑھتے ہین کہ العرب[1] بعضہم اکفاء بعض والموالی بعضہا اکفاء بعض الاحائك او حجام یہ حدیث اول تو مخالف ہے قرآن کے دوم راوی کا نام گم ہے سوم حدیث منکر ہے چہارم سند شاہ منقطع ہے پنجم معارض اسکی دوسری حدیث ہے جسکی سند قوی ہے یعنی انکحوا[2] ابا ھند وکان حجاما رواہ ابوداؤد پس معلوم ہوا کہ شارع کی کفاءت مین فقط ملاحظہ کفو ایمان داری کا ہے جو لوگ اپنے باپ دادون کے اچھے پن پر فخر کرتے ہین اور اپنی شرافت لوگون پر جتاتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم بڑے خاندانی ہین اور ہمارے بڑے ایسے تھے اور ایسے - وہ فی الحقیقت گوہ کے کیڑے ہین کہ گوہ کو اپنی ناک سے کریدتے ہین اور وہ لوگ کویلے جہنم کے ہین چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلعم قال لینتھین اقوام یفتخرون باٰبائھم الذین ماتوا انما ھم فحم من جھنم او لیکونن اھون علی اللہ من الجعل الذی یدھدہ الخرأ بانفہ ان اللہ قد اذھب عنکم عبیۃ الجاھلیۃ وفخرھا بالاٰباء انما ھو مومن تقی او فاجر شقی الناس بنو اٰدم واٰدم خلق من التراب رواہ الترمذی یعنی روایت کی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

(۱) قریش بعضہم لبعض اکفاء بطن ببطن والعرب بعضہم لبعض اکفاء قبیلۃ بقبیلۃ والموالی بعضہم لبعض اکفاء رجل برجل الحاکم من طریق ابن ملیکۃ عن ابن عمر رفعہ بھذا دون قریش وزاد فی اخرہ الا حائك او حجام وفیہ راو لم یسم عن ابن جریج وقد اخرجہ ابن عدی من طریق علی بن عروۃ عن ابن جریج وعلی ضعیف جدا وھو من روایۃ عثمٰن الطرائفی عنہ وھو ضعیف ایضا وله طریق اخری عن ابن عمر اخرجہ ابویعلی وابن عدی وفیہ عمران بن ابی الفضل وھو متفق علی ضعفہ واخرج الدارقطنی من وجہ اخر بلفظ الناس اکفاء قبیلۃ لقبیلۃ وعربی لعربی ومولی لمولی الا حائك او حجام وفیہ محمد بن الفضل وھو ضعیف والبزار من حدیث معاذ رفعہ العرب بعضہم اکفاء لبعض والموالی بعضہم اکفاء لبعض وفی اسنادہ انقطاع ۱۲ **درایہ** واستنکرہ ابوحاتم ۱۲ **بلوغ المرام**

(۲) عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا بنی بیاضۃ انکحوا ابا ھند وانکحوا الیہ وکان حجاما رواہ ابوداؤد والحاکم بسند جید - بنی بیاضہ نام قبیلہ ابا ہند کہ حجام بود یعنی خون گیرندہ از ینجا معلوم مے شود کہ در نکاح کفاءت نسب و صنعت معتبر نیست و بصحت رسیدہ کہ خواہر عبد الرحمن بن عوف ہالہ نام در نکاح بلال بود و عمر رضی اللہ عنہ دختر خود حفصہ را بر سلمان عرض کردہ بود ۱۲ **بلوغ المرام مع حاشیہ**

فرمایا چاہیئے کہ باز رہین لوگ جو فخر کرتے ہین اپنے موئے باپ دادون پر مقرر وے کوئیلے جہنم کے ہین
البتہ ذلیل زیادہ ہین اللہ پر گوہ کے کیڑے سے جو گرید تا ہے گوہ کو اپنی ناک سے بیشک اللہ لیگیا تم سب سے
تکبر جاہلیت کا اور فخر کرنا باپ دادون پر مقرر شان یہ ہے کہ نہین وہ مگر مومن متقی یا فاجر بدبخت سب
لوگ آدم کے بیٹے ہین اور آدم پیدا ہوئے مٹی سے ۔ پس معلوم ہوا کہ فخر کرنا باپ دادون پر نشانی ہے
جہنم کی اور فخر کرنے والا دینداروں کے نزدیک ذلیل ہے جیسے گوہ کا کیڑا ۔ مقام انصاف ہے ذرا انصاف
کرو اور قرآن و حدیث پر ایمان رکھتے ہو اصول و فقہ کو مانتے ہو کہو تو گوہ کے کیڑے جہنمی سے بیٹا بیٹی کو
بیاہنا بھلا یا کسی حرفت والے دیندار سے تحقیق اس مقام کی یون ہے کہ سارے نبیون نے جو حرفت
کو کیا کہ بے منت خلق کے اِن باتون کو خلائق پر کھولین اور کسی سے اُنکی آنکھ نہ دبے آب جو دین مین
خرابی پڑی تو اکثر حرفت کے چھوڑنے ہی سے پڑی کیونکہ جب حرفت اور کسب کو لوگ معیوب سمجھنے لگے
تب کوئی ملا بنا لوگون کو دینی علم سکھا کر پیسا کھانے لگا اور کوئی مال سمیٹنے کی نیت سے واعظ بنا اور کوئی
قاضی و مفتی فرنگی کا بنکر خلاف قرآن و حدیث کے آئین انگریزی پر فتوی دینے لگا اور کسی نے سود و رشوت
کا دروازہ کھولا اور کسی نے چوری و دغابازی پر کمر باندھی الغرض حرفت و ہنر کو چھوڑ کر بہتیرون نے
اپنے دین برباد کئے اور دنیا اختیار کرکے شاد ہوئے ۔

مقاصد الصالحین مین ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لقمہ حلال وہ ہے
جو کسب اور پیشہ مشروع سے بہم پہونچے ۔ جو شخص کہ کسب حلال سے آپ کھائے اور اپنے عیال و
اطفال کو کھلائے اور مخلوق کی محتاجی سے اُنکو بچائے گویا راہ خدا مین جہاد کرتا ہے اور اکثر عبادتون
سے اِسکو افضلیت ہے ایک دن پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص اُسی
راہ سے اپنی دوکان کو کئی مرتبہ آیا گیا کسی نے کہا کہ افسوس اگر یہ شخص اتنی کوشش دین کی راہ مین
کرتا کیا خوب ہوتا آپنے فرمایا کہ یہ نہ کہو اگر یہ شخص اسواسطے یہ سعی کرتا ہے کہ اپنی قوت بازو سے لقمہ حلال
حاصل کرے اور خلق کا دست نگر نہو گویا یہ کوشش اُسکی خدا کی راہ مین ہے اور اگر مراد اِسکی تفاخر اور
توانگری ہے تو شیطان کی راہ مین دوڑتا ہے اگر کوئی مال حلال اِسواسطے پیدا کرے کہ خلق کا محتاج نہو

اور پرورش اپنے عیال واطفال کی کرے اور خدمت والدین اور اعانت دوست وآشنا اور ہمسائے کی بجالائے قیامت کے دن اسکا چہرہ ایسا روشن ہوگا جیسے چودھوین رات کا چاند **ایضاً** موٗمن پیشہ ور کو اللہ تعالیٰ بہت دوست رکھتا ہے ایک مرتبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا کہ عبادت مین مشغول ہے آپنے پوچھا کہ تیرے اولاد بھی کوئی ہے اور تو کچھ پیشہ بھی کرتا ہے وہ بولا کہ مین کچھ پیشہ نہین کرتا میرا ایک بھائی ہے وہ کچھ کسب کرکے پیدا کرتا ہے مجھے بھی روٹی کپڑا دیتا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ تیرا بھائی تجھ سے زیادہ عابد ہے کہ اُسکی روٹی نزدیک اللہ کے تیری عبادت سے بہت افضلیت رکھتی ہے **ایضاً** امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ کسب سے ہاتھ نہ اوٹھاو کہ اللہ تعالیٰ روزی دیتا ہے لیکن آسمان سے چاندی سونا نہین برستا۔

نقل امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ تم اُس شخص کے حق مین کیا کہتے ہو جو مسجد مین نماز پڑھکے دعا مانگے کہ الٰہی مجکو روزی دے امام احمد حنبل رح نے فرمایا کہ وہ احکام شریعت سے جاہل ہے اور اُس حدیث سے آگاہ نہین کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا وند تعالیٰ نے میری روزی نیزے کے سر پر رکھی ہے۔ یعنی جہاد کرنا کافرون کے ساتھ۔ اگر کوئی اعتراض کرے کہ ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اور واسطے مال جمع کرنے کے حکم نہین دیا ہے بلکہ واسطے تسبیح وعبادت کے بہت تاکید فرمائی ہے اس صورت مین کسب کو کیونکر عبادت پر افضلیت ہوسکتی ہے جواب اِسکا یہ ہے کہ جو شخص اپنے عیال واطفال کی پرورش کا مقدور رکھتا ہے اُسکی عبادت بیشک کسب سے افضل ہے اور اگر صاحب مقدور نہو تو اُسکے لیے کسب حلال بہتر ہے اور جو شخص زیادتی مال واسباب کے واسطے کسب کرے اُسکے لیئے کچھ افضلیت نہین ہے بلکہ موجب مواخذہ ہے **فائدہ** سلف مین ایسے لوگ تھے کہ بغیر مانگے دیتے تھے بلکہ لینے والے کا احسان مانتے تھے اور لینے والے بھی بقدر ضرورت لیا کرتے تھے جمع کرنے کے واسطے نہین لیتے اور زائد از حاجت کوئی چیز اپنے پاس نہین رکھتے تھے اُس حالت مین اگر عبادت ہی کرتے اور کسب نہ کرتے تو کچھ مضائقہ نہ تھا بخلاف اِس زمانے کے کہ بغیر مانگے نہین دیتے بلکہ مانگنے پر بھی نہین ملتا اگر کسب نہ کرے تو سوال کی نوبت پہونچے پس اِس عہد مین کسب بہت اولیٰ

اور افضل ہے اور اصلیت تمام عبادت الٰہی کی ذکر الٰہی ہے اور یہ بات کہ سب مین زیادہ تر دلجمعی سے ہو سکتی ہے
مولوی **محمد غوث علی** صاحب جونپوری اپنی کتاب **آئینہ اتفاق** مین لکھتے ہین کہ فرمایا
خدائے تعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ نے اپنی کتاب مستطاب مین اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ الخ
یعنی جو مسلمان ہین سو بھائی ہین پس ملا دو اپنے دو بھائیون کو اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان دیندار
جسقدر ہین سب اپنے برادر اور بھائی ہین ا‌ٰمین کسی طرح کا فرق نہین ہے البتہ اسمین فرق کرنیوالا
ابلیس پُر تلبیس ہے کہ اُسکا کام بلا اسکے بنتا نہین کیونکہ آپسمین جہان کہین ہم اخوت اور برادری
خوب جمی ہے وہان پر شیطان کا زور چل نہین سکتا خیال کرنے کی بات ہے کہ جب ایک بھائی دوسرے
بھائی کی خیرخواہی اپنے اوپر لازم سمجھیگا تو جب کوئی امر خراب شروع ہونے کو ہوگا تو اُسکو روک دیگا
اور اگر تنازع یا تکرار سے کچھ دلون مین آجاویگا تو اُسکو وہ ایک حکمت سے دفع کرکے اصلاح باہین
کردیگا اور اگر یہ محبت نہین ہے تو دوسرے کو کیا غرض ہوگی کہ کسی امر بہتر کو سوچے جیسا کہ ہو رہا ہے کہ
لوگ ایسی شریعت بیضا اور ملت مصفا کے گرد نہین پھٹکتے بلکہ وہ شیطانی امور اور وسائس نفسانی کے
متلاشی ہوکر نام کے مسلمان رہگئے یعنی نام مسلمان اور طریقہ و مذہب صریح برخلاف ہوگیا جیسے نیچر اور
لامذہب۔ یہ باتین کیون زیادہ ہین؟ صرف بوجہ عدم تحقیق اپنے مسائل کے اپنے علمائے دیندار سے
چنانچہ یہ بات کم لوگ سنتے ہونگے کہ بھائی اِس مقدمہ مین کسی عالم کے پاس چلنا چاہیئے جو کہے وہ کرین
کیونکہ مسلمانون پر واجب ہے کہ ایک عالم متدین کو اپنا پیشوا و رہنما گردانین اور ہمہ تن بصورت امکان
استطاعت اُسکے محکوم رہین پھر کیونکر انتظام دین و دنیا پورا ہو جاوے۔ اب بہت لوگ ایسے ہین کہ
صرف اپنی رائے پر بلا تحقیق علما کے اُردو ترجمہ حدیث کا دیکھ کر عامل بالحدیث بنگئے حالانکہ یہ بات ظاہر ہے
کہ ہر کام مین اُستاد کی ضرورت ہے پس اکثر احادیث ایک دوسرے کی ناسخ ہین یا معنی مجاز مراد ہے
جیسے الماء من الماء مین اول معنی پانی کے دوسرے معنی منی کے ہین تو پوچھنا اور تحقیق کرنا ضرور ہے
احتراز لازم ہے چار چیز کو رسول خدا صلعم نے بطور مذمت کے فرمایا ہے مشکوۃ کے باب امر بالمعروف مین ہے
کہ جب تم دیکھو بخیلی کی پیروی اور خواہش نفس کی تابعداری اور دنیا کا اختیار کرنا یعنی دین پر اسقدر خیال نہو

اور ہر راسے والے اپنی ہی راے پسند کرین اور تفسیر احمدی مین ہے کہ قیام دنیا چار چیز سے ہے علما کے علم سے امیر کے عدل سے غنی کی سخاوت سے فقیر کی دعا سے - اسپر توجہ کرنا ضرور ہے سو یہ تمام باتین اخوت سے اور آپس کے اتفاق سے اور حقوق اسلام العموم ادا کرنے سے خودبخود حاصل ہو جاتی ہین اور حقوق خاص اکثر اس سے واقف ہین اور حقوق عام سے کمتر اسکا بیان آگے آتا ہے - واضح ہو کہ زمانہ کی حالت موجودہ مین زیادہ تر فساد اور گناہ نا اتفاقی سے ہے اور اسی باعث سے اخوت اور برادری جیسی چاہیئے بالکل باقی نہین اور برتاؤ اسکا قطعًا جاتا رہا اور حمیت اسلام بڑے لوگون سے کم ظاہر ہوتی ہے سو ضرورت زیادہ اب کس بات کی ہے ؟ وہ اخوت برادری کے اتفاق کی ہے اور برادری سے مراد دینی بھائی کے چند گروہ جداگانہ نہین جیسے صباغ خیاط اور نساج وغیرہ بلکہ مسلمان دیندار متدین ہون حالانکہ یہ امر افسوس پر مبنی ہے کہ حمیت ایک ایک ذات کی یا عتبار تقسیم پیشہ کیجاوے اور باعتبار دینداری اور اسلام کے خیال نہو کہ سب تو بھائی ہین اگر ایسا نہین ہوتا ہے تو کیون غریب مسلمان پابند صوم وصلوۃ دیندار جامہ باف یا خیاط یا کم پیشہ والے بولے جاتے ہین اپر کوئی بات آجاوے تو بڑی ذات (جات) والے بوجہ ریاست یا طمع دنیوی اُنکی امداد کے لیے قریب کیون نہین آتے بلکہ اکثر کہتے ہین کہ انکی مدد کرکے اپنی عزت اور حرمت خراب کرون اور شریفون سے یعنی مالدار ریاست والے کفار سے برا ہون - الغرض برادر اور بھائی بموجب آیت اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ مسلمان ہین اسمین کسیکی ذات پات ریاست کی تخصیص نہین ہے اور شرافت کسی کو نہین جب تک پابند اپنے دین کا نہو جیسا کہ خداے تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ یعنی نزدیک خدا کے بڑا شریف بڑا متقی ہے پس شرافت اسی اندازے سے کم وبیش ہے اب یہ رشتہ اخوت اور برادری کا جبکہ خداوند کریم مالک دوجہان نے خود لگا دیا تو جو شخص توڑیگا ضرور گنہگار ہوگا - مخفی نہو کہ اتفاق ایسی چیز ہے کہ اسے کوئی برا نہین کہ سکتا ہے بلکہ جہان جس قوم مین یہ نہین ہے تو بجز بربادی کے دوسری بات نہین جیسا کہ ہم لوگون مین خاصکر ہند مین اتفاق اور ہمدردی کم ہے تو کیسی حالت مین ہماری راحت کا سامان گم ہے کہ بجز اضطرابی اور محرومی کے کوئی صورت نظر نہین آتی حق سبحانہ تعالیٰ اس اتفاق کی

تائید اور تاکید مین یون ارشاد فرماتا ہے وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا یعنی مضبوط پکڑو رسی اللہ کی سب ملکر اور ہرگز نہ متفرق ہو بلکہ سب ایماندار آپسمین اتحاد اور اتفاق رکھین چنانچہ شان نزول اس آیت کا یہ ہے کہ قوم یہودی سے دو گروہ[1] اوس اور خزرج مسلمان ہوئے الخ

واضح رہے کہ قوم بہت سے شخصون کے مجموعہ کو کہتے ہین یا یون کہا جاوے کہ قوم ایک گروہ کا نام ہے جسمین مختلف الطبائع بنی آدم پائے جاتے ہین۔ لفظ قوم کا اطلاق عموماً لیکن مخصوص البعض خلقت انسان پر زیبا ہے اور یہ امر مسلم الثبوت بالاتفاق ہے کہ قدرت کاملہ نے انسان کو مدنی الطبع پیدا کیا ہے انسان ایک دوسرے کی اعانت کا ایسے ہی محتاج ہے جیسے جسم کا ایک عضو دوسرے عضو کا محتاج ہے پھر اُس قوم کی تہذیب کیا ہے؟ اُس قوم کے عورت و مرد اور لڑکے اور بچے جس سے وہ قوم مرکب ہے اُنکی اپنی ذاتی ترقی کا نام اُس قوم کی شائستگی ہے کسی قوم کے ہر ایک شخص کی محنت دلسوزی دلیری اور ایمانداری کے مجموعہ کو اُس قوم کی ترقی اور اسی طرح ہر ایک شخص کی کاہلی خود غرضی اور بد چلنی کے مجموعہ کو اُس قوم کی تنزلی کہتے ہین۔ قومی ترقی دو نوع پر ہے اول اخلاقی ترقی اُس حالت کا نام ہے کہ قوم مین کثرت سے علمی خیالات کا رواج اور نشو و نما پایا جاوے۔ دوم تمدنی ترقی اُس ضروری ذریعہ کا نام ہے جس سے طرز معاشرت عنوان معیشت دنیاوی فواید اور انسانی ہستی کی ضروریات کا تعلق ہو۔

اول منطق کے نزدیک انسان و حیوان مین ناطق کی قید ما بہ الامتیاز ہے اور ناطق کے معنی اُنکی اصطلاح مین کلام کرنیوالے کے نہین ہین بلکہ ناطق سے یہ غرض ہے کہ جو ادراک کلیات کرسکے اور جسمین قوت متفکرہ ہو یعنی نظریات مین غور کرکے اُنسے نتایج عقلی پیدا کرے مثلاً شکر اور سرکہ کو ایک حیثیت خاص سے ترکیب دینے سے سکنجبین بنتی ہے پس جس قوت کا کام دو یا زیادہ چیزون کو ترکیب دیکر اُس سے ایک شے ثالث یا نئی پیدا کر لینا ہے اُسیکا نام قوت مدرکہ یا متفکرہ ہے اور وہی حیوان ناطق اور حیوان مطلق مین ممیز و فارق ہے۔

اِس بات کا ہر انسان کو خواہ وہ عاقل ہو یا جاہل دعوی ہے کہ ہم اشرف المخلوقات ہین مگر سوا اسے

(۱) انمین دونون گروہ کا لقب انصار ہے ۱۲ غزوات نبویہ جلد اول

انسان عاقل کے جاہل اس بات کا ذرا بھی خیال نہین کرتا کہ ہم مین اور حیوان مطلق مین ظاہری و باطنی کیا فرق ہے۔ غور کرنے سے یہ امر آئینہ دل پر منقش ہو سکتا ہے کہ خالق برحق نے حیوانات کو اپنے اپنے انداز سے موافق خوبصورت و موزون بنایا ہے جو قدرتی سامان انسان کے آرام کے لیے بہم پہونچانے وہی سامان حیوان مطلق کی آرام کو موجود کر دیے بلکہ دو چار باتون مین اُنکے لیے قدرتی حفاظتین زیادہ ہین مثلاً حیوانون کے جسم پر قدرتی پوست عطا فرمایا جو انسان کی پوشاک کی طرح اُنکو بھی کام دیتا ہے اگر زبان کی گویائی پر لحاظ کیا جاوے تو بعض جانورون کی میٹھی میٹھی بولی سامعین کا دل لُبھاتی ہے اور اگر خوبصورتی پر غور کیا جاوے تو بعض جانور اپنے حسن و خوبی مین بے نظیر ہین اگر قوت جسمانی پر زور دیا جاوے تو اکثر جانور انسان سے بدرجہا قوی نکلینگے مگر اب ایک فرق جو سب سے بڑا ہے اُسپر انسان جاہل ذرا خیال نہین دوڑاتا اور اپنے ہی شرافت پر ناز کرتا ہے وہ فرق یہ ہے کہ انسان کو جو عقل عطا کی گئی ہے وہ حیوانون کی عقل سے بدرجہا افضل ہے مگر تاہم انسان اگر اپنے آئینہ عقل کو علم کی قلعی سے جلا نہ دے تو وہ بلحاظ اپنی عقل کے دعوی شرافت کرنے کا مُنھ نہین رکھتا پس یہ ضروری ہے کہ اگر انسان اشرف المخلوقات بننے کا دعوی کرے تو پہلے علم کے ذریعہ سے اپنی قدرتی عقل سے کام لینے کی قوت پیدا کرے ورنہ وہی بات ہے سے جامۂ انسان پہنکر کی نہ گر مطلب کی بات * فخر کا پھر کیا سبب ٹھہرے میانِ کائنات *

قاعدہ ہے کہ ہر چیز کا ابتدائی زمانہ قابل درستی ہوا کرتا ہے اور جب روز بروز اُسکی اصلاح ہوتی جاتی ہے تو آخر کو وہی چیز ایک عمدہ حالت پر قایم ہو جاتی ہے اسی طرح انسان کا حال ہے کہ ابتدا اُسکی عقل و فہم اُس درجہ پر قرار پا سکتی ہے جو درجہ بعد تحصیل علم و تجربہ حاصل ہوتا ہے اگر ماضی حال سے مقابلہ کیا جاوے تو انسان کے طریقون تجربون اور کامون مین بڑا فرق نظر آویگا اگر صنعتی کامون کی طرف دیکھا جاوے تو ہزار ہا چیزین اب ایسی موجود ہین جو آگے خواب مین بھی نہ تھین۔ کسی تاریخ سے یہ بات پایۂ ثبوت کو نہین پہونچتی کہ زمانہ پیشین مین مسافرون کی آسانی و آرام کے واسطے سواریون کا وہ انتظام تھا جیسا اب ہے اگر موجدانِ انجن اپنی دانائی کو آسایش خلق کے لیے صرف نہ کرتے تو نہ اُنکی صنعت کی تعریف ہوتی نہ رفاہ عام کی صورت قائم ہوتی اسی طرح پوشاک و لباس اور خورد و نوش کے طریقون کی اصلاح

روز بروز ہوتے ہوتے ایک عمدہ حالت پر قائم ہوگئی جسکی وجہ سے انسان جملہ مخلوقات پر فوق لگیا۔ جو آگے بیحیائی کا جامہ پہنے ہوئے ننگے پھرا کرتے تھے اب اُنھین کی اولادین پوشاک نفیس بنا بنا کے اپنے جسم کو ڈھانکتی اور رمزتین کرتی ہین جو لوگ درخت کے پتون پر لکھتے تھے اب اُنھین کے بھجنس عمدہ عمدہ کاغذون پر لکھتے پڑھتے ہین اسی طرح مشتی از خروارے اَور باتون پر غور کرنا چاہیئے۔ جب یہ بات پایۂ ثبوت کو پہونچ چکی کہ ہر چیز کی اصلاح انسان کی کوشش اور عقل پر موقوف ہے تو لازم آیا کہ ہر شخص اپنے ذاتی نقص کی اصلاح مین ہمیشہ متوجہ رہے کہ رفتہ رفتہ وہ بھی ایک دن دنیا کی نظر مین قابل تعظیم وتعریف ہوجاوے۔ انسان کے ذاتی نقوص کی طرف اگر غور کیا جاوے تو بہت سی باتین نکلینگی جنکی اصلاح مقدم تر ہے مثلاً جہالت کاہلی بیخبری اور خودسری وغیرہ۔ یہی نقوص شرافت انسانی پر خاک ڈالنے والے ہین۔ انسان اگر اپنے نقصون کو درست کرنا چاہے تو تحصیل علم کی کوشش کرے جس سے قوت ادراک ومعلومات پیدا ہو اور حسن وقبح کا مرتبہ پہچان سکے۔ جن لوگون کا دامن دولت علم سے مالامال ہے اُنکو دنیا کے نشیب وفراز دکھائی دیتے ہین اور وہی قابل اسکے ہین کہ شریف سمجھے جاوین اَور جو انسان اپنے نقصون کی اصلاح سے غافل تر ہین وہ حیوانون سے بھی ذلیل تر ین ہین جنکو مثل انسان کے قدرتی عقل نہین عطا کی گئی۔ گو انسان جاہل ہو اپنے کو حیوانات سے بہتر ہی تصور کرنے کی ضد کرتا ہے مگر یہ بات انصاف سے کوسون دور ہے کیونکہ انسان بے علم حیوانون سے بھی بدتر ہے چونکہ علم پر ہر شئے کی معلومات کا دار ومدار ہے اسلیے جو اس سے ناواقف ہو اُسکا اشرف المخلوقات مین کب شمار ہے دیکھنا چاہیئے کہ اکثر پالو جانور انسان کی تعلیم سے اپنی حیوانی خاصیت چھوڑ کر انسانون کے ساتھ رہتے ہین اور شب وروز اطاعت کا دم بھرتے ہین بلکہ وحشی جانور مثل چیتا وریچھ وغیرہ بھی انسان کے قابو مین آکر اپنی خوفناک عادتون کو بالکل بھول جاتے ہین۔ المختصر انسان اپنے علم وعقل کے ذریعہ سے ان وحشی جانورون وغیرہ پر قابو پاتا ہے اور انھین وجہون سے اشرف المخلوقات کہلاتا ہے اگر انسان اپنی عقل سے کام لینا چاہتا ہے تو ضرور ہے کہ تحصیل علم سے غافل نہو ورنہ اُسکی موجودہ عقل ایک مذبذب حالت مین پڑی رہیگی۔

انسان اشرف المخلوقات کیونکر ہوسکتا ہے؟ ذات انسان بھی قابل غور ہے نام کو تضعیف البنیان
اور صورت مین ہڈیون کا ایک ڈھانچہ ہے مگر وہ وہ کام کئے کہ زمینی مخلوقات بجاے خود رہی
عالم بالا کے فرشتے بھی متحیر ہو گئے خشکی پر نظر کرو تو اُسکے کمالات جلوہ آرا ہین تری پر دھیان کرو تو اُسکے
عجائبات بصارت افزا ہین ڈیڑھ گز کے قد و قامت پر عمارتین ایسی بلند بنائین کہ گویا وہ آسمان سے
باتین کرتی ہین اونچے اونچے اور دشوار گزار پہاڑون کو ایسا دیکھا بھالا کہ اُنکے نقشے بالشت بھر کاغذ
پر اُتار لیے۔ زمین کے اندرونی حالات کی یہانتک جانچ کی کہ سونے چاندی کی کانون کے مُنھ کھولدیے
زلزلہ کے وجوہات اور شعلہ فشان زمینون کے اسباب ایسے دریافت کیے کہ حد کر دی گہرے گہرے
اور ناپیداکنار سمندرون کو مساحت کی جریب مین پرولیا پانی پر جہاز چلا کر یورپ و عجم کے قلابے
ملا دیے اور اُس سے بھی بڑھکر اپنے اوپر کی نیلی نیلی چنبرین سقف بے ستون پر نظر دوڑائی آسمانون کی
حقیقت ستارون کی گردش اور چاند و سورج کے گرہنون پر متوجہ ہوئے خلق اللہ کو ستارون کی
سعادت و نحوست کے اثرون سے بچایا اور کاشتکارون کو زمین کے جوتنے اور بونے مین شمس و قمر کی
وہمی تاثیرون سے امن دلایا غرضکہ جہان جہان اُسکی نظر پہونچی اور جو کچھ اُسکے وہم و خیال مین تخیل ہوا
زمین سے آسمان تک اور سمک سے سماک تک کسی پر راے دینے اور اُسکا حال دریافت کرنے مین
اُسنے ذرا کوتاہی اور پہلو تہی نہین کی فی الحقیقت یہ سب باتین ایسی ہین کہ انسان کے انتہا درجہ کے
افتخار اور اعزاز پر دلالت کرتی ہین۔ کیون نہو بجز انسان کے اور کسی بنی نوع مخلوق کی وہان تک
رسائی نہین پھر ایجاد و اختراع کا کیا ذکر ہے مگر باایں ہمہ جب اُسکی ہستی پر غور کیا جاتا ہے کہ ایک قطرۂ ناپاک
سے پیدا ہوا اور نو مہینے تک ناف کی راہ خون کھا کھا کر یہ نشو و نما حاصل کیا تب اُسکی یہ تمام بلند پروازیان
ہیچ معلوم ہوتی ہین اور انجام اُسکا تو سب سے حوصلہ کو بھی توڑتا ہے کہ مرنے کے بعد ایسا انیسا
بے بتے سفر اختیار کرتا ہے کہ اُسکے آنے کی امید نہین ہوتی امید تو کیا بلکہ یہ بھی نہین معلوم ہوتا کہ کدھر
گیا اور کیا ہو گیا گویا ایک وجود بے بود اور ہستی بے نمود تھا پس جس حال مین کہ انسان کا آغاز ایسا بیہودہ
اور انجام حیرت کا بھرا ہو تو حیف ہے اُس شخص پر جو اس چند روزہ زندگی پر گھمنڈ کرے اور اپنی اصلیت کو

بھولکر اور اپنے انجام سے غافل ہوکر برخلاف منشاے پروردگار بُرے کاموں کو اختیار کرے اور نیکیوں کے حاصل کرنے سے محروم رہے اور بہت خوش قسمت ہے وہ شخص جسنے اپنی اصلیت اور حقیقت کو پہچانا اور اپنے انجام سے واقف ہوکر یاد الٰہی مین مشغول ہوا۔ معاد کی بہتری کو معاش کی مصلحت پر مقدم سمجھا نفس پروری اور خویشتن داری کو ترک کیا بیجا خواہشون اور ناروا ارادون سے باز آیا۔ اور واقعی اگر یہ خصائل انسان مین نہون تو پھر اُسمین اور دیگر حیوانات مین کیا فرق ہے ؟ اشرف المخلوقات جو انسان کی عزت اور امتیاز کا باعث ہے وہ صرف شرافت کے حاصل کرنے اور رزالت کے ترک کرنے سے ہے ورنہ ہاتھ پاؤن ناک کان وغیرہ اعضا جیسے آدمی کے ہین من حیث الوجوہ ویسے ہی حیوانون کے بھی ہین کھانے پینے اور دیگر حوائج نفسانی کے جیسے وہ خواہشمند ہین ویسے ہی حیوان بھی ہین ؎ آدمی را شرف باید درسخن ٭ ورنہ جان در کالبد دارد حمار ٭ علاوہ ازین جب تک انسان بے بنیان شرف کامون کو دل سے نہین کرتا وہ نہین جانتا کہ مین مخلوقات مین کیونکر اشرف قرار پایا اور اشرف کہلایا جیسے بہائم کھانے پینے کا طریقہ اختیار کرتے ہین اسی طرح افعال ناقصہ کے مرتکب انسان قدم دھرتے ہین وہ نہین جانتے کہ لطائفات مین کیا کیا لذائذ ہین وہ نہین دیکھ سکتے جو اُنکو دیکھنا چاہیئے۔

اکثر دیکھا گیا ہے کہ جُہلا خود پسندی سے فخریہ کہا کرتے ہین " ہم شریف ہین کچھ رذیل نہین اور ہمارے آبا و اجداد بڑے ہی معزز و ممتاز اور امیر کبیر و ذی رتبہ تھے اکثر رؤسا و حکام اور امرا وغیرہ باعزاز و اکرام پیش آتے تھے اور تعظیم و تکریم سے بٹھاتے تھے ہم اُنھین کے بیٹے اور پوتے ہین اب افلاس سے کچھ ہماری نقد شرافت مین بٹہ نہین لگ گیا " الغرض اُنھین ہر وقت شرافت عارضی و اضافی پر غرور و گھمنڈ رہتا ہے اور اگر بنظر تامل اُنکے اطوار و اوضاع دیکھے جاوین تو جہالت اور بے ہنری کے علاوہ شب و روز افعال شنیعہ و امور ممنوعہ کے مرتکب رہتے ہین چوری قمار بازی فریب دغا اور بدکاری وغیرہ کو اپنا شعار افتخار جانتے ہین اُنکے آبا و اجداد کو بھی بوجہ ناعاقبت اندیشی یا یہ کہ جہالت کے باعث کبھی فراغت و فلاح کی حالت مین یہ خیال نہوا کہ اپنی اولاد کو علم و ہنر سکھاوین جو آیندہ اُنکی رفاہیت کا باعث ہو اور عسرت و مصائب مین کام آوے ملکہ ہمیشہ خام خیالی سے خیالی پلاؤ پکاتے رہے اور یہی تصور کرتے رہے

کہ لکھا پڑھا کر یا علوم وفنون سکھا کر کیا کرین ہماری اِس قدر دولت وجائداد کثیرہ ہماری اولاد کو تو کیا
اُنکی کئی پشتون کو کافی ہوگی اب دیکھنا چاہیے کہ جب سلف کا یہ حال ہے تو خلف کا کیا ذکر۔ عالم
طفلی ونادانی مین کم فہمی سے انھین اسقدر کہان خیال کہ اپنے ہی شوق سے اوقات عزیز وگران بہا
کو کسب علوم وفنون مین صرف کرین صحبت بد سے محترز رہین لہو ولعب مین کسی وقت مصروف
نہون القصہ اکثر انجام یہی ہوتا ہے کہ صاحبزادے محض جاہل کندۂ ناتراش رہجاتے ہین جب بعد وفات
اپنے والدین کے بالکل خود مختار ہوئے تب اپنی جہالت اور صحبت بد کے سبب تھوڑے ہی مدت مین وہ
کُل دولت اسراف بیجا مین صرف ہوجاتی ہے آخر کو قرض کی نوبت پہونچتی ہے اُدھر جب وعدہ پر روپیہ
نہ پہونچا تب مقدمہ دائر عدالت ہوکر جائداد کے نیلام کی نوبت پہونچی اُسوقت اُنکا بالکل اعتبار
جاتا رہا کوئی قرضہ تک نہین دیتا یا اور اسباب سے اُنکو یہ دن دیکھنا پڑا۔ ایسے نازک وقت مین
اُنکے پاس منجملہ ترکۂ والدین دولت متبرکہ شرافت جو اُنکے زعم باطل مین ہر بلیات وآفات سے محفوظ
رہتی ہے باقی رہجاتی ہے اور وہ فاقہ کشی سے تنگ ہوکر رفیق قدیم یعنی دولت پارینہ شرافت کو
بغل مین لیے ہوئے دربدر گدائی کرتے پھرتے ہین یا چوری ودغابازی اور فریب کاری کرکے اپنی
زندگی کے دن بھرتے ہین کوئی یہ بھی نہین پوچھتا کہ تم کون ہو۔ وہ شرافت پارینہ جو اُنکے زعم باطل مین
گنج قارون سے بھی قیمت مین بڑھکر ہے عقلا کی نگاہون مین ایک کوڑی کو بھی نہین جانچی جاتی۔ سچ
یا رہین تو درکنار اگر وہ اُسکے ہبہ کرنے پر آمادہ ہوتے ہین تو کوئی احمق بھی اُسکو قبول نہین کرتا اور اگر وہ
اپنی شرافت کو کسی کی رذالت سے تبادلہ کرنے پر مستعد ہوتے ہین اور بدلائی بھی دیتے ہین تو
اپنی رذالت کو اُنکی شرافت سے بدلنے پر راضی نہین ہوتا اور نہ اُنکا سا شریف بننا چاہتا ہے مگر تاہم یاد رہے

۵ شریف گر متضعف بود خیال مبند × کہ پایگاہ بلندش ضعیف خواہد بود × در آستانۂ سیمین بمیخ
زر بزند × گمان مبر کہ جہودی شریف خواہد بود ×

جاننا چاہیے کہ شرافت ایک جوہر ہے جو انسان کو تحصیل علوم وفنون اور دیانتداری وامانت
وراستی وخوش معاملگی ونیک خوئی وخندہ روئی وغیرہ اوصاف حمیدہ وکردار پسندیدہ سے حاصل ہوتا ہے

اور اسی سے انسان اشرف المخلوقات کہلاتا ہے اور یہ بات تو عقلاً و نقلاً بخوبی ثابت ہوسکتی ہے
کہ خصوصاً علم وہنر اور دیانت وامانت وغیرہ دولت شرافت کے جزو اعظم ہین جب تائید ایزدی اور توفیق
لم یزلی سے اسی ایک روش پر چند پشتین برابر گذرین تو اُسی خاندان کے لوگ عالی نسب والاحسب
کہلاتے ہین ورنہ کل انسان شریف ہون یا رذیل ایک آدم کی نسل واولاد ہین پس مناسب نہین ہے
کہ آبائی اعزاز وافتخار پر مغرور ہون بلکہ بذات خود علوم وفنون حاصل کر کے فضل وکمال اور لیاقت
واہلیت پیدا کرنا چاہیئے بزرگون کا اعزاز وافتخار اور نام ونشان کچھ کام نہ آئیگا۔ حضرت نوح کی
بی بی اور بیٹے اور حضرت لوط کی بی بی کا ماجرا مشہور ہے کہ صحبت بد جاہلون اور گمراہون مین بیٹھکر گمراہ
ہوگئے اور طوفان(۱) مین سب کافرون کے ساتھ ہلاک ہوگئے آبائی شرافت کچھ کام نہ آئی غرض کہ ہر شخص خود
ہی محنت ومشقت کر کے دولت علوم وفنون سے بہرہ یاب ہو جس سے اُسکی قدر ومنزلت ہو اور ہمیشہ
نیکنام رہے۔

دولت اور مرتبت کو شرافت سے ذرا بھی تعلق نہین ہے غریب آدمی بھی شریف ہوتا ہے دینی طبیعت
اور روزانہ برتاؤ مین وہ ایماندار خلیق پرہیزگار رحمت ور اور عزت دار ہوسکتا ہے۔ وہ غریب جسکی نیک خصلت
ہو اُس امیر سے جسکی خصلت بد ہو بہت بہتر ہے۔ بیشک وہ مفلس جسکا دل غنی ہے اُس غنی سے کہین
بڑھکر جسکا دل مفلس ہے۔ اگرچہ غریب کچھ نہین رکھتا مگر اُسکے پاس سب کچھ ہے اور تونگر کے پاس سب کچھ
ہے مگر کچھ نہین۔ اُسکو امیدین ہین اور خوف نہین اُسکو صرف خوف ہے اور امیدین مطلق نہین۔ جس
شخص کی سب چیزین تو گم ہوجاوین لیکن دلیری بشاشت امید اور ذاتی وقار ویسے ہی باقی رہے
تو اگرچہ اُسکے پاس کچھ نہین لیکن سب کچھ ہے اور وہ فی الحقیقت ایک بڑا مالدار ہے ایسے شخص کی دنیا
عزت کریگی اور اُسکی طبیعت دنیا کے بھاری افکار پر ہمیشہ غالب رہیگی اور وہ ہمیشہ بے فکر اور سرخرو رہیگا

(۱) دنیا مین چار طوفانون کا وقوع ازمنہ مختلفہ مین ہوا ہے اول طوفان آب حضرت نوح علیہ السلام کی قوم پر دوم طوفان باد حضرت ہود علیہ السلام کی قوم پر سوم طوفان آتش حضرت لوط علیہ السلام کی قوم پر چہارم طوفان خاک حضرت صالح علیہ السلام کی قوم پر یہاں فقط طوفان کی رعایت سے حضرت نوح اور حضرت لوط علیہما السلام کی بی بی وغیرہ کا واقعہ ایک ہی جملہ مین بیان کیا گیا ہے ۱۲ مؤلف عفی عنہ

غریب سے غریب اور محتاج سے محتاج آدمی مین بھی اعلیٰ درجہ کی شرافت بہادری اور نیک چلنی وغیرہ ہونا محال نہین ہے - ہمت شرافت دلیری اور رحمدلی ایک ساتھ رہتی ہے دلیر ہمیشہ معاف کرنے کو تیار رہتا ہے یہ سخی ہوتا ہے یہ کبھی ظالم نہین ہوسکتا - بہادر آدمی فیاض جفاکش اور ہمیشہ مہربان اور خطا بخش ہوتا ہے -

شریفون کا امتحان بیسیون طرح سے ہوسکتا ہے ایک طریقہ یہ ہے کہ دیکھا جاوے وہ اپنے اختیارات کو اپنے محکومون پر کیسے صرف کرتا ہے - عورتون اور بچون کا اُسکو کیسا خیال ہے اگر وہ افسر ہے تو اپنے ماتحتون سے کیسا برتاؤ رکھتا ہے اگر وہ ماسٹر ہے تو اپنے شاگردون سے کس طرح پیش آتا ہے اِن حالتون مین اگر انسان عقل تمیز عفو رحم صبر اور تحمل کے ساتھ کام کرے تو بیشک شریف ہے - وہ جو اُنکو ستاتا ہے جو اُسکے مقابلہ کے نہین شریف نہین ہے - وہ جو کمزورون اور بیکسون پر ظلم کرتا ہے بزدل ہے ہرگز جوانمرد اور دلیر نہین - قلب و دل کی قوت سے راستبازون کے چال وچلن مین شرافت آجاتی ہے پس اسکے استعمال مین نہایت احتیاط مناسب ہے کیونکہ ایک مصنف کا قول ہے کہ دیو کیسی طاقت رکھنی عمدہ بات ہے مگر دیو کی طرح اُسکا استعمال کرنا ظلم و تعصب اور قہر و جبر ہے - انسان کا اہل مروت وحلیم الطبیعت ہونا شرافت کی نشانی ہے - شرافت کے جانچنے کے لیے نرم دلی ایک بہت عمدہ اور صحیح کسوٹی ہے - اعلیٰ ادنیٰ اور برابر والون کی عزت وحرمت کا لحاظ رکھنا شریف کا شیوہ ہے - چاہے اُسکا نقصان ہوجاوے مگر وہ دوسرون کا نقصان کرکے یا کرا کے ہرگز اپنے فائدہ کی نیت نہ کریگا - وہ اپنی ذاتی تکلیف گوارا کرسکتا ہے مگر دوسرون کی تکلیف نہین دیکھ سکتا اُنکو ستاتا کو کیا وہ اپنی دولت طاقت علم چلن اور اختیار پر غرور و فخر نہین کرتا - وہ کسی پر اپنا احسان نہین جتاتا - وہ نیکی اور رعایت کی راہ سے کسی پر اپنا احسان نہین جتاتا اور نہ کرتا ہے - وہ جانورون پر بھی مہربانی رکھتا ہے وہ اپنی کامیابی سے نہ تو بہت زیادہ پھول اُٹھتا ہے نہ ناکامی سے انحد درجہ رنجیدہ ہوتا ہے - وہ اپنی رائے کو جبراً دوسرون سے قبول نہین کراتا مگر جب ضرورت پڑتی ہے تو اپنی رائے آزادانہ ظاہر کردیتا ہے - وہ جب کوئی کام کرتا یا کچھ کہنا چاہتا ہے تو پہلے اپنے کانشنس سے پوچھ لیتا ہے - وہ ترش روئی و بدمزاجی اور بداخلاقی و افعالی سے گریزان

رہتا ہے۔ وہ اپنی خوراک و پوشاک اور ساز و سامان پر خراماں نہیں ہوتا۔ وہ اپنی ہیئت و لیاقت اور امارت پر تبختر نہیں کرتا۔ وہ اپنی جائداد و دولت اور حکومت و عمارت پر تکبر نہیں کرتا۔ وہ دلشکن و دلخراش باتیں کرنے کا عادی نہیں ہوتا۔ وہ دوسرے کی برائی کا ساتھی نہیں ہوتا۔ شیرین سخنی اسکا شیوہ ہے نیک چلنی اسکا طریقہ ہے۔ وہ خوش سلیقہ ہوتا ہے وہ کاہل نہیں ہوتا۔ وہ کفایت شعار ہوتا ہے وہ مسرف نہیں ہوتا۔ وہ خلیق و ایماندار ہوتا ہے۔ وہ سخی ہمت ور اور پرہیز گار ہوتا ہے۔ وہ اپنی زندگی نیک کامون مین عمدہ طور سے بسر کرتا ہے۔ وہ کبھی دنیا کی مرغوب اور للچانیوالی چیزون کے قبضہ مین نہین آتا۔ وہ اپنی خواہشون کو دنیوی لذائذ کی طرف متوجہ نہین کرتا۔ وہ اپنے نفس پر غالب رہتا ہے۔ وہ اپنے خیالات کو حد اعتدال پر قائم رکھتا ہے اور بغیر سوچے سمجھے کوئی کام شروع نہین کرتا۔ وہ عالی حوصلہ ہوتا ہے اُس سے کوئی ایسا فعل سرزد نہین ہوتا جو خلاف شان تہذیب ہو۔ وہ خود رائے خودپسند اور خود غرض نہین ہوتا وہ بیفائدہ مغموم و افسردہ نہین ہوتا۔ وہ اعلیٰ ادنیٰ اور مساوی اشخاص سے بعنوان شائستہ ملتا ہے اور بسلوک پیش آتا ہے۔ وہ مہربان اور خاطردار ہوتا ہے۔ وہ دوسرون کی راے کا واجب لحاظ رکھتا ہے۔ وہ دوسرون کے خیالات اور رایون کی پوری قدر کرتا ہے۔ وہ نہایت سنجیدگی اور صبر و تحمل کے ساتھ دوسرون کے اصول و آئین مانتا ہے۔ وہ نا ملائم اور فحش و بیہودہ الفاظ اپنی زبان سے نہین نکالتا۔ وہ پست حوصلہ اور سنگدل نہین ہوتا۔ وہ مفید خلائق ہوتا ہے۔ وہ کوتہ اندیش نہین ہوتا۔ وہ اپنی اوقات کو ضائع نہین کرتا۔ وہ وقت کی پوری قدر کرتا ہے اور اسکو اچھی طرح استعمال کرتا ہے۔ وہ ہمیشہ مفید کامون مین مشغول رہتا ہے۔ وہ وقت پر کام کرنے کا عادی ہوتا ہے اور وقت کا لحاظ رکھتا ہے۔ وہ جھوٹا معاہدہ نہین کرتا۔ وہ فریبی اور دغاباز نہین ہوتا۔ وہ صبر سے مصائب کا مقابلہ کرتا ہے اور وہ سچائی کے ذریعہ سے قدم ڈگانے والے زور آور جھوٹھ پر فتح حاصل کرتا ہے۔ وہ اپنی مصیبتون کا تصور بھی نہین کرتا۔ وہ بشاش اور زندہ دل رہتا ہے۔ وہ لالچی نہین ہوتا۔ وہ عیاشی بے پروائی اور کاہلی سے متنفر رہتا ہے۔ وہ منصف فیاض دوربین اور عاقبت اندیش ہوتا ہے۔ وہ ہمیشہ لوگون کو عمدہ نمونہ دکھلاتا ہے۔ وہ ہمیشہ ایسے خیالون کو دل مین جگہ دیتا ہے

جو فائدہ مند ہوں - وہ ہمیشہ ایسے لفظ بولتا ہے جو بکار آمد ہوں - وہ ہمیشہ ایسے کام کرتا ہے جسکو دیکھ کر لوگ نصیحت پکڑیں - وہ کسی سے بغض و کینہ نہیں رکھتا اور حسد نہیں کرتا - علی ہذا القیاس وہ صفات سعیدہ اور خصائلِ حمیدہ کا مرتکب اور افعال ذمیمہ اور اقوال ناشائستہ سے متنفر رہتا ہے - شریف وہ ہے جو مصیبت و افلاس میں بھی شریف بنا رہے ع گر بہ پستی برسی پست نگردی مردے - اور جو جماعت کے سب مرتبہ و حالت میں ایک قوت خیال کیا جاوے اور جو ضرورت اور خطرہ کے وقت بھی شریف بنا رہے - شریف وہ ہے جو کھرا و نیک ہے اور ہمیشہ سچ بولتا ہے اور اُسکے نیک اطوار و اوضاع ظاہرا طور و طریقہ سے نہیں پہچانے جاتے بلکہ اخلاق سے - اُسکو ہمیشہ اپنی عزت کا خیال رہتا ہے - وہ اپنی نیک چلنی کی قدر اِس نیت سے نہیں کرتا کہ غیر لوگ اُسے دیکھیں بلکہ اِس خیال سے کہ اُسکا ضمیر کوئی بات ناپسند نہ کرے جیسی وہ اپنی قدر کرتا ہے ویسے ہی دوسروں کی عزت کا بھی اُسے خیال رہتا ہے اور جمیع انسان اُسکی نگاہوں میں قابل تعظیم و تکریم معلوم ہوتے ہیں - وہ نہایت احتیاط کے ساتھ کمینہ کاموں سے پرہیز کرتا ہے تا کہ اُس سے کوئی کمینہ کام ہو نہیں سکتا - اُسکو اپنے ہر قول و فعل میں دیانت داری کا لحاظ رہتا ہے - وہ حیلہ حوالہ نہیں کرتا بلکہ سچا اور ایماندار رہتا ہے سچائی اُسکا قانون ہے جب وہ کہتا ہے ہاں تو وہی ہاں اُسکا قانون ہے اور جب وہ کہتا ہے نہیں تو وہی نہیں اُسکا قانون ہے - ایسے آدمی کو کوئی رشوت بھی نہیں دلسکتا باوجودیکہ وہ خود رشوت لینے سے پرہیز کرتا ہے صرف کمینہ خصلت کے لوگ اپنے کو اُسکے ہاتھ فروخت کرتے ہیں جنکا انکی بے ایمانی سے مطلب نکلتا ہے - شریف میں اعلی صفت یہ ہوتی ہے کہ وہ سچا ہوتا ہے اور وہ جانتا ہے کہ سچائی ہمارے وجود کی سرتاج اور کل انسانی کاروبار میں راستی کی روح ہے - ایک مصنف نے شریف کی بہت اچھی تعریف لکھی ہے وہ کہتا ہے کہ جو بدکاریوں سے پاک - کاروبار میں منصف - بات کا پکا - ماتحتوں پر مہربان مستقل مزاج محنتی - اور بڑے کاموں میں ہمیشہ دلیری سے مستعد ہو وہی شریف ہے - خدا کرے ہمارے ملک کے معززین ان تعریفوں کے مصداق بنیں آمین ثم آمین ع بر رسولاں بلاغ باشد و بس *

ضمیمہ

رسالۂ

شرافت

من تالیفات منشی نادر حسین عزیز بلگرامی عاملہ اللہ بلطفہ السامی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہے شرف انسان کو بیشک علم سے
پھر شرافت ہے وقار و حلم سے

گر نہو یہ آ جسب ہو یا نسب
حرمت مادر پدر ضائع ہے سب

کئی طرح سے جہان مین غرور ہوتا ہے
نسب کا ایک غرور اور ایک دولت کا
غرور ایک ہے دانست کا زمانے مین
کسی مین ایک جو انمین سے ہو تو ہے معیوب

اگرچہ مین نہین واقف یہ ہے سنا واللہ
غرور ایک جوانی کا ہے خدا کی پناہ
غرور ایک عبادت کا ہے معاذ اللہ
جو سب ہون ایک مین اُسکی نجات کی کیا راہ

نہین نسب کا تکبر کسی طرح زیبا
کہ اس بیان پہ احادیث مصطفی ہین گواہ

اگر نجیب ہے تو یہ غرور کیسا ہے
نجیب ہے وہی جو ہوگا صالح المیلاد
ہمیشہ اُسکو نظر اپنی خاکساری پر
یہ وصف جسمین نہین بیگمان نجیب نہین
نجیب دونون طرف سے تھے انبیا و رسل
نہ آیا دامن ہمت پہ تنگ عجب کا داغ

ہمیشہ مانگتے ہین سب شریف اس سے پناہ
نہ اُسمین بغض نہ کینہ نہ عجب نہ اکراہ
سخا وجود مین مصروف ہوگا شام و پگاہ
اگرچہ بات کا اپنے کرے ہزار نباہ
ائمہ جتنے ہوئے سب شریف تھے واللہ
ہے صاف کلمۂ الفقر فخری اسپہ گواہ

نہین ہین جنمین یہ اوصاف وہ نجیب نہین	نجیب جو نہین ناطق کو ہے وہ عجب ہیناہ
صفت شریف کی کوئی نہین تو دعوی کیا	نسب کہان ہے جو مغرور ہے معاذ اللہ

شریف نام شہرے از ایران مفید بلخی گوید ؏ اے شام شریف طرۂ مشکینت × صبح نشاپور رُخ رنگینت × خالِ تو فرح بخش تر از شام حیات × سر بند سود اکاکل پُر چینت × و توپیت کہ عمال سلاطین مصر را معزول العمل ساختہ بطنًا بعد بطن بطریق توارث متکفل امور ریاست کعبہ اند و آن جماعت را شریفِ کعبہ گویند شریف مفرد آنست سالک یزدی گوید ؏ اشریف کعبۂ عشقیم و دایم برہمن × ارمغان از بہر ما ناقوس و زنار آورد ×

حاجی **منصب علی** خان صاحب ابن منور علی خان صاحب رئیس میرٹھ اپنی کتاب **کعبہ نما** مین لکھتے ہین کہ عرب مین خلاف ہندوستان کے مسلمانون کے بیشتر نابالغون کی شادی ہولی سے برادری کے سلسلہ کی وہان چندان پابندی نہین ہے۔ ہندوستان کے مسلمانون مین رسم [illegible] سے رشتہ داری نہین کرتے مگر عرب مین سب مسلمان بلا لحاظ ایک دوسرے سے رشتہ کتخدائی کرتے البتہ بدو لوگون مین کسیقدر برادری کی پابندی کا لحاظ ہے۔

حضرت **حاتم اصم** رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ و خلق [illegible] کہ شرف آدمی و عزت ایشان [illegible] پندا شتند کہ شرف و بزرگی آدمی در بسیاری مال است و بسیاری فرزندان و بدان افتخار کردند و بعضے گمان بردند کہ شرف و عزت آدمی در خشم راندن و زدن و کشتن و خوردن و ریختن است بان افتخار کردند پس درین آیت شریف نظر کردم قولہ تعالیٰ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ دانستم کہ قرآن حق است واین پندار ہاے خلق غلط است پس تقوی اختیار کردم در نزد حضرت حق از شرفا باشم کذا فی خلاصۃ التصانیف للغزالی۔

قرآن شریف مترجمہ شاہ **عبد القادر** دہلوی مین ہے کہ بڑائیان ذات کی اور قوم کی بحث مین

صنعت نیک چاہیے نری ذات کس کام کی۔

موضح القرآن مین ہے کہ جس دن مکہ فتح ہوا حضرت بلال حبشی پیغمبر صلعم کے حکم سے کعبہ کے کوٹھے پر چڑھ کے اذان کہتے تھے۔ بعضے حضرت بلال کی ذات کو طعن کر کے کہتے تھے کہ پیغمبر صلعم نے سوا اس کوّے کے اور کسی کو نہ پایا جو اسی کو اذان کے لیئے اوپر چڑھایا تب یہ آیت اتری یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَّقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ط اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ؕ یعنی اے آدمیو بیشک ہمنے پیدا کیا تمکو ایک مرد و عورت سے جو حضرت آدم اور بی بی حوا ہین یعنی ایک ماں باپ سے سب کو پیدا کیا۔ تمھاری سب کی ایک اصل ہے۔ اور بنایا تمکو بہت ذات اور قوم جیسے تو پہچانو تم آپسمین ایک دوسرے کو جیسے دو آدمی کا ایک نام ہو تو معلوم کرین کہ فلانا فلانی قوم کا ہے بیشک تم مین سب سے بڑا وہ ہے خدا اے تعالیٰ کے پاس جو بہت پرہیزگار ہو اور بچاتا ہے اپنے تئین بُرے کامون سے تحقیق خدا اے تعالیٰ خبر رکھتا ہے سب کے اصل نسل کی جانتا ہے سب کی ذاتون کو۔

آیت مرقومۂ بالا کی تفسیر تبصیر الرحمٰن مین اسطرح مرقوم ہے یَا اَیُّهَا النَّاسُ الذین نسوا نسبتہم الی خلق اللّٰہ و ذکروا النسبۃ الی الاٰباء والامہات اِنَّا خَلَقْنَاكُمْ فاذا لتفخر وابہذہ النسبۃ لاستواء الکل فیہا فکیف تفخرون باعتبار کونکم مِّن ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى مع استواء الکل فیہ وَ غایۃ فخرکم بالشعوب والقبائل لکن جَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا جمع شعب اصل یجمع قَبَائِلَ تجمع عمائر تجمع بطونا تجمع افخاذا تجمع فصائل فخزیمۃ شعب و کنانۃ قبیلۃ و قریش عمارۃ و قصی بطن وہاشم[1] فخذ والعباس فصیلۃ لِتَعَارَفُوا ای لیعرف بعضکم بعضا لا لتفاخروا ولو صح فبالتقوی لا یجلبہا الکرامۃ عند اللّٰہ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ولا عبرۃ بالکرامۃ عند غیرہ لان مرجعہا الی الذلۃ لکن التفاخر انما یکون بالامر الظاہر والتقوی عن البواطن فالکرامۃ بہا

(۱) ہاشم کے سپرد حاجیون کی ضیافت اور پانی پلانے کی خدمت تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جد امجد تھے انکا نام عمرو تھا چونکہ وہ روٹیان توڑ کر ٹکڑون کے لیے ثرید بنایا کرتے تھے اسوجہ سے ہاشم نام ہوا ہشم کے معنی توڑنے کے ہین ۱۲ خلاصۃ تاریخ مکہ معظمہ

انما تکون عند اللہ لاحاطتہ بالظواھر والبواطن اِنَّ اللہَ عَلِیْمٌ بالظواھر خَبِیْرٌ بالبواطن ودلالۃ ظواھر الاعمال علی التقوی کدلالۃ کلمۃ الاسلام علی الایمان فی الخلق۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتی اپنی کتاب **وصیت نامہ** مین لکھتے ہین کہ در مناکحت دینداری را منظور دارد چون درین زمانہ درین شہر مذہب روافض بسیار شیوع یافتہ است و شرفا بیشتر بر علو نسب یا رفاہ معیشت نظر میدارند اول رعایت دین می باید کرد و دختر بکسے رافضی یا متہم برفض اگرچہ صاحب دولت و عالی نسب باشد نباید داد روز قیامت سوائے دین وتقوی ہیچ بکار نخواہد آمد و نسب را نخواہند پرسید کہ درین راہ فلان ابن فلان چیزے نیست و دولت اعتبار ندارد کہ مشتق از تداول است المال غادر ورائح۔

محاربات صدیقیہ مین ہے کہ قرب نسب بہ پیغمبر حالانکہ امور نبوت و منصب ہدایت مین نسب کو دخل نہین۔ اگر کچھ اسکا اثر ہوتا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے فرزند ارجمند عبد الرحمٰن کو خلیفہ بناتے جنکا علم و زہد وتقوی و فضل صحبت حضور صلی اللہ علیہ وسلم مشہور اور جنکی تلوار سے کسری و قیصر مغلوب و مقہور ہوئے مگر بمقابلہ اجلۂ اصحاب اسکا لحاظ نہوا اور اگر نسب کا اعتبار ہوتا تو بھی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی تخصیص باطل ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقارب مثل حضرت عباس عم رسول اللہ و ابن عباس رضی اللہ عنہم وغیرہ موجود تھے۔

مجادلات فاروقیہ مین ہے کہ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بیت المقدس تشریف لیگئے اور لشکر اسلام کے قریب پہونچے تو شہسوارون نے دیکھا کہ آپ ایک چادر اور ازار پہنے ہین اور سر پر عمامہ ہے اور اپنے اونٹ کی مہار تھامے موزے بغل مین دبائے پانی منجھاتے آرہے ہین عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین سرداران روم وملوک شام آپ کو اس حال مین دیکھینگے۔ فرمایا کہ ہم وہ لوگ ہین جنکو اللہ نے اسلام سے عزت دی ہے اب ہمکو دوسری عزت کی حاجت نہین۔

حضرت حسن بصری رح سے مروی ہے کہ ایک دن کچھ لوگ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دروازہ پر آئے انمین کچھ موالی بھی تھے مگر اسلام مین مقدم ہجرت اور صحبت نبوی سے ممتاز جنگ بدر مین حاضر

آزاد کردہ غلام مثل حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے - اول آپنے اُنھین موالی کو طلب کیا اور ابوسفیان وحارث وغیرہ سادات قریش بیٹھے رہگئے کیونکہ یہ لوگ اسلام مین موخر ہجرت سے محروم تھے - تو ابوسفیان نے کہا کہ مین نے آج کی سی ذلت کبھی نہین اُٹھائی اور نہ دیکھی کہ مساکین وفقرا اور موالی تو بلائے جاوین اور ہم سادات دامر بیٹھے رہین - اُنھین سے سہل بن عمرو نے کہا اے لوگو مین تمکو غصہ مین پاتا ہون تو یہ غصہ اپنے نفس پر خود کرو - پیغمبر صلعم نے تمھاری بھی دعوت کی اور اُن موالی کی بھی - تمنے سُستی کی اور اُنھون نے سبقت کی یہان تو خیر وہ دن یاد کرو جب وہ جنت مین ہونگے اور تم ابھی حساب وکتاب مین مبتلا ہوگے - یہ سنکر تمام حضرات چیخ چیخ کر رونے لگے کہ افسوس ہمنے اپنے کو ضائع کر دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب اُنکی آواز سنی تو انکو طلب کیا - آپکی مجلس مین سبقت وصدارت باعتبار سبقت اسلام تھی نہ باعتبار شرافت نسب -

جبلہ بن ایہم غسانی بادشاہ ہمدان جو عرب نصرانی الملۃ تھا آستانۂ خلافت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر حاضر ہوا اور ایمان لایا اور ہمراہ رکاب مکہ مین گیا بوقت طواف کعبہ ایک مرد فزاری کا پاؤن اُسکی چادر پر پڑا تو اُسکا پاؤن کھُل گیا - جبلہ نے خفا ہوکر کہا تمنے مجھے برہنہ کیا - فزاری نے عذر کیا کہ مین نے عمدًا ایسا نہین کیا - مگر چونکہ جبلہ کا دماغ ابتک غرور سلطنت سے بھرا تھا اُس بیچارہ کو ایک تھپڑ مارا کہ اُسکی ناک ٹوٹ گئی اور دانت گر پڑے فزاری امیر المومنین کی خدمت مین دادخواہ آیا - جبلہ بن ایہم غسانی بحکم فاروقی حاضر عدالت کیا گیا - آپنے اُس دست درازی کا سبب پوچھا - جبلہ نے واقعہ بیان کر دیا اور کہا بخدا اگر بیت اللہ کا احترام ملحوظ نہوتا تو مین اُسے مار ہی ڈالتا - حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تونے جرم کا اقرار کیا اب خواہ مدعی عفو کرے مین تو قصاص لونگا جبلہ بولا آپ مجھ سے قصاص چاہتے ہین حالانکہ مین بادشاہ جلیل القدر ہون اور وہ ایک کم حقیقت بازاری ہے آپ نے فرمایا اسے جبلہ اسلام نے تمکو اور اُسکو ایک حالت پر کر دیا - جبلہ نے دوسرے دن تک کی مہلت کی درخواست کی حضرت عمر رض نے برضاے مدعی اُسے مہلت دی جب رات ہوئی جبلہ اپنے ہمراہیون کو لیکر چلا گیا اور مرتد ہوگیا -

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے ایک نشان سیاہ رنگ کا بنا کر ہمراہی چار ہزار مجاہدین کے

بغرض تسخیر ممالک شام و دره ہاے کوہ روانہ کیے جسمین تین ہزار یمنی اور ایک ہزار غلام تھے اور جنپر
حضرت وامس ابوالہول رومی غلام کو بماتحتی میسرہ بن مسروق سردار کیا تھا - جب یہ لشکر چار ہزار کا
مرتب اور آمادۂ کوہستان ہوا بعض مسلمانون نے کہا کہ امیر نے میسرہ کو قوم عبس سے سردار بنایا
اور رئیسان و نامداران یمن کو فروگذاشت کیا جب امین الامۃ نے یہ بات سنی - بلایا اور کہا اسے آل
طے تم مسلمانون کے نزدیک شریف ہوا اور تمھاری لڑائی خداہی کی طرف سے ہے پس تفاخر اور تکبر سے
بچو اور فتح اللہ کی طرف سے ہے اور بزرگ ہم مین سے وہ ہے جو پرہیز گار ہے بخدا حضرت میسرہ
تقوی اور سبقت اسلام اور ہجرت مین اشرف و افضل ہین - اس نصیحت سے وہ خیال اُنکے
فرو ہوے اور بکشادہ پیشانی مطیع بنگئے -

جب قلعۂ حلب کسی طرح فتح نہوا تو حضرت وامس ابوالہول امیر عدو گیر ابو عبیدہ کی خدمت
مین تشریف لائے اور عرض کیا کہ تیس آدمی دلاور میرے ساتھ کیجئے اس طرح کہ جو کہون کرین - آپنے
تیس نامی بہادرون کو حکم دیا کہ انکے ساتھ جاؤ اور جو کہین کرو اور فرمایا کہ کوئی شخص یہ نہ سمجھے کہ مین نے
ایک غلام کو اُن پر امیر کیا بوجہ شرف نسب کے یا بخیال کمال شجاعت کے بلکہ مین خود اگر مسلمانون کی نظم
و تدبیر کا ذمہ دار نہوتا تو سب سے پہلے شریک ہوتا مجھے امید ہے کہ اللہ تعالی کوئی سبیل فتح کی نکالیگا -
سب نے کہا اے سردار ہمین یہ خیال ہرگز نہین ہے ہمین معلوم ہے کہ آپ کریم و شریف کے قدر شناس
ہین اور شجاع و دلیر کے عارف ہین ہمارے دل مین آپکے حکم کا بڑا اثر ہے اگر آپ کسی گبر کو سردار
کر دیتے تو ہم بخوشی تسلیم کرتے اور یہ وامس ابوالہول تو ہمارے برادر اسلامی ہین ہم مطیع اللہ اور رسول
کے ہین پھر اپنے سردار کے اور جسے آپ امیر بنا دین - یہ سنکر حضرت ابو عبیدہ بہت خوش ہوئے اور
دعاے برکت دی اور فرمایا کہ میرا دل کہ رہا ہے کہ فتح ہو گی اور جان لو کہ ہمارے اور تمام عالم کے سردار احمد
مختار صلوٰۃ اللہ علیہ ما دامت اللیل والنہار نے بھی اپنے غلام حضرت اسامہ بن زید کو اشراف مہاجرین و
رؤساے موحدین پر امیر کیا تھا -

جب عمرو بن عاص دربار عام بادشاہ روم مین پہونچے تو شاہ نے کہا کہ اگر تم بزرگان عرب سے ہو

تو ہم رومی ہین اور ہمارے اور تمھارے درمیان نسبت و یگانگیت ہے پس بوجہ نسبی قرابت کے خونریزی جائز نہین - حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ہمارا نسب ہمارا اسلام ہے اور ہم اُس بھائی کا خون حلال سمجھتے ہین جو دین مین بھائی نہو اور نسب کو بھی منقطع کر دیتے ہین اسلیے کہ جو خدا اور رسول کے حکم سے علحدہ ہو وہ ہم نسبی سے نکل جاتا ہے - ہکذا فی تاریخ الواقدی -

واضح رہے کہ بادشاہ روم نے یاد دلایا تھا کہ ہم تم ہم نسب ہین یعنی تم اسمعیلؑ کی اولاد ہو اور ہم اسحاقؑ کی اولاد ہین اور اسمعیل و اسحاق حضرت ابراہیم علیہم السلام کے بیٹے تھے -

حضرت شاہ عبد العزیز دہلوی ارقام فرماتے ہین کہ حقیقت حسب بزرگی خاندان شخصی است بشرطیکہ در آباے قریبہ باشد تا ہفت پشت مثلاً شخصے از اولاد ملوک یا از اولاد امراے کبار یا از اولاد شیخ عمدہ یا از اولاد علماے مشہور بودہ باشد و حقیقت نسب بزرگی خاندان شخصے است کہ در آباے بعیدہ باشد مثلاً حسینی بودن و ہاشمی بودن و علوی بودن و قریشی بودن و ابراہیمی بودن و علی ہذا القیاس و بعضے اشخاص می باشند کہ در ہر دو امر تفوق دارند مثلاً اولاد حضرت غوث الاعظم کہ ہم سید اند و ہم شرف اولاد این قسم بزرگ دارند و بعضے حسب دارند نسب ندارند مثلاً تیموریہ و رابیوتان و اولاد امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ و بعضیا نسب دارند و حسب ندارند مثل قدوائیان جاہل و سادات[1] بارہا و شرافت و نجابت در عرف عوام اکثر در مقام بزرگی نسب مستعمل می شود -

---

(۱) مصنف تاریخ آئینۂ اودھ باستقرار ولایت جونسی مخدوم سید جہانگیر اشرف و مخدوم سید تقی الدین رحمۃ اللہ علیہما کا مناقشہ لکھکر کہتے ہین کہ ان وجوہ سے مخدوم سید جہانگیر اشرف کو شاید غبار خاطر شاہ تقی الدین سے پیدا ہوگیا اور اپنی تصنیفات مین مجہول النسب انکو تحریر فرمایا ہو اسواسطے کہ وہ سوا سادات بارہا کے تمام ہندوستان کے سادات کو مجہول النسب تحریر فرماتے ہین اور جو مصنف اخبار الاخیار بحوالہ لطائف اشرفی تحریر فرماتے ہین کہ شیخ تقی الدین جو کڑہ مانکپور مین تھے قوم جانگہ سے ہین لیکن حق سبحانہ تعالیٰ نے انکو تقوی اور برکت عطا کی تھی نام انکا دفع زہر سانپ مین زیادہ موثر ہے - بمقابلۂ تذکرۃ السادات و منبع الانساب کے اسقدر عبارت اخبار الاخیار کی مؤلف صحیح نہین جانتا معہا کنز منبع الانساب سے بھی یہ ثابت ہوا کہ شیخ تقی حوالی کڑۂ مانکپور مین متعدد گذرے ہین اور ایک شیخ تقی قوم جانگہ سے گذرے ہین شاید مصنف اخبار الاخیار کو بہ سبب تعدد نام کے شبہہ واقع ہوا ہو - بہرکیف طہارت نسب مخدوم تقی الدین مین کوئی شک و شبہہ نہین ہے -

واضح رہے کہ سید شعبان الملۃ والدین ہم جد سید شمس الدین و سید ماہ و سید صدر الدین و سید بدر الدین

مالا بد منہ میں ہے در حدیث آمدہ کہ طلب حلال فرض است بعد فرائض و بہترین کسب عمل دست خود است داؤد علیہ السلام عمل از دست خود می کرد و میخورد زرہ می ساخت و اول کسیکہ کسب اختیار کرد حضرت آدم بودند کہ بعد فرود آمدن ایشان بر زمین حضرت جبرئیل امین گندم آوردہ حکم زراعت کردند ایشان آنرا در زمین انداختہ آب میدادند و بعد پختنش درو کردہ سائیدہ خمیر کردہ نان پختند و حضرت نوح علیہ السلام نجاری می کردند و از کسب خود میخوردند و ادریس علیہ السلام خیاطی می کردند و ابراہیم علیہ السلام بزاز بودند و از آنحضرت صلعم منقول است لازم گیرید بزازی راکہ پدر شما ابراہیم علیہ السلام بزازی می نمود و حضرت عیسی علیہ السلام خوشہ چینی می فرمود و از غزل مادر خود نیز میخوردند کذا فی التاتارخانیہ۔

شیخ عبد الحق دہلوی از تنزیہ الشریعۃ آوردہ کہ جولاہگان را طعن مکنید زیرا کہ اول کسیکہ نسج نمود پدر من آدم ع بود و در فصول البدائع آوردہ کہ حضرت شیث علیہ السلام نساج بود و حضرت اسمعیل علیہ السلام مصطاد یعنی شکار کن۔

تفاخر بالانساب حرام است و نیز تکبر بمال و جاہ حرام است کریم تر نزد خدا متقی تر است در حدیث آمدہ ان اللہ قد اذہب عنکم عبیۃ الجاہلیۃ وفخرہا بالآباء انما ہو مومن تقی او فاجر شقی الناس کلہم بنو آدم وآدم من تراب یعنی ... حق تعالی ... ارشاد فرمود

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱ کے ہیں جنکی قبرین سکھر و بکھر مضافات سندھ میں ہیں سید محمد مکی جد امجد سید شعبان کے منجملہ سلاطین مین سے تہے ایک روز ہنگام خواب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد جہاد ہوا۔ بعہد سلطنت سلطان شمس الدین التمش تین ہزار سوار لیکر ہندوستان میں آئے اور راجگان سکھر و بکھر سے محاربہ عظیم کیا بعد قلع و قمع کے وہین مسکن گزین ہوئے سنہ ۶۶۱ ہجری مین بعہد سلطنت سلطان ناصر الدین محمود بن شمس الدین کے سید شعبان الملۃ والدین پیدا ہوئے نبیرہ سید محمد مکی کے جب بالغ ہوئے بحلقۂ ارادت حضرت بہاء الدین ذکریا ملتانی کے آئے بعد اکتساب علم باطن بعہد سلطنت اسی بادشاہ کے بجانب اپنے پیر کے اہل خدمت جہانسی جو متحاذی الہ آباد کنارہ گنگ ہے مقرر ہوئے یہان کا راجہ ہر بونگ تہا بمکابرہ پیش آیا آخر بتا شمشیر عمل اقتلوا یا موذیہ کے وہ مع اپنی قوم کے تباہ و برباد ہوا اور آپنے بہ تبدیل نام جہونسی کو موسوم بہادی آباد کیا مسکن گزین ہوئے انکے خلف الرشید سید شاہ تقی الدین ہیں بعد وفات اپنے باپ کے بمسند ارشاد جانشین ہوئے حالات صوری و معنوی انکے لاتعد ولاتحصی ہیں ۱۲ عزیز بلگرامی

جاہلیت و فخرِ او بہ پدران ہمانا کہ آنکس پرہیزگار است یا فاجر بدبخت تمام مردم اولادِ آدم اند و آدم علیہ السلام از خاک است و فرمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم الحسب المال والکرم التقوی یعنی مفاخرت دنیا مال است و بزرگی کامل بزرگی است۔

البنیان المرصوص من بیان ایجاز الفقہ المنصوص مین ہے کہ بعض عرب کفو بعض اند و بعض موالی اکفاء بعض مگر حائک و حجام در سندش راوی غیر مسمی است ولہذا ابو حاتم استنکارش نمودہ و شاہدے دارد منقطع الحاصل ۵ اعتبار شرف آدمیان از حسب است × بہر تحقیق نسب آدم و حوا کافی است × مراد بحسب رضا بخلق و دین خاطب است بس قیس فاطمہ قرشیہ بنت قیس را کہ از مہاجرات اول بود فرمود نکاح کن با اسامہ بن زید و او غلام بود و این نزد مسلم است و فرمود اے بنی بیاضہ نکاح کنید ابا ہند را و نکاح کنید بسوے او و وے حجام بود و سندش جید است و تخیر شد بریرہ بر زوج خود وقتیکہ آزاد کردہ شد و زوج او عبد بود و در روایتے آمدہ کہ حر بود حافظ ابن حجر گوید اول اثبت است و در بخاری از ابن عباس بصحت پیوستہ کہ وے عبد بود۔

موائد العوائد من عیون الاخبار والفوائد مین عدم فخر بالآباء کے بارہ مین یہ حدیث مندرج ہے عن[1] ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لینتہین اقوام یفتخرون بآبائہم الذین ماتوا انما ہم فحم من جہنم او لیکونن اہون علی اللہ من الجعل الذی یدہدہ الخراء بانفہ ان اللہ قد اذہب عنکم عبیۃ الجاہلیۃ وفخرہا بالآباء انما ہو مؤمن تقی او فاجر شقی الناس کلہم بنو آدم وآدم من تراب رواہ الترمذی وابوداؤد وقد تقدم فی ہذا الکتاب عن ابن عمر نحوہ وعن عقبۃ بن عامر یرفعہ انسابکم ہذہ لیست بمسبۃ علی احد کلکم بنو آدم طف الصاع بالصاع لم تملؤہ لیس لاحد علی احد فضل الا بدین وتقوی کفی بالرجل ان یکون بذیا فاحشا بخیلا رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان۔

---

(۱) عن حذیفۃ مرفوعا کلکم بنو آدم وآدم خلق من تراب لینتہین قوم یفتخرون بآباءہم او لیکونن اہون علی اللہ من الجعلان اخرجہ البزار بسند حسن کذا فی مرقاۃ المفاتیح ۱۲ عزیز نگرامی

عرف الجادی من جنان ہدی الہادی مین ہے کہ ابن عمر گفتہ آنحضرت صلعم فرمود بعض عرب اکفاء بعض اند وہمچنین بعض موالی اکفاء بعض مگر حائک وحجام و آین را حاکم روایت کردہ و در سندش راوی بے نام است وابو حاتم منکرش گفتہ ولیکن شاہدے دارد نزد بزار از معاذ بن جبل بسند منقطع و فاطمہ بنت قیس را گفتہ نکاح کن با اسامہ و آین در مسلم است فاطمہ قرشیہ بود واسامہ مولی زادہ و بنی بیاضہ را امر بانکاح ابا ہند و نکاح باوے فرمود واز حجام بود وسندش نزد حاکم جید است پس مقدم باشد بر روایت اولی و راجح بود از ان و کفایت در نسب غیر معتبر بود وہر کہ باعتبارش رفتہ بمجرد خیال بے استدلال آویختہ الی قولہ واگر لابد باشد اعتبار انساب واحساب پس شک نیست کہ اشرف نسب بنی ہاشم وافضل احساب حسب علم است وبس ۵

نسب صورت نہ بخشد گر نداری جوہر ذاتی	کہ باشد بیشتر باآب نسبت تیغ چوبین را

قاضی ثناء اللہ پانی پتی اپنی کتاب حقیقۃ الاسلام مین بذیل حقوق العباد لکھتے ہین کہ اگر حق اخوت اسلامی از اخوت نسبی و دیگر حقوق بالاتر است پس تو اخوت نسبی را چرا مقدم نوشتی و حق تعالی می فرماید وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُهٰجِرِیْنَ یعنی اقربائے نسبی بعضے بعضے را اولی و بہتر اند از مومنان ومہاجران ولہذا میراث در قرابت نسبی است نہ در قرابت اسلامی و رسول اللہ صلعم فرمود الصدقۃ علی المسکین صدقۃ وھی علی ذی الرحم ثنتان صدقۃ وصلۃ رواہ احمد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ عن سلیمان بن عامر **جواب** قرابت نسبی وغیرہ کہ بالا مذکور شدہ اند در ہمہ آن اسلام شرط است وہمہ جا اسلام معتبر است معنی آیت آنست کہ اولوالارحام کہ مسلمان اند از مومنان ومہاجران کہ قرابت نسبتی ندارند بہتر اند ووارث مقدم ومراد حدیث آنکہ صدقہ بر مسکین مسلم یک ثواب دارد وبر ذی رحم کہ مسکین مسلم باشد دو ثواب دارد لہذا اقربا اگر کافر باشند میراث بآنہا نمی رسد بلکہ بعامۂ مومنین رسد و در بیت المال کہ خزانۂ عامۂ مومنین ہست داخل کردہ شود اگر پدر ہم کافر باشد گو نفقۂ او بر پسر واجب است لیکن محبت ودوستی باوے نباید کرد بلکہ بیزاری باید نمود قال اللہ تعالی مَا كَانَ لِلنَّبِیِّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ یَّسْتَغْفِرُوْا

لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى الخ یعنی نباشد نبی را و مومنین را که مغفرت خواهند برائے مشرکان اگرچہ باشند آنها صاحب قرابت بعد از ان که ظاهر شود آنها را که آنها از اهل جهنم اند و نبود استغفار ابراهیم برائے پدر خود مگر از جهت وعدہ که پدر با وے کرده بود که اسلام خواهم آورد دیں هرگاه که ظاهر شد بروے که این دشمن خدا است از وے بیزاری کرد **فائده** حدیث کل نسب وصهر ینقطع یوم القیامة الا نسبی وصهری حدیث صحیح است ابن عساکر از ابن عمر روایت کرده یعنی هر قرابت نسبی وقرابت خسری و دامادی که باشد روز قیامت منقطع خواهد شد مگر قرابت نسبی وصهری من مراد پیغمبر آن نیست که قرابت هائے همه مومنان وغیرهم منقطع خواهند گردید بیت پاک من بلکه مراد آنست که همه مسلمانان فرزندان من اند نسب وصهر مومنان منقطع نخواهد شد نسب وصهر کافران منقطع خواهد شد دلیل برین تفسیر آنست که حق تعالی در حق مومنان میفرماید وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ الخ یعنی کسانیکه ایمان آورده اند واولاد شان تابع ایشان اند در ایمان اولاد شان را در بهشت بمرتبۂ پدران ملحق خواهیم کرد واز عمل پدران کم نخواهیم کرد هیچ و نیز حق تعالی فرماید وَمَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا الخ یعنی اموال کافران واولاد آنها را بما نزدیک نخواهند کرد و در حق کافران فرموده لَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ یعنی نسب هائے شان درمیان شان نخواهند ماند و فرمود تَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ؕ منقطع خواهد شد درمیان اسباب وصلت ازین آیات ودیگر احادیث نبوی صلعم ثابت می شود که نسب در مومنان باقی خواهد ماند و یکے دیگرے را مفید خواهد شد هم بسبب قرابت وهم بسبب دوستی وغیره و کافران را هیچ فائده نخواهد کرد يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ اَلْاَخِلَّاۗءُ يَوْمَئِذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ یعنی روز قیامت بگریزد مرد از برادر خود و مادر و پدر و زن و فرزندان خود و دوستان آنروز باهم دشمن خواهند شد مگر متقیان غرض ازین کلام آنست که در جمیع حقوق مذکوره هر کسی که در اسلام وتقوی افضل واقوی باشد او برائے محبت وصلت اولی واحق باشد والله اعلم بالصواب۔

کتاب مذکورۂ بالا میں ہے **حدیث** ان آل ابی فلان لیسوا لی باولیاء انما ولی الله و صالح المومنین ولکن لهم رحم ابلها ببلالها متفق علیه عن عمرو بن العاص یعنی آل ابی فلان

نیستند مرا اولیاء و دوستان دوست من خدا است و صالح مسلمانان لیکن آنہا را با من قرابت است صلہ رحم می کنم۔

مولانا محمد اسمٰعیل صاحب شہید مرید خاص حضرت سلطان العارفین سید احمد صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہما اپنی کتاب صراط مستقیم میں لکھتے ہیں کہ از جملہ بقایائے رسوم جاہلیت کہ درین امت مرحومہ کمال انتشار و غایت شہرت یافتہ وارباب خاندان عالی مثل سادات و پیرزادہا دران گرفتار اند افتخار بمکارم آبا و مناقب اجداد است و اعتماد بر شفاعت ایشان۔ حتی کہ بسبب ہمین افتخار و اعتماد تواضع وانکسار را کہ شعار اہل اسلام است و تقوی و صلاح را کہ افضل مناقب اہل ایمان است قسیاً منسیا ساختہ و بجائے آن تکبر و تبختر و جرأت بر اظہار بدعات و ارتکاب منکرات حاصل نمودہ کلام اللہ و کلام رسول را پس پشت خود انداختہ اند گویا کہ آیہ لَا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ عِندَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ ؕ وَلَا تَجْزِي نَفْسٌ عَن نَّفْسٍ شَيْئًا ؕ فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ فَلَا أَنسَابَ بَيْنَهُمْ ؕ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ؕ تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُم مَّا كَسَبْتُمْ ؕ **حدیث** ان اللہ قد اذہب عنکم عبیۃ الجاہلیۃ وفخرہا بالآباء انما ہو مومن تقی او فاجر شقی الناس کلہم بنو آدم و آدم من تراب۔ و امثال آنرا بگوش ہوش خود گاہے نشنیدہ و بمجرد اوہام و ظنون خود و مسلمات و مشہورات باطلہ و امثال خود تمسک نمودہ در ورطۂ ہلاکت جان خود را انداختہ سبحان اللہ زہے سفاہت و خہے حماقت کہ اسباب نجات را کہ بالیقین و بالقطع موجب نجات و باعث رفع درجات اند ترک کردہ باسباب وہمیہ و ظنیہ متمسک شدند حال سفاہت مآل این جہال بدان می ماند کہ شخصے اموال خطیرۂ خود را کہ در قبضۂ خود میداشت و انتفاع بآن قطعی و یقینی می انگاشت در تحصیل حیل اکسیریہ و اعمال دست غیب کہ حصول آن محض موہوم است برباد دہد۔ القصہ اگر این علاقۂ نسبیہ باکابر از امور نافعۂ معاد است پس پر ظاہر است کہ غفلت ازان و عدم اعتنا بآن ہیچ وجہ اخلال در نفع آن نمی کند چہ علائق نسبیہ از جنس افعال اختیاریہ نیست تا بسبب غفلت و عدم اعتنا برہم شود پس و قتیکہ شخصے غافل را از علائق نسبیہ خود در معاد نفعے حاصل خواہد شد البتہ او را بسبب حصول آن نعمت غیر مترقبہ

سرور و ابتہاج دوبالا بدست خواہد آمد مثل حصول فرحت بدست آمدن مالی از میراث آبائی خود با وجودیکہ
این وارث ازان غافل بود و اگر این امر در معاد کار آمدنی نیست و این شخص تمام عمر خود را در امید
حصول منفعتے ازان امر گذرانیدہ باشد پس البتہ نداستے و خجالتے بسبب جہل مرکب خود خواہد کشید
و بانواع آلام نفسانیہ و تعذیبات روحانیہ گرفتار خواہد گردید پس عدم اعتنا باین علائق نسبیہ
و عدم اعتماد برامثال این امور و ہمیہ بر تقدیر احسن و اصوب است والسلام علی من اتبع الھدیٰ
فائدہ باید دانست کہ در جوہر اولاد کرام استعدادے مکنون بطریق میراث از آباے کرام ایشان
و دیعت می نہند لیکن آن محض استعداد در ہیچ یکے از امور معاشیہ و معادیہ کار آمدنی نیست آرے اگر
ہمان استعداد بہ روے کار آید و بسبب تعلیم و تعلم و تشرع و تدین جلوہ گر شود البتہ مظہر امور عظیمہ و
مصدر منافع جلیلہ خواہد شد و این استعدادات مکنونہ را بمثابہ استعدادات ازلیہ کہ نصیبہ ہر شخص
در ازل الازل استعدادے از استعدادات صالحہ یا فاسدہ گردیدہ باید فہمید آما بناے مجازات
بر محض آن استعدادات نیست لہذا ما دامیکہ آثار آن استعداد بر منصۂ ظہور نرسد در کارخانۂ مجازات
ہیچ اعتداد بآن استعداد نہ آری این قدر یقینی است کہ بسبب مصادفت اسباب ہدایت و ضلالت
آثار صلاح و فساد فراخور استعداد ظہور می نماید پس ترتب ثمرات بالفعل بر آثار است اگر چہ ارتباطے
خفی باستعدادات ہم میدارد لیکن ارتباط ثمرات باستعدادات بس خفی و کثیر التخلف است و با آثار
نیز ظاہر و قلیل التخلف مثلاً منافع حرب بآلات آن ارتباط ظاہر میدارد و با جوہر حدید ارتباطے خفی لہذا
شمشیر فولادی زنگ خوردہ آنکار نمی کند کہ شمشیر مصقل از آہن خام۔
شارح یوسف زلیخاے جامی بمقامے می نویسد کہ مراد از عشق محبت الٰہی است و محبت
الٰہی حاصل نشود مگر باطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و محبت رسول اللہ حاصل نشود مگر بہ محبت
آل او علیہم السلام و از آل مراد من سلک علی طریقتی فھو آلی و این چنین مردان در ہر زمان تا القیامت
موجود خواہند شد۔
سعادۃ الکونین فی فضائل الحسنین میں ہے کہ شیخ عبد الحق دہلوی قدس سرہ

در ترجمۂ مشکوٰۃ افادہ فرمودہ کہ لفظ اہل مضاف بہ بیت کردہ می شود بہ چند معنی۔ اہلبیت اہل قرابت را گویند یعنی کسانیکہ نزدیکان آنحضرت بودند و زکوٰۃ برآنہا حرام است یعنی بنی ہاشم و گاہے بمعنی عیال آنحضرت باشد و آن شامل مر ازواج مطہرات راست و گاہے بمعنی اولاد باشد و آن مخصوص ست بہ حضرت فاطمہ و حسین و حسن و بسبب کثرت کمالات حضرت علی را نیز شامل است و شیخ عالم مجد الدین فیروزآبادی صاحب قاموس در کتاب خود گفتہ لفظ اہل چندین معنی دارد و اَهلُ الرجل اقربائے وے و اَهلُ الامر والی آن و اَهلبیت ساکنان خانۂ وے و اَهلُ بیت اہل مذہب کسی کہ بر طریقہ و مذہب وے باشد و اَهلُ الرجل زوجۂ وے و اَهلُ النبی زوجات و بنات او۔

جامع المناقب مین ہے کہ لفظ اہلبیت کے معانی لغت مین صاحب خانہ اور گھر والون کے ہین اور اصطلاح شرع مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات و اولاد و اصحاب مراد ہین اور اسمین تھوڑی سی تفصیل ہے جیسا کہ مدارج النبوۃ مین شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے فرمایا ہے در تفسیر اہل بیت اقوال و اطلاقاتست گاہے بمعنی کسیکہ حرام است برایشان صدقہ آید و آن آل علی و آل جعفر و آل عقیل و آل عباس اند رضی اللہ عنہم اجمعین و گاہے بمعنی شامل اولاد آنحضرت صلعم و ازواج مطہرہ افتد و گاہے مخصوص آید بفاطمہ و حسن و حسین و علی سلام اللہ علیہم اجمعین جہت زیادت فضل ایشان و تطبیق میان اقوال آنست کہ بیت سہ است بیت نسب و بیت سکنی و بیت ولادت پس اولاد عبدالمطلب اہل بیت نسب و ازواج مطہرات اہلبیت سکنی و اولاد کرام اہلبیت ولادت و علی رض اگرچہ اولاد نیست مگر ملحق است بایشان بوساطت فاطمہ رضی اللہ عنہا۔ پس جو لوگ لفظ اہل بیت کا حصر درمیان فاطمہ و علی و حسنین رضی اللہ عنہم کے کرتے ہین انکا قول نصوص قرآنیہ اور جمہور علما کے مخالف ہے کیونکہ آیۂ تطہیر کے مخاطب خاص ازواج نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور اُس آیت کے قبل کی کئی آیتون مین اور نیز اسمین انھین کا ذکر ہے اور انھین سے کلام ہے اور خطاب ہے اور ساری آیۂ تطہیر یون واقع ہے یَا نِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ الخ پس خطاب خاص ازواج سے ہے مگر داخل تمام گھر والے ہین اور دوسری دلیل کلام الٰہی سے قصہ حضرت

ابراہیم علیہ السلام ہے کہ جسوقت اُنکے گھر مین حضرات فرشتے خبر ہلاکی قوم لوط علیہ السلام اور بشارت تولد حضرت اسمعیل و اسحاق
و یعقوب علیہم السلام کی لیکر آئے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زوجہ نے بشارت فرزند پر بسبب بڑھاپے کے تعجب کیا
تو فرشتون نے کہا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ظاہر ہے کہ
حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اُسوقت تک کوئی اولاد نہ تھی بلکہ اُسی کی یہ بشارت تھی جسپر بی بی صاحبہ نے تعجب کیا پس حصر
اہلبیت کا اولاد ہی پر نرہا بلکہ تمام گھر والون کو شامل ہو گیا۔

شبہہ ہوسکتا ہے کہ پھر کیا وجہ ہے کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی و فاطمہ و
حسنین رضی اللہ عنہم کو ایک چادر مین لیکر فرمایا اللھم ھؤلاء اھل بیتی فاذھب عنھم الرجس و
طھرھم تطھیرا اور اُنکے سوا اور روایات جنمین آپنے اِن حضرات کو اہل بیت فرمایا ہے اور نہ
اُسوقت کسی اور کو شامل نہین کیا ہے **جواب** یہ ہے کہ منشا اور نکتہ اسمین یہ ہے کہ آیۂ تطہیر کے مخاطب ازواج مطہرات
تھے پس بخیال اس امر کے کہ ایسا نہو کہ لوگ اور اہل و عیال کو خارج از اہلبیت سمجھنے لگین اور
اُنکی تعظیم و تکریم مین کمی کرین پس واسطے اظہار شرف و ادخال زمرۂ اہلبیت کے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اِن حضرات کو باین طور یاد فرمایا اور لوگون کو سنا دیا اور دکھلا دیا کہ یہ لوگ خارج
از اہلبیت نہین ہین۔

مولانا سید شاہ **محمد اکبر** ابوالعلائی نے اپنی کتاب **آل و اصحاب** مین اسی طرح اہلبیت کی
تفسیر بڑی شرح و بسط سے لکھی ہے اور آخر مین اپنے فرزند سید محمد محسن صاحب کو نصائح کرتے مین کہ تم [1] اپنے
نسب کے ذریعہ سے بزرگ ہوتا پسند نکرنا اسلیئے کہ نسب جو ان کے لیے شرافت کا سبب ہے نہ کہ

---

(۱) علامہ محمد برکلی رومی لکھتے ہین النسب والحسب والكبر بهما ناشئ عن الجهل ايضا لانه تفاخر بكمال
غيره ولذا قيل شعر لئن فخرت بآباء ذوي شرف ، لقد صدقت ولكن بئس ما ولدوا وقال النبي
عليه السلام فيما اخرجه مسلم عن ابي هريرة رضي الله عنه مرفوعا من البطاء به عمله لم يسرع به
نسبه انظر الى ابن ادم عليه السلام قابيل وابن نوح عليه السلام كنعان حل نفعهما النسب بهما ثم انظر الى النسب الحقيقي
فان اباك القريب نطفة قذرة وجدك البعيد تراب ذليل فكيف يليق بك التكبر بالنسب الخ بریز گرامی

انسان کے لیئے کیونکہ حیوان کی طبیعت فطری ہے جیسے ان باپ اُسکے اصیل ہونگے ویسا ہی وہ بھی ہوگا اور انسان کی طبیعت کسبی ہے شرف الانسان بالعلم والادب لا بالاصل والنسب بلکہ تم اعمال صالحہ کے وسیلہ سے دوسرونکی نظرون مین بزرگ ہونا اور آپ ہمیشہ اپنی نگاہون مین عاجز و منکسر رہنا اور کبھی اس بات کو دل مین راہ مدینا کہ ہم سید ہین ۵ سید ہمان بود کہ ہویدا شود از وی خلق محمدی کرم مرتضی علی × تمھارے جدامجد اپنے نام کے ساتھ سید نہین لکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ مجھے اپنے نام کے ساتھ سید لکھنے سے شرم آتی ہے۔ دیکھو جنکی ذات پاک سے سادات کو یہ فخر ملا ہے اُنکو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا فاطمۃ لا تتکی انت بنت رسول اللہ اعلی اعلی یعنی ای فاطمہؓ اس بات پر تکیہ نکر کہ تو رسول اللہ کی بیٹی ہے اعمال نیک کر۔ بزرگی کے یہ معنی نہین ہین کہ سب سے مکرم اور معظم ہو کر ایک بلند جگہ پر مسند بچھا کر بیٹھ جاوے یہ بادشاہون کی بزرگی ہے جن لوگون نے دنیا کے طریقہ سے سلطنت انجام دی ہے۔ اللہ والون کی بزرگی اسمین ہے کہ تمام خلق اللہ کے خادم رہین۔ نور چشم جب تم شعور مند ہونا تو اپنے جدامجد کے حالات دریافت کرنا اور اُنپر عامل ہونا تمھارے جدامجد سید القوم خادمہم کے مصداق تھے۔

جامع المناقب مین ہے کہ لفظ آل جو بمد الف وسکون لام ہے اُسکے لغت مین چند چند معنی ہین اولاد ذریت مطیع اہل خانہ اہل قرابت اہل دین اور گروہ اور اصطلاح شرع مین ان سب معنی کو دخل ہے چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے قَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗٓ الخ یعنی کہا ایک شخص ایمان والے نے فرعون کے لوگون مین سے جو اپنا ایمان پوشیدہ رکھتا تھا اس مقام پر آل فرعون سے قرابتی ومطیع مراد ہے کیونکہ یہ رجل مومن یعنی خرقیل فرعون کے بھانجے تھے اور باطنًا ایماندار تھے اور لوگون کو ایمان کی رغبت دلاتے تھے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ یعنی بیشک برگزیدہ کیا اللہ تعالیٰ نے آدم اور نوح اور ابراہیم کے گھر اور عمران کے گھر کو سارے جہان پر یہان آل ابراہیم اور آل عمران سے گھر والے مراد ہین اور اہل خانہ۔ عمران حضرت موسیٰ علیہ السلام کے والد کا نام تھا

اور حضرت مریم علیہا السلام کے باپ کا بھی یہی نام ہے اور یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جو مشہور ہے دوسرے معانی پر ہے من[1] سلك علی طریقتی فھو آلی یعنی جو شخص میرے طریقہ پر چلا
پس وہ میری آل ہے پس بنجواے معانی مشہورہ یعنی اولاد و ذریت اولاد صلبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
یعنی حضرت فاطمہ و زینب و رقیہ و کلثوم و قاسم و عبداللہ و ابراہیم اور اولاد حضرت فاطمہ وغیرہ و اولاد اولاد ان
حضرات کی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور جمیع سادات کرام جو آپکی نسل شریف سے ہین تا قیام قیامت
داخل آل ہین بلا شک و شبہہ دلیل اسکی یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام مہدی کو فرمایا ہے
کہ میری اولاد سے ہین یعنی انسل سادات سے پیدا ہونگے اور اُنکے تمام حالات سے خبر دی ہے ظاہر ہے
کہ آپکے اور اُنکے درمیان مین بعد المشرقین ہے **فائدہ جلیلہ** جو فضایل اور مناقب اہلبیت رسالت
کے احادیث مرفوعہ صحیحہ مین آئے ہین قیامت تک کے شرفا و سادات اُس عموم مین داخل ہین لیکن
اس شرط سے کہ طریقہ توحید و اتباع سنت پر قائم رہین اور مبتدع ببدع مکفرہ و مضلہ نہون اور
بموجب دیگر معنی لفظ آل کے خلفاے راشدین یعنی ابوبکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم آپکی آل اور
فضائل آل مین داخل ہین کیونکہ قرابت قریبہ اور اطاعت و پیروی اور جان نثاری اِن حضرات
کی اظہر من الشمس ہے اور نیز جمیع امت محمدی جو متبع سنت اور پابند شریعت ہین اس فضیلت مین
داخل ہین امام فخرالدین رازی نے تفسیر کبیر مین فرمایا آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم ھم الذین یؤل
امرھم الیہ کل من کان امرھم الیہ اشد و اکمل کانوا ھم الآل یعنی آل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
وہ لوگ ہین کہ رجوع کرے امر اُن لوگون کا آنحضرت صلعم کی طرف پس جن لوگونکے امور آنحضرت
صلعم کی طرف بدرجہ اشد و اکمل رجوع کرینگے یعنی آپکے پیرو ہر امر مین ہونگے یقیناً وہی لوگ
آپکی آل ہونگے و ایضاً اختلف الناس فی الآل فقیل ھم الاقارب وقیل امتہ یعنی اور بھی اختلاف
کیا ہے بعض علما نے آل کے معنی مین کسی نے قرابت والے اور کسی نے امت کے لوگ مراد لیے ہین

(۱) اس حدیث مین اگرچہ کلام ہے لیکن معناً صحیح ہے اور موید اسکا قول اللہ تعالیٰ کا ہے حضرت نوح علیہ السلام کے لڑکے کے
مقدمہ مین کہ فرمایا لیس من اھلك انہ عمل غیر صالح یعنی داخل آل و اہل وہی ہے جو عمل صالح رکھتا ہو - ۱۲ منہ

آل اسم جمع است اصلش نزد سیبویہ األ کہ در اصل اہل بود بدلیل تصغیرش اہیل وھذا ھو المشہور والمسلم عند البصریین ونزد کسائی سرآمد کوفیان اصلش اول بالتحریک بدلیل تصغیرش اویل وھذا ھو الموثوق عند الکوفیین قال الکسائی سمعت اعرابیا فصیحا یقول آل واویل واھل واھیل وکذا نقل عن الاصمعی ایضاً واین قول باعتبار قیاس اولی است زیرا کہ خلاف قیاس برین مذہب لازم نمی آید اما اہیل میتواند کہ تصغیر اہل باشد کما یدل علیہ قول الاعرابی المذکور بلکہ بعضے از محققین برین معنی تصریح کردہ اند مثل فاضل چلپی کہ در تنبیہات حواشی مطول می گوید قد سمع اویل فی تصغیر آل وھذا دلیل علی ان الفہ منقلبۃ عن واو واما اہیل فتصغیر اہل ولا داعی الی جعلہ تصغیر آل لیکون الفہ بدل ھمزۃ مبدلۃ بل لا دلیل علیہ انتہی ومثل فاضل اسفرائنی کہ در اطول می گوید فاہیل لیس تصغیر الا للاھل لا للآل انتہی ومثل علامہ ازہری کہ در تہذیب اللغات می آرد قال ابو العباس احمد بن یحیی اختلف الناس فی الآل فقال طائفۃ آل النبی من اتبعہ قرابۃ کانت او غیر قرابۃ وآلہ ذو قرابۃ متبعا او غیر متبع وقالت طائفۃ الآل والاھل واحد واحتجوا بان الآل اذا صغر قیل اھیل فکان الھمز ھاء کقولھم ھرت الثوب وارتہ اذا جعلت لہ علماء قال وروی الفراء عن الکسائی فی تصغیر آل اویل قال ابو العباس فقد زالت تلک العلۃ وصار الآل والاھل اصلین لمعنیین انتہی بالجملہ تصنیفات مذکورہ دلالت بر این معنی دارند کہ اہیل تصغیر اہل است نہ آل کہ تصغیرش اویل می آید و مؤید این معنی است فرقی کہ میان آل واہل بوجوہ عدیدہ ثابت شدہ اول آنکہ اضافت آل مخصوص بذوی العقول است پس مضاف نشود بسوئے اللہ وحق و زمان ومکان ومعانی و لہذا آل اللہ وآل الحق وآل المصر وآل الزمان وآل العلم والاسلام وآل التجارۃ مستعمل نشود بخلاف اہل فانہ اعم ھکذا فی حاشیۃ الفاضل الچلپی وابی القاسم علی شرح التلخیص وغایۃ الھدایۃ علی شرح ھدایۃ الحکمۃ منقولاً لیکن صاحب قاموس می آرد آل اللہ ورسولہ اولیاءہ دوم آنکہ اضافتش درمیان ذوی العقول مخصوص بذکور است ولہذا آل فاطمہ نمی گویند بخلاف اہل کذا فی منہیہ حاشیۃ الفاضل الچلپی سوم آنکہ از میان ذکور باشراف وارباب عظمت است ولہذا آل حائک وحجام

نباید بخلاف او وھذا فی کثیر من الکتب چہارم آنکہ اضافتش بسوے ضمیر غیر متمکن ونادر ولہذا در کلام مجید نیامدہ و در احادیث بطور ندرت دیدہ شد بلکہ نزد کسائی ونحاس والوبکر زبیدی ممنوع لیکن تحقیق آنست کہ اضافتش بسوے مضمر در کلام عرب ثابت است چنانکہ فاضل چلپی در منہیہ اش از مرادی شرح الفیہ نقل کردہ وحق بجانب اوست لما روی عن افصح العرب والعجم صلی اللہ علیہ وسلم آلی کل مؤمن تقی(۱) الی یوم القیامۃ رواہ التمام فی فوائدہ کذا فی الشمنی وازین تحقیق ثابت شد کہ قول بعض شارحین اضافت آل بسوے مضمر در حدیث نیامدہ غلط است اگر پرسند چون اضافت آل مخصوص باشراف وارباب عظمت است باید کہ تصغیرش نیاید کہ تصغیر دلالت بر حقارت میکند جوابش آنکہ این دلالت علی الاطلاق مسلم نیست بل یحتمل کہ این تصغیر برائے عظمت باشد وبر تقدیر تسلیم از حقارت آل حقارت مضاف الیہ آن کہ عظمتش مقصود است لازم نمی آید ولو فرضنا پس حقارت من وجہ منافی عظمت بوجہ دیگر نیست زیرا کہ عظمت مراتبہا دارد وھذا مما یتعلق بہ لفظاً واما باعتبار معنی دران پنج مذہب است اول بمعنی اتباع وھو مذہب جابر بن عبد اللہ وسفیان الثوری ومختار بعض اصحاب الشافعی والمرجح عند النووی والازھری دوم بنو ہاشم وبنو المطلب وھو مذہب الشافعی سوم بنو ہاشم فقط وھو مذہب امامنا الاعظم ومختار بعض المالکیۃ چہارم ازواج وبنات ودامادِ آنحضرت صلعم واولادشان ونزد بعضے خدم پنجم اھل البیت بالجملہ معنی اول مصداق آل حسبی است وبواقی مصداق آل نسبی ولنعم ما قیل چنانکہ زکوۃ وصدقہ مالی بر آل نبی حرام است صدقہ علم کہ عبارت از تقلید در علوم است بر آل حسبی او کہ علمائے راسخین اولاد روحانی اویند حرام۔ باید دانست کہ اصحاب داخل اند در آل بمعنی اول۔

ہر دا گر لاف از لب وجد میزند بے مشرب است	زانکہ ابجد در حقیقت بہر طفل مکتب است

منشی احمد علی صاحب بگوش جان شنیدنیست مطبوعہ مصطفائی کانپور سنہ ۱۲۶۶ھ میں لکھتے ہیں کہ شرافت جوہریست معنوی کہ گروہے بفضل النبوۃ والولایۃ وقومی بشرف العقل والحکمۃ از شرہ مردم وجہلہ کفرہ امتیاز کلی یافتہ بطبقات عظام واشراف کرام نامزد شدند ورفتہ رفتہ باکتساب فضائل ومعاد

(۱) در جواب کسے کہ از آنحضرت پرسید من آلک یا رسول اللہ ۱۲ منہ

وتحصیل فضائل ومعاش وایجاد قواعد اخلاق وحکمت واحداث قوانین سلطنت وریاست وغیر ذلک من امور التجارة والزراعة رونقے تمام وتمیزے تمام حاصل کردند...... وآنانکہ بتکلف خود را در زمرہ سادات بنی فاطمہ معروف کردہ اند تا اینکہ درین روزہا اکثرے از اراذل تفاخر در سادات بنی فاطمہ داخل شدہ اند واز حال خود خبرے ندارند سہ

پدر ومادر از نسب عاری — پسر افتادہ در نسب داری
وے پدر از اراذل قروی — پسر امروز سید وعلوی
مادرش لولی و پدر لالا — وے فرزند م ز حیدر و زہرا
سازد از آل مصطفےٰ خود را — دارد از نسل مرتضےٰ خود را

موضح القرآن مین ہے کہ بعضے دولت مند غریبون کو اور بعضے خوبصورت بدصورت کو معقول آدمی پستہ قد کو یا بہت موٹے کو اور عیب دار کو جیسے کانا بوچا یا عیب دار سیاہ رنگ کو مزاج کرتے تھے اور کھجاتے تھے اور بعضے یہودی اور نصاری جو مسلمان ہوئے تھے اُنکو یہودی اور نصرانی کہکر پکارتے تھے اُنکو آداب مجلس سکھانے کو یہ آیت[1] اُتری کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو چاہیئے کہ مسلمان ٹھٹھے اور مزاج طعنہ مین نکرین ایک قوم دوسری قوم کو شاید کہ ہون جنپر ٹھٹھا اور عیب کرتے ہین اچھے اُنسے جو ٹھٹھا اور کھجایا کرتے ہین اور نہ چاہیئے کہ عورتین مزاج سے کھجاوین عورتون کو شاید کہ وہ عورتین جنکو چھیڑتے ہین اچھی ہووین چھیڑنیوالیون سے اور اپنون کا عیب نہ پکڑو جو مسلمان سب ایک تن من ہین اور کھجانے اور چڑھانے کے نامون سے مت پکارو آپسمین جو بُرا ہے نام لینا بُرائی سے جیسے کہ اے یہودی یا اے نصرانی کہکر پکارنا بعد مومن مسلمان ہونے کے ایسی باتون سے توبہ کرو اور جو کوئی توبہ نہ کریگا ایسی باتون سے پھر وہی قوم ستم کرنے والی ہے اپنے اوپر آپ جو خدا ے تعالی اور رسول کے غصہ مین گرفتار ہونگے

اب اس مقام پر چند احادیث لکھے جاتے ہین حدیث ابن عمر وابو ہریرة ان الکریم بن الکریم بن الکریم بن الکریم یوسف بن یعقوب بن اسحٰق بن ابراھیم بخاری مین عبد اللہ بن عمر رض سے

(۱) یہ آیت پارہ بست وششم سورہ حجرات مین ہے یاایہا الذین امنوا لایسخر قوم من قوم الخ جسکا ترجمہ لکھا گیا ہے ۱۲ عزیز گرامی

روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو خود کریم ہو اسکا باپ بھی کریم ہو دادا بھی کریم ہو پر دادا بھی کریم ہو سو حضرت یوسف ہین
حضرت یعقوب کے بیٹے حضرت اسحاق کے پوتے حضرت ابراہیم کے پر وتے **ف** یعنی سوا سے حضرت یوسف
کے یہ خاندانی بزرگی کہ جسکی چار پشت سے پیغمبر ہوتے آئے ہون کسی کو حاصل نہین **حدیث** البراء
بن عازب انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب اللھم انزل نصرك قالہ یوم حنین ۔ بخاری
اور مسلم مین براء بن عازب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مین پیغمبر ہون اسمین کچھ جھوٹ نہین
مین عبد المطلب کا بیٹا ہون الٰہی اپنی مدد اُتار یہ حضرت نے جنگ حنین کے دن فرمایا **ف** کسی شخص نے
براء بن عازب اِس حدیث کے راوی سے پوچھا کہ تم اصحاب لوگ جنگ حنین مین کیا بھاگ گئے تھے تب
اُنھون نے کہا کہ واللہ حضرت نے تو ہرگز پیٹھ نہین پھیری البتہ لشکر کے اگاون کے قدم اُکھڑ گئے تھے اور
حضرت سفید خچر پر سوار تھے پھر جب کافرون نے حضرت کو نرغہ کر لیا تب حضرت سواری سے نیچے اُترے
اور کافرون پر حملہ کر کے یہ حدیث فرمائی حضرت نے اِس کلام مین باپ دادا کے نام سے فخر نہین کیا
بلکہ اپنی نبوت کی حقیت ثابت کی اِسواسطے کہ کافرون نے اہل کتاب سے سنا تھا کہ عبد المطلب کی
اولاد مین ایک پیغمبر ہوگا جو ملک گیری کریگا **حدیث** ابوھریرۃ ان داؤد النبی صلوات اللہ
وسلامہ کان لا یاکل الا من عمل یدہ ۔ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے
فرمایا کہ داؤد پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام نہین کھاتے تھے مگر اپنے ہاتھ کے کام سے **ف** روایت ہے
کہ حضرت داؤد علیہ السلام کا معمول تھا کہ رات کو گشت کرتے تھے اور اپنا حال لوگون سے پوچھتے
پھرتے تھے اگر کوئی نامناسب بات معلوم ہوتی اُسکو بدل ڈالتے ایک رات ایک بڈھی عورت سے
پوچھا کہ داؤد کیسا آدمی ہے اُسنے کہا کہ ملک کے محصول سے کھاتا ہے آدمی تو خوب ہے اگر اپنے
ہاتھ کی محنت سے کھایا کرے پھر اُسوقت سے حضرت داؤد علیہ السلام نے محنت شروع کی خدا نے اُنکے
واسطے لوہے کو نرم کر دیا تھا اپنے ہاتھ سے اُسکی زرہ بناتے اور بیچکر کھاتے **حدیث** المقدام بن
معدی یکرب ما اکل احد طعاما قط خیرا من ان یاکل من عمل یدہ وان نبی اللہ داؤد کان یاکل
من عمل یدہ ۔ بخاری مین مقدام بن معدی کرب سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کسی نے کوئی کھانا

کبھی اپنے ہاتھ کے کسب سے بہتر نہیں کھایا اور البتہ خدا کا پیغمبر داؤد اپنے ہاتھ کے کسب سے کھاتا تھا **ف** بقدر قوت کے کسب کرنا فرض ہے اور ہاتھ کا کسب زیادہ تر حلال اور طیب ہے۔ حضرت داؤد رات کو گشت کے واسطے نکلے حضرت جبرئیل آدمی کی صورت ہو کر سامنے ہوئے حضرت داؤد نے پوچھا کہ داؤد کیسا آدمی ہے اُنھون نے کہا کہ خوب آدمی ہے لیکن اُسمین یہ خصلت اچھی نہین ہے کہ ملک کے محصول سے کھاتا ہے اور بہتر آدمی وہ ہے جو ہاتھ کے کسب سے کھاوے حضرت داؤد نے جناب الٰہی مین عرض کی کہ الٰہی مجکو کوئی پیشہ سکھلا دے خداوند نے اُنکو زرہ بنانا تعلیم کیا پھر حضرت داؤد اُسی کے کسب سے اپنا خرچ کرتے تھے **حدیث** ابوھریرۃ ایھا الناس ان اللہ طیب لا یقبل الا طیبا وان اللہ امر المومنین بما امر بہ المرسلین قال یا ایھا الرسل کلوا من طیبات واعملوا صالحا انی بما تعملون علیم وقال یا ایھا الذین اٰمنوا کلوا من طیبات ما رزقنکم ثم ذکر الرجل یطیل السفر اشعث اغبر یمد یدیہ الی السماء یا رب یا رب ومطعمہ حرام ومشربہ حرام وغذی بالحرام فانی یستجاب لذالک مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے لوگو البتہ خدا پاک ہے نہین قبول کرتا ہے مگر عمل پاک کو اور مال پاک کو مقرر خدا نے حکم کیا ایماندارون کو جسکو حکم کیا پیغمبرون کو فرمایا قرآن پاک مین اے پیغمبرو کھاؤ پاک مال اور حلال رزق اور نیک عمل کرو مین البتہ تمھارے عمل کا جاننے والا ہون اور خدا نے قرآن مین فرمایا ہے اے ایماندارو کھاؤ حلال مال اور پاک چیزون کو جو مین نے تمکو دین پھر حضرت نے ذکر کیا اُس مرد کا جسنے بڑا لمبا چوڑا سفر کیا بکھرے بال خاک آلودہ پھیلاتا ہے اپنے دونون ہاتھ آسمان کی طرف اور یون کہتا ہے اے رب میرے اے رب میرے اے رب میرے اور حالانکہ کھانا اُسکا حرام اور پینا اُسکا حرام بدن اُسکا پالا گیا حرام غذا سے پھر کہان سے ایسے شخص کی دعا قبول ہو **ف** پاک مال وہ ہے جسمین کسی کا دعویٰ اور جھگڑا نہو اور شرع مین درست ہو چوری کا مال اور غصب کا مال پاک نہین اسواسطے کہ مالک کا دعویٰ اُسمین موجود ہے اور خرچی کا مال اور رشوت کا اور بیاج کا اگرچہ اُسمین بظاہر کوئی دعویٰ نہین لیکن اِس طرح مال لینا شرع مین درست نہین تو ناپاک ہوا معلوم ہوا کہ حرام مال سے خیرات کرنا بیفائدہ

بات ہے کہ خدا اُسکو قبول نہین کرتا ہے اِسواسطے کہ وہ پاک ہے ناپاک کو کس طرح قبول کرے اور حلال طلب کرنے مین پیغمبرون اور مسلمانون کو خدا کا ایک سا حکم ہے اِسمین رد ہے اُن لوگون کا جو کہتے ہین کہ او صاحب ہم اور پیغمبر لوگ برابر نہین جو اُنکی طرح طلب حلال مین جانفشانی اور محنت کرین پھر حضرت نے فرمایا کہ ہرچند مضطر اور مسافر کی دعا قبول ہوتی ہے لیکن جب اُسکا کھانا پینا اور گوشت پوست حرام مال کا ہوا تو دعا قبول ہونے کی کونسی صورت ہے خواہ سفر حج کا ہو خواہ جہاد کا اِس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ مسلمان کے حق مین ساری عبادتون سے حلال روزی تلاش کرنا مقدم ہے بدون اِسکے نہ عبادت مین کچھ مزہ ہے نہ دعا قبول ہونے کی کچھ امید ہے اور یہ جو بعضے ناواقف کہتے ہین کہ حلال مال دنیا مین کسکو ملتا ہے اُسکی تلاش بیفائدہ ہے سو غلط بات ہے اِسواسطے کہ محنت ضروری کرنا کھیتی کرنا سوداگری شرع کے موافق کرنا نوکری کرنا بشرطیکہ اُسمین کوئی خلاف شرع کام نکرنا پڑے یا کوئی شخص خدا کی راہ مین بےخواہش اِسکو کچھ دیوے یہ سب درست ہے جو مال اِن طرحون سے حاصل ہو وہ حلال اور پاک ہے غرضکہ جس ایماندار کو قیامت مین خدا کو منھ دکھانے کا یقین ہے اُسکے نزدیک حلال روزی طلب کرنا مقدم ہے اور حرامخور خدا فراموش سے گفتگو نہین

حدیث ابوھریرۃ اَلنَّاس تبع لقریش فی ھذا الشان مسلمھم تبع لمسلمھم وکافرھم تبع لکافرھم الناس معادن خیارھم فی الجاھلیۃ خیارھم فی الاسلام اذا فقھوا تجدون من خیر الناس اشد الناس کراھیۃ لھذا الشان حتی یقع فیہ۔ بخاری اور مسلم مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ عرب کے لوگ اِس سرداری مین قریش کے تابعدار ہین مسلمان اُنکا قریش کے مسلمان کے تابع ہوتا ہے اور کافر اُنکا قریش کے کافر کا تابع ہے آدمیون کا حال کانون کا سا ہے۔ جو اُن لوگون مین کفر کی حالت مین افضل تھے وہی لوگ اسلام مین بھی افضل ہین جس وقت کہ دین مین ہوشیار ہوجاوین اور احکام شرعی کو خوب سمجھین آدمیون مین بہتر اُسکو پاؤگے جو بہت نفرت رکھتا ہوگا اِس اِسلام سے یا اِس خلافت سے جب تک کہ اُسمین نہ آجاوے **ف** یعنی قریش مین ہمیشہ سرداری قائم رہی کفر مین بھی اور اسلام مین بھی پھر قریش کے افضل ہونے کا قاعدہ کلیہ فرمایا مثال دیکر جیسے

کا نہین مختلف ہین کہ بعضی کان سونے کی اور بعضی لوہے کی ویسے ہی آدمی بھی مختلف ہین کہ بعضے خاندان
عمدہ ہین شجاعت ریاست غیرت ہمت اُنمین پیدائشی ہوتی ہے جیسے کہ قریش کا خاندان اور بعضے خاندان
ایسے نہین ہوتے جیسے اَور عرب پھر فرمایا کہ جو کفر مین بہتر خاندان تھا وہی اسلام مین بھی بہتر ہے
بشرطیکہ علم و عمل کو حاصل کیا ہو اسواسطے کہ شرافت ذاتی اور دینداری ملکر نورٌ علی نور ہوگئی معلوم
ہوا کہ شرافت ذاتی بدون دینداری کے خدا کے نزدیک کچھ حقیقت نہین اور یہ جو فرمایا کہ بہتر وہی ہے
جو نہایت نفرت رکھتا ہو اسکے دو مطلب ہین ایک یہ کہ جو حالت کفر مین اسلام سے بہت نفرت
رکھتا ہو اسلام کے بعد وہی افضل ہے جیسے عمر فاروق اور خالد اور عکرمہ رضی اللہ عنہم اسواسطے
کہ جو کفر مین بہت مضبوط ہوتا ہے وہ اسلام مین بھی خوب مضبوط ہوتا ہے مضبوط لوگ جدھر آتے ہین
خوب ہی آتے ہین دوسرا مطلب یہ کہ جو خلافت اور امامت سے قبل سردار ہونے کے نفرت رکھتا ہو
وہی افضل ہے اسواسطے کہ اُسکو سرداری کی طمع نہین اور جبکہ اُسکو سردار بنایا تو خوب جانفشانی کرتا ہے

حدیث ابوبکرۃ آرایت ان کان اسلم و غفار و مزینۃ و جھینۃ خیرًا من بنی تمیم و بنی عامر و اسد
و غطفان اخابوا و خسروا قال نعم قال فوالذی نفسی بیدہ انھم لاخیر منھم قالہ للاقرع بن حابس حین قال انما
بایعک سراق الحجیج من اسلم و غفار و مزینۃ و جھینۃ۔ بخاری اور مسلم مین ابوبکرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا بھلا
بتلا تو اگر قوم اسلم و قوم غفار و قوم مزینہ اور قوم جہینہ بہتر ہون بنی تمیم کی قوم سے اور بنی عامر اور اسد اور غطفان کی قوم
سے تو کیا اُنکو نقصان و ٹوٹا پڑے اقرع نے کہا کہ ہان حضرت نے فرمایا تو قسم ہے اُس ذات پاک کی جسکے
قابو مین میری جان ہے کہ وے یعنی قوم اسلم وغیرہ بہتر ہین اُن قومون سے یعنی بنی تمیم
وغیرہ سے ۔ یہ حضرت نے اقرع بن حابس سے فرمایا جبکہ اُسنے حضرت سے یون کہا تھا کہ تجھسے
تو حاجیون کے چوٹٹون نے بیعت کی ہے یعنی اسلم و غفار و مزینہ و جہینہ **ف** اسلم و غفار و مزینہ اور جہینہ
کی قوم مکہ کی راہ مین رہتی تھی عرب مین کم ذات تھی اور کفر کی حالت مین حاجیون کو لوٹ لیتی تھی اور بنی تمیم اور
بنی عامر اور اسد اور غطفان کی قوم عمدہ لوگ تھے سو اول اسلم وغیرہ مسلمان ہوئے تو اقرع بن حابس
کہ بنی تمیم کا سردار تھا مسلمان ہونے کے وقت حضرت پر اپنے مسلمان ہونے کا احسان جتانے لگا اور قوم

اسلم کی حقارت شروع کی تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی خدا کے نزدیک وہی بہتر ہے جو دین پر چلے اگرچہ ذات کا کمینہ ہو سرداری اور شرافت ذاتی بدون دینداری کے کچھ حقیقت نہین **حدیث** ابوھریرۃ اثنتان فی الناس ھما بھم کفر الطعن فی النسب والنیاحۃ علی المیت - مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ دو خوئین لوگون مین ایسی ہین جو اُنکے حق مین کفر ہے ایک تو نسب مین عیب لگانا دوسرے مردہ پر نوحہ کرنا **ف** یعنی یہ کفر کی رسمین ہین اور اگر اُنکو حلال جانکر کرے تو صاف کفر ہے **حدیث** ابومالک الاشعری اربع فی امتی من امر الجاھلیۃ لا یترکوھن الفخر بالاحساب والطعن بالانساب والاستسقاء بالنجوم والنیاحۃ - مسلم مین ابومالک سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ چار خصلتین میری امت مین زمانہ کفر کی رسمین ہین جنکو نچھوڑینگے ایک تو بڑائی مارنا اپنے خاندانون پر دوسرے عیب لگانا لوگون کے نسب مین تیسرے مینھ کو چاہنا ستارون سے یعنی نکھت کی تاثیر سے مینھ کو سمجھنا چوتھے نوحہ کرنا **ف** فی الحقیقت یہ کفر کی رسمین اِس اُمت مین جاری ہین تمام عوام اعتقاد بنجوم اور نوحہ گری مین گرفتار ہین اور خاندان پر فخر کرنا اور غیرون کے نسب مین طعنہ کرنا اکثر خواص مین بھی موجود ہے العیاذ باللہ مین رکھے **حدیث** ابوھریرۃ من ابطا بہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ - مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے ساتھ اُسکے عمل نے دیر لگائی اُسکے ساتھ اُسکا نسب شتابی کچھ نکرسکیگا **ف** یعنی بدون نیک عمل کے ذات کچھ کام نہ آویگی ؎ بندگی باید پیمبرزادگی منظور نیست × **حدیث** سعد بن ابی وقاص من ادعی الی غیر ابیہ وھو یعلم انہ غیر ابیہ فالجنۃ علیہ حرام - بخاری اور مسلم مین سعد بن وقاص سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو اپنے باپ کو چھوڑ کر اور سے ناتا رشتہ لگاوے اور وہ جانتا بھی ہو کہ وہ اُسکا باپ نہین ہے تو اُسپر بہشت حرام ہے **ف** یعنی جو جان بوجھکر اپنا باپ چھوڑ دوسرے کو باپ بتلاوے تو وہ شخص بہشت سے بے نصیب ہے اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو بعض لوگ آپکو سید بتلاتے مین بہت بُرا کرتے ہین کہ بہشت چھوڑ دوزخ کی تیاری کرتے ہین **حدیث** ابوذر لیس من رجل ادعی لغیر ابیہ وھو یعلمہ الا کفر ومن ادعی ما لیس لہ فلیس منا ولیتبوأ

سقعدہ من النار ومن دعا رجلاً بالکفر او قال عدو اللہ ولیس کذلک الاحار علیہ کذا
قال مسلم و قال البخاری لا یرمی رجل رجلاً بالفسوق ولا یرمیہ بالکفر الا ارتدت علیہ
ان لم یکن صاحبہ کذلک - بخاری اور مسلم مین ابو ذر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کوئی
ایسا مرد نہین کہ جو اپنا باپ چھوڑ کر غیر کو باپ بناوے جان بوجھکر مگر کہ وہ کافر ہوگیا اگر اسکو حلال جانے
اور نہین تو اُسنے کفران نعمت کیا اور جو شخص دعوی ملکیت کا کرے جو اُسکا نہین وہ ہماری راہ پر نہین
اور چاہیئے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ کو ٹھہراوے اور جو پکارے کسی مرد کو کافر کہکے یا اسکو تمدا کا دشمن
کہے اور حالانکہ وہ ایسا شخص نہین ہے تو کہنے والے پر پلٹ پڑیگا - مسلم نے اسی طرح روایت کی اور
بخاری نے یون روایت کی ہے کہ نہ عیب لگا ویگا ایک مرد دوسرے مرد کو گناہ کا یا کفر مگر کہ کہنے والے
پر پلٹ پڑیگا اگر وہ شخص گنہگار یا کافر نہو گا **ف** معلوم ہوا کہ اپنا نسب چھپا کر دوسرا نسب ظاہر کرنا
اور بیگانی چیز کو اپنی کہنا اور مسلمان کو کافر یا نیک کو فاسق کہنا ایسا گناہ کبیرہ ہے جسمین کفر کا خوف ہے
اور اگر کوئی صریح کفر کی بات دیکھکر کسی کو کافر کہے تو درست ہے لیکن پھر بھی احتیاط ضرور ہے کہ مبادا
اپنے اوپر نہ اُلٹ پڑے **حدیث** عائشۃ یا فاطمۃ بنت محمد یا صفیۃ بنت عبد المطلب یا بنی
عبد المطلب لا املک لکم من اللہ شیئاً سلونی من مالی ما شئتم - مسلم مین حضرت عائشہ رض سے
روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اے فاطمہ محمد کی بیٹی اے صفیہ عبد المطلب کی بیٹی اے عبد المطلب
کی اولاد مین مالک نہین تمھاری بہتری کا خدا سے کسی چیز کا میرے مال سے مانگ لو جو تمھارا جی چاہے
ف جب یہ آیت اُتری کہ اے پیغمبر اپنے برادری والون کو عذاب الٰہی سے ڈراوے تب حضرت نے
اپنی بیٹی اور پھوپھی اور دادا کی اولاد سے یہ حدیث فرمائی یعنی دنیا مین اپنے مال دینے مین مجکو اختیار
ہے آخرت کا مین مالک ومختار نہین بدون ایمان اور عمل نیک کے میری قرابت پر نہ بھولیو **حدیث**
ابو ھریرۃ قریش والانصار وجھینۃ ومزینۃ واسلم واشجع وغفار موالی لیس لھم مولی دون اللہ ورسولہ
بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ قریش اور انصار اور جہینہ اور
مزینہ اور اسلم اور غفار میرے دوست اور مددگار ہین اُنکا کوئی مددگار نہین سوائے خدا اور رسول کے

ف یہ قوم حضرت کا ایمان لائی اور حضرت پر جان نثار رہی اسواسطے حضرت نے اُنکی فضیلت بیان کی
انوار الایمان مین تفسیر فتح العزیز سے نقل کیا گیا ہے کہ پیشہ حلال اور بابرکت یہ ہین ہماری
نشست بزی - چونہ بزی - خیاطی - پارچہ بافی - حلوائی - عطر فروشی - آردسائی - روغنگری - زرگری
آہنگری - کارچوبی - تجارت - کشتکاری - رنگریزی وغیرہ آور تعویذ کی اُجرت لینا جائز پیشہ ہے اور
امامت اور اذان وخدمت مسجد اور تلاوت قرآن کی اُجرت شکم پروری کے لیے مکروہ پیشہ ہے آور
قصابی - ستارکشی - خاک روبی - غلہ فروشی - غسالی - مُردہ شوئی خنیاگری - وکالت - دلالی - ناقص پیشے ہین
مولنا شاہ اہل اللہ دہلوی بذیل نصائح لکھتے ہین می باید کہ در جمیع اوضاع و اطوار بفرقہ شرفا
وصلحا در جور باشند و از صحبت و اوضاع اجلاف گریزان باشند -
مولوی محمد قدرت حلیم صاحب لکھتے ہین کہ حضور شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین عرض کیا گیا
کہ کون ہین وہ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ جو لوگ حکم کئے گئے ہین اُنکے ساتھ محبت کرنے کو اور اُسکے
ساتھ نیکی کرنے کو پس آپنے فرمایا اهل الصفأ والوفاء من امن بی واخلص یعنی وہ لوگ ہین جو دل
کے صاف ہین اور وعدہ کے وفا کرنے والے جو مجھپر ایمان لائے اور خلوص کیا پھر عرض کیا گیا کہ کیا ہین
نشانیان اُنکی پس آپنے فرمایا ایثار محبتی علی کل محبوب واشتغال الباطن بذکری بعد ذکر اللہ یعنی
نشانیان اُنکی اختیار کرنا میری محبت کو اوپر ہر محبوب کے اور دل لگائے رہنا ساتھ میرے ذکر کے بعد
ذکر اللہ تعالی کے دوسری روایت مین یون ہے علامتھم ادمان ذکری والاکثار من الصلوٰۃ علیّ
یعنی علامت اُنکی ہمیشہ کرنا ذکر میرا اور کثرت کرنا درود سے مجھپر -
وہ شعرا جنکو نہ دین سے غرض ہے اور نہ خدا کا خوف ہے وہ خیالی معشوق کی چاہ مین برسون
دشت جنون کی ایسی خاک اُڑا دیتے ہین کہ قیس و فرہاد کو گرد کر دیتے ہین - جب رشک کا تلاطم ہوتا ہے
تو ساری خدائی کو اپنا رقیب سمجھتے ہین - زاہدون پر پھبتیان کہتے اور واعظون کا خاکہ اُڑاتے ہین -
خدا سے شوخیان کرتے ہین اور نبیون سے گستاخیان - اعجاز مسیحی کو کھیل جانتے ہین اور حسن یوسفی کو تماشا
جسکے مداح بنتے ہین اُسے ایسا بانس پر چڑھاتے ہین کہ ممدوح کو خود اپنی تعریف مین کچھ مزہ نہین آتا ہے -

ملا اسعد اللہ مسیحا[۱] پانی پتی مصنف مثنوی رام وسیتا فرماتے ہین ؎ دل از عشق محمد ریش دارم ٭ رقابت با خدا ے خویش دارم ٭ اِس شعر کا مضمون خلاف شرع شریف کے ہے چنانچہ سید نور الحسن صاحب ابن سید صدیق حسن خان صاحب مرحوم لکھتے ہین مضمون این شعر خلاف شرع شریف است بلکہ قریب بکفر حق تعالی شعرا را توفیق احتراز از ہمچو معنی تراشی بخشد ۔

اگر کہا جاوے کہ یہ شعر حالت ذوق و مستی مین کہا ہے تب بھی قابل سند نہین ہے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لاتطرونی کما اطرت النصاری المسیح ابن مریم یعنی نہ بڑھکر تعریف کرو تم میری جیسا نصاری نے مسیح ابن مریم کی بڑھ کر تعریف کی اور خدا بنا دیا ۔

کلام مجید سے ظاہر ہے کہ بہت بڑا شریف وہ ہے جو بہت بڑا متقی ہو نسب کو شرافت مین مطلقاً کوئی دخل نہین ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تفاخر بالانساب حرام ہے نسب پر فخر کرنے والے دوزخ کے کوئلے اور اللہ کے نزدیک گوہ کے کیڑے سے زیادہ تر ذلیل ہین اور علی ہذا القیاس بزرگان دین نے مضامین ارقام فرمائے ہین بس شیخ جمال الدین عرفی شیرازی کے مندرجہ ذیل قول کی کچھ سند واصل نہین ہے بلکہ محض شاعرانہ تعلی ہے ۔

اقبال کرم می گزد ارباب ہمم را	ہمت نخورد نیشتر لا و نعم را
اما نبود وصف اضافی ہنر ذات	این فتوی ہمت بود ارباب ہمم را
این برق نجابت کہ جہد از گہر من	مدح است ولے گوہر ذات اب و ام را
وصف گل و ریحان ہوا باز نگردد	ہر چند ہوا عطر دہد قوت شم را
المنۃ للہ کہ نیازم بہ نسب نیست	اینک بشہادت طلبم لوح و قلم را

سید نور الحسن صاحب لکھتے ہین کہ شیخ محب علی محب بلگرامی مؤلف جریدۂ مفیدہ درین کتاب مقاصد ارجمند آوردہ و رباعیات دلپسند ایراد کردہ صاحب صدق و صفا و والی دار الامارۂ ذکاوت

(۱) مثنوی مسیحا کی ذکاوت اور بلاغت و فصاحت کی تصدیق کرتی ہے جیسا مرحوم سیتا کی تعریف مین لکھتے ہین ؎ تنش را پیراہن عریان ندیدہ ٭ چو جان اندر تن و تن جان ندیدہ ٭٭ ۱۲ عزیز نگرامی

این رباعیات از کتاب اوست **رباعی**

از نسب نیست نسبت مردم	هر کسے را بنفس خود شرف است
شرف مرد بجوهر خویش است	نه ز پاکی گوهر صدف است

بعده گفته بعضے از اولیاے کمل چون ابو حامد اسود زنگی و ابو الخیر حبشی و کرخی پدر شیخ معروف و نوبی پدر ذو النون مصری و ابو نصر سراج و ابو الحسن نساج و عبد الملک اسکاف و ابو محمد خفاف و ابو عبد الله جلاد و ابو حفص حداد و ابو العباس قصاب و حمدون قصار و ابو علی دقاق و ابو جعفر سماک باوجود عدم شرافت نسب بمرتبۂ عالیۂ ولایت فائز گشتند **رباعی**

خواهی که شوی خلاصۂ نوع بشر	باید که فراموش کنی نام پدر
در فضل و هنر کوش بمیدان ادب	از اهل کمال معرفت گوے ببر

وله

انسان که بصورت همه چون یکدگر اند	باید که بعین مهر در هم نگرند
تام پدر و مادر صوری بنگرند	کین قوم بیک مادر و از یک پدر اند

وله

اے طبع کجت سرشته با کبر و منی	دانسته تمام خلق را دون و دنی
هر جا که رسی لاف اصالت چه زنی	چون اصل تو از گل است یا آب منی

وله

اے طبع تو خو کرده بآئین خلاف	تا چند زنی از نسب عالی لاف
در نفس تو گر فضیلتے هست بگو	باقی همه از قبیل حشو است گزاف

وله

اے کرده سلوک در بیابان طلب	زنهار مکن مفاخرت بهر نسب
چیزے که بآن فخر توانی کردن	عقل است حیا و عفت و علم و ادب

ہندوستان کا شمالی و مغربی حصہ جو کشمیر کے نام سے موسوم ہے اور جسے لوگ کشمیر جنت نظیر کہتے ہیں وہ بھی نامی گرامی اہل حرفہ اشخاص سے خالی نہیں رہا ہے بڑے بڑے افضل و اکمل اُس خطہ میں بھی ہوئے ہیں مثلاً ملا حسین خباز کشمیری۔ ملا باقر صباغ کشمیری۔ خواجہ محمد بزاز کشمیری۔ ملا عبدالرشید زرگر کشمیری۔ شیخ فیض اللہ زرگر کشمیری۔ شیخ عبداللطیف تمباکو فروش کشمیری وغیرہم۔

نامی گرامی شعرا جنکا کلام لغوی سند ایش کرتے ہیں اور جنکے حالات سے مورخین صفحات تاریخ کو مزین و مزیب کرنا اپنا فخر سمجھتے ہیں اُنمیں سے اکثر اہل حرفہ ہی ہیں مثلاً **امتیاز** زعفرانی اصفہانی۔ **بساطی** بوریا باف سمرقندی۔ ملا صادق **حلوائی** سمرقندی۔ حکیم افضل الدین **خاقانی**[1] نجار شروانی المتوفی ۵۸۲ھ۔ محمد درویش **دہکی** جامہ باف قزوینی۔ محمد رضا **رضا** جامہ باف اصفہانی۔ **روغنی** روغنگر استرآبادی۔ **سعیدا** حکاک گیلانی۔ **سعیدا**[2] نقشبند یزدی الاصفہانی۔ **شریف** خداد تبریزی المتوفی ۹۵۶ھ۔ محمد علی **شکیب** سکاک شیرازی المتوفی ۱۱۲۵ھ۔ محمد کاظم **ظاہر** زرگر اردبیلی۔ **ظہیر** خباز۔ **عمر** خیام نیشاپوری شاگرد امام غزالی المتوفی ۵۱۶ھ۔ **عصری** زرگر تبریزی الاصفہانی المتوفی ۹۹۹ھ۔ **غیاثا** حلوائی شیرازی۔ **فردوسی** طوسی المتوفی ۴۱۱ھ۔ **فروغی** عطار قزوینی۔ سید محمد **فکری**[3] جامہ باف مشہدی المتوفی ۹۷۳ھ۔ **قتال** علاف مشہدی۔ **کاکائی** بقال قزوینی المتوفی ۹۰۰ھ۔ **مجد الدین**[4] ہمگر (جولاہہ ÷ رفوگر) معاصر شیخ سعدی شیرازی۔ **مطیع** تاجر تبریزی۔ **نصیبی** حلوائی جیلانی التبریزی المتوفی ۹۴۲ھ۔ **نجیب** بزاز کاشانی۔ **ناقع** طباخ قمی۔ **ہجری** شمشیرگر قمی۔ ملا باقر **باقر** خردہ فروش کاشانی۔ **رشیدی** زرگر۔ شیخ فریدالدین **عطار** المتوفی ۶۱۰ھ۔ **غیاث** نقشبند۔ **مذاقی** کرباس فروش اصفہانی المتوفی ۹۸۶ھ

---

(۱) ابوالعلاء گنجوی دختر خود را بحبالۂ نکاح خاقانی دادہ بود ۱۲ عزیز نگرامی

(۲) مرزا صائب اُسے زبان ادب سے یاد کرتے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں ؎ این خوش غزل زفیض سعیدائے نقشبند صائب زبحر دل بتامل رسیدہ است ۱۲ عزیز نگرامی

(۳) اپنے وطن مشہد مقدس سے ہندوستان میں چلا آیا تھا ۱۲ عزیز نگرامی

(۴) اتابک بادشاہ کے حضور سے بخطاب ملک الشعرا معزز و مشرف تھا ۱۲ عزیز نگرامی

(۱) **منعم** حکاک شیرازی۔ **سید نجدی** طباع یزدی۔ **یغما** خیاط قزوینی۔ **نوروز علی بیگ** زرگر تبریزی۔ ملا علی نقی **قسمت** معمار قمی۔ **صیقلی** صیقل گر یزدی۔ **طالعی** صحاف اکبر آبادی۔ **امیر بیگ** قصاب۔ **سلطان محمد** معمار۔ وغیرہ وغیرہ۔

تنویر القلوب مین احوال انسان صفحات ۱۷ مین نہایت ہی شرح وبسط سے کیا گیا ہے بخوف طوالت نقل نہین کیا جاسکتا ہے ایک مقام پر ہے کہ خلقت انسان از منی نجس ناپاک است کہ از خروج منی غسل وشست واجبی گردد۔ وغذاے نخستین انسان خون حیض ناپاک نسوان است اصل خلقت صوری انسان موجب شرافت شان نیست بلکہ بخلقت معنوی انسان از دیگران محترم ومحتشم اند وانسانیکہ بواسطہ ہمان شرافت داخل رجال اللہ میشوند واز ملائک ومخلوقات شتی معزز وفائق اند ولما فی روح البیان فان شرف الانسان وکرامتہ بالمعرفۃ والطاعۃ والافھو وسائر الحیوانات سواء ولما فی تاویلات النجمیۃ من کمالیۃ الانسان انہ اذا بلغ مبلغ الرجال البالغین من الانبیاء والاولیاء الخ ؎ مظہر کیست کلی وجامع × سر ذات وصفات از ولامع ×۔

مولوی محمد افہام اللہ صاحب فرماتے ہین کہ شرافت علمیہ وہ شرافت ہے جسپر خداوند عالم خود فخر کرتا ہے اور یہ بات اِنَّ اللهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وغیرہ من الآیات سے واضح ہے۔ شرف آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے فرشتون پر اسی علم سے ظاہر فرمایا وَعَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَاءَ كُلَّهَا الآیہ قرآن پاک مین اکثر انبیاء علیہم السلام کے حال مین یہی بزرگی مذکور ہے ہمارے رسول سید المرسلین پر عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ کا احسان جتایا۔ یہ وہ فضیلت ہے کہ صفت مخلوق صفت خالق سے بقولے شرکت فی الاسم اور بقولے شرکت فی المشابہت رکھتی ہے فرق مشخصات کمالیہ قدم وتعینات ناقصہ حدوث کا ہے۔

آنریبل حاجی محمد اسمٰعیل خان صاحب لکھتے ہین کہ ۸ھ فتح مکہ کے بعد خطبہ مین بھی مخصوصاً رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس سے بعد قتل اولاد۔ افتخار بالانساب والاجداد سے منع فرمایا۔

تکیہ بر جاے بزرگان نتوان زد بگزاف	مگر اسباب بزرگی ہمہ آمادہ کنی

(۱) منعم حکاک شیرازی فرماتے ہین ؎ آنرا کہ زور بازوے کسب ہنر بود × دست پر آبلہ صدف پر گہر بود ۱۲ عزیز نگرامی

تفسیر حسینی میں ہے کہ روز فتح مکہ جمعے از طلقا بوقتیکہ بلال رض بر بام بیت الحرام زادہا اللہ تعالیٰ
تعظیماً و شرفاً باذان مشغول بود در غیبت وے افتادند و یکے از سخنان الشان آن بود کہ آیا محمد ہیچکس
دیگر نیافتہ کہ بانگ گوید بجز این کلاغ سیاہ و در نسب او قدح کردند آیت آمد یَا اَیُّهَا النَّاسُ اے مردمان
اِنَّا خَلَقْنَاکُمْ بدرستیکہ آفریدہ ایم شمارا مِنْ ذَکَرٍ وَّاُنْثٰی از مردے و زنے کہ از آدم و حوا اند چون
ہمہ از یک پدر و مادر باشند پس بہ نسبتی فخر کردن و در نسبے طعنہ زدن ہیچ وجہے ندارد ؎

الناس من جهة التمثال اكفاء	ابوهم آدم والام حواء

ولنعم من قال ؎

نیست آدمیانرا کہ تفاخر ورزند	از رہ دانش و انصاف چہ دور افتادند
نرسد فخر کسے را بہ نسب بر دگرے	چونکہ در اصل زیک آدم و حوا زادند

وآنکہ بر قبائل و عشائر می نازد باید کہ بداند شعوب و بطون برائے تعارف است نہ برائے تفاخر چنانچہ
می فرماید وَجَعَلْنَاکُمْ شُعُوْبًا و گردانیدیم شمارا شعبہا یعنی جماعتہاے عظیم منسوب باصل واحد وَّقَبَائِلَ
و قبیلہاے منتسب بشعوب لِتَعَارَفُوْا تا بشناسید یکدیگر را و ممتاز گردید بعضے از بعضے یعنی دو کس کہ
بنام متحد باشند بقبیلہ متمیز شوید چنانچہ زید قریشی و زید تمیمی و بباید دانست کہ شعوب مشتمل بر قبائل است
چنانچہ مثلاً خزیمہ شعبے است مشتمل بر چند قبیلہ کہ یکے از انہا کنانہ است و قبیلہ بر عمائر اشتمال دارد چنانچہ قریش
عمائرے است از کنانہ و بعد از عمائر بطون است چون لوی کہ بطنے است از قریش و پس از افخاذ است چون [illegible]
کہ فخذے است از لوی پس عشائر است چون عباس از ہاشم و بعد از ان فصیل باشد و آن اہلبیت است چون
بنی العباس و گفتہ اند کہ شعوب از قحطان باشد و قبائل از عدنان و قولے آنست کہ شعب از عجم است و قبیلہ
از عرب و بر تقدیر اِنَّ اَکْرَمَکُمْ بدرستیکہ بزرگترین شما عِنْدَ اللہِ نزدیک خداے اَتْقٰکُمْ پرہیزگار
ترین شما است چہ بتقوی نفوس را مرتبہ کمال حاصل گردد و ہر کرا تقوی بیشتر قدم او در مرتبہ فضل بیشتر
الشرف بالعلم والادب لا بالاصل والنسب ؎

با ادب باش تا بزرگ شوی	کہ بزرگی نتیجۂ ادب است

اِنَّ اللہَ عَلِیۡمٌ بدرستیکہ خدا داناست باصل ونسب شما خَبِیۡرٌ آگاہ از علم و ادب ۔
شیخ ابو بکر واعظ سندھی لکھتے ہین جاننا چاہیے کہ حرفہ و پیشہ وصنعت سنت انبیا وسیر اولیا ہے
چنانچہ ابو البشر آدم علیہ السلام کھیتی کرتے تھے زراعت پیشہ تھے حضرت شیث علیہ السلام کپڑا بنتے تھے
جولاہہ گری کرتے تھے حضرت ادریس علیہ السلام کپڑا سیتے تھے درزی گری کرتے تھے حضرت داؤد علیہ السلام
زرہ بناتے تھے حضرت سلیمان علیہ السلام زنبیل بناتے تھے حضرت نوح علیہ السلام نجاری کرتے تھے
بڑھئی گری کرتے تھے حضرت زکریا علیہ السلام دروزگری کرتے تھے حضرت یوسف علیہ السلام کلاہ گر تھے
ٹوپیان بناتے تھے حضرت موسی علیہ السلام بکریان چراتے تھے چرواہہ گری کرتے تھے ہمارے سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم ایام طفولیت مین ہمراہ اپنے برادر رضاعی کے بکریان چراتے تھے ایام شباب مین
زراعت کرتے تھے سودا بازار سے خریدتے تھے تجارت کرتے تھے اور اپنا کرتہ سی لیتے تھے کلاہ بنا لیتے
تھے چنانچہ ایکبار عکاشہ نامے ایک صحابی ٹوپی کے لیئے کپڑا بازار سے لائے خیاط ملنے کی شکایت کرنے لگے
آنحضرت نے کپڑا لیکر اُسنے ٹوپی اپنے دست مبارک سے سی کر اُنکو عنایت کی اونھون نے تبرکاً اُسے
اپنے سر پر رکھا اور بعد وفات کفن مین دی گئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے علیکم
بالحرفة فان لکل نبی حرفة یعنی لازم کروا اپنے اوپر حرفہ اور پیشہ اور ہنر وکاریگری سیکھنے کو اِسلیئے
کہ ہر ایک نبی کے لیئے ایک ایک پیشہ تھا اور وہ اُسکے ذریعہ سے روزی حلال کی حاصل کرتے تھے
اور فرمایا ہے الحرفة سنة الانبیاء فمن ترك الحرفة فقد ترك سنته یعنی پیشہ کرنا سنت انبیا کا
ہے پس جسنے اُسکو ترک کیا اُسنے سنت انبیا کو ترک کر دیا ۔ اور فرمایا کہ پیشہ ور مثل غازیون اور
مجاہدون کے ہین ۔ ایک مرد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ
خیاطی پیشہ کرتا ہون درزی ہون آپنے ارشاد کیا تیرا پیشہ عمدہ و بہتر ہے اگر تو چوری اور خیانت کپڑے
مین نہین کرتا ہے تو تیرے لیے ہر ایک سوئی کے ٹانکے کے بدلے ثواب ہے ایک تیر لگانے کا راہ خدا مین دشمن
خدا کو ۔ اور اگر بوقت سلائی کے زبان سے مصروف یاد الٰہی مین بھی رہے تو تیرے لیے عبادت یکسالہ
کا اجر بعوض ہر ایک ٹانکے سوئی کے ہے ۔ ایک اور شخص حاضر ہوا اور التماس کیا کہ یا رسول اللہ مین پیشہ

بارچہ بافی ہے مین جولاہہ گری کرتا ہون فرمایا اگر راستبازی سے کرتا ہے تو ہر تار و پود کے بدلے تجھکو ثواب مجاہد فی سبیل اللہ ہے اور اگر یاد اور ذکر خدا مین بھی مصروف رہتا ہے تو تیرا رتبہ شیث علیہ السلام کا سا ہے۔ اسی طرح ایک شخص نے عرض کیا کہ میرا پیشہ بزازی ہے فرمایا کہ اگر اسمین دروغ وکذب و فریب نہین ہے ثواب حضرت صالح علیہ السلام کا تجکو حاصل ہے۔ دوسرے نے آگر گذارش کی کہ میرا پیشہ زراعت ہے ارشاد کیا کہ اگر اسمین امانت ہے تو تیرے لیے جنت ہے۔ تیسرے نے عرض کیا کہ میرا پیشہ تجارت ہے فرمایا اگر مال کی زکوۃ دیتا ہے اوقات نماز کو نگاہ رکھتا ہے سفر و حضر مین ثواب حج و عمرہ کا پاتا ہے۔

سید ابن حسن خان صاحب بلگرامی لکھتے ہین **شرافت نسبی** یہ چیز حیوانات مین بہت موثر ہے خصوصًا گھوڑے مین یا کبوتر مین یا مرغ مین یا کتے مین لیکن آدمی مین زیادہ موثر نہین ہے اور اگر ہے تو قریب مین کچھ موثر ہے زیادہ پشتون کے فاصلہ پر کچھ موثر نہین ہوسکتی جیسے رستم دستان کی نسل مین بعضے آتش پرست دیکھے جاتے ہین کہ ضعیف و ناتوان ہین الا رخش کی نسل کہ البتہ اپنی حالت پر ہوسکتی ہے اور سبب اختلاف تاثیر کا انسان و حیوان مین یہ ہے کہ نفوس حیوانی معطل ہوتے ہین اور قوت مصورہ ہر فرد کی متحد چنانچہ ہم دیکھتے ہین کہ ہرے کبوتر کا بچہ ہمیشہ ہرا ہوتا ہے بخلاف حضرت انسان کے انکی قوت متخیلہ کارفرما سے اختلاف ہے حاصل یہ کہ جب تطابق کا اعتماد نہوا اور باوجود فاصلہ چند پشت کے امید تطابق بھی نرہی تو پھر شیخی محض کم عقلی ہے اور غرور انتساب کا بے اصل ہے۔

برکت اللہ خان صاحب آروی لکھتے ہین **غرور نسب** این غروریست کہ ہیچ دل مردان باشد چون آتش در سنگ و بر ملا افتد وقت خصومت و جنگ اے عزیز اگر نسب بکار دنیا و آخرت تو می آید ہر غرورے کہ بران می توانی بکن و گرنہ آنرا پیش کش و نام بزرگان خود را بر زبان خلق مفگن۔

سید عسکری صاحب طبیب لکھنوی لکھتے ہین **نسب** ہر آدمی کا حضرت آدم و حوا سے ملتا ہے پھر آپسمین غرور کیسا **نقل** جناب رسالت مآب صلوات اللہ علیہ و آلہ نے جب مکہ فتح کیا بلال رض کو حکم دیا کہ بام کعبہ پر چڑھ کر اذان دیں اسوقت ہشام نام ایک قریش کے رئیس نے برا مانا کہ ایسا کام

ایسے عمدہ مقام پر ایک غلام کو نہین لائق تھا اُسوقت یہ آیت نازل ہوئی یَآ اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ الآیۃ **نقل** زہر الریاض مین وارد ہے کہ ایک سال مکہ مین امساک باران ہوا لوگ عرفات مین نماز استسقا کو گئے وہان ایک حبشی غلام نظر پڑا سیہ فام لاغر اندام اُسنے بعد اداے نماز سجدہ تحیت مین بڑا خضوع کیا اور مناجات کی بارخدایا یہ بندہ سر سجدہ سے نہ اُٹھائیگا جب تک پانی نہ برسیگا اُسوقت دریاے رحمت جوش مین آیا ایک لکہ ابر کا پیدا ہوکر منبسط ہوا اور پانی برسنے لگا۔ غرض کہ جب حریت اور رقیت اس مقام مین غیر معتبر ہے پھر اَور طرح کے اعتبارات کو کیا دخل ہے

ستے ہے جسکا چال چلن نیک نامور ہے وہ ہے		خبر ہے جسکو شرافت سے باخبر ہے وہی
یہ قول ہو نہین سکتا کبھی تمنّا جھوٹھا		جو بدچلن ہے زمانہ مین بدگُہر ہے وہی

مولوی **نذیر احمد** صاحب دہلوی نے کتاب بنات النعش مین ہنر وغیرہ پر بحث کرکے نصیحت کی بہت باتین نکالی ہین چنانچہ ایک مقام پر لکھتے ہین کہ جن لوگون سے ذاتین چلین وہ بڑی نمود کے لوگ تھے اور اپنے گروہ مین سردار تھے اگر فخر کرین تو وہ لوگ۔ اور یون تو ذات پر فخر برابر ہوتا آیا ہے کوئی زمانہ ایسا نہین گذرا کہ اُسمین لوگ شیخی خورے نرہے ہون جب لیاقت والے نہ گ مرگئے جنکا نام تھا اُنکی اولاد مین کوئی نام نمود والا ہوا نہین اب یہ فخر کرین تو کس بات پر۔ بیچارے مُردون ہی کی ہڈیون کو پڑے چچوڑ رہے ہین۔

خواجہ سید **فخر الدین حسین** صاحب دہلوی لکھتے ہین کہ جو لوگ عالی خاندان ہین سمجھتے ہین کہ سب سے ہم افضل ہین اور لوگ ہمسے شرافت مین کم ہین اور بعضے بجھدار اگرچہ اس غرور نسب کو ظاہر نہین کرتے لیکن اُنکا غرور حالت خشم مین اکثر کھل جاتا ہے کہ مغضوب علیہ کی نسبت ایسے کلمات جو دلالت کرین اُسکی حقارت پر اور اُسکی تعلی پر زبان پر لاتے ہین مثلاً صاحب علو نسب اپنے مقابلہ والے سے کہتا ہے کہ تیری یہ مجال ہے کہ تو ہمسے ہمسری کرے شاید تو اپنے تئین بھول گیا وقس علی ہذا مگر کبھی یہ غرور موجب خفت عظیم کا ہوجاتا ہے۔

انوار التنزیل المعروف بہ **تفسیر بیضاوی** شریف جلد دوم مین ہے یَآ اَیُّهَا النَّاسُ

إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ من ادم وحوا وخلقنا كل واحد منكم من اب وام فالكل سواء في ذلك فلا وجه للتفاخر بالنسب يجوز ان يكون تقريرا للاخوة المانعة عن الاغتياب وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ الشعب الجمع العظيم المنتسبون الى اصل واحد وهو يجمع القبائل والقبيلة تجمع العمائر والعمارة تجمع البطون والبطن تجمع الافخاذ والفخذ تجمع الفصائل فخزيمة شعب وكنانة قبيلة وقريش عمارة وقصي بطن وهاشم فخذ وعباس فصيلة وقيل الشعوب بطون العجم والقبائل بطون العرب لِتَعَارَفُوا ليعرف بعضكم بعضا لا للتفاخر بالاباء والقبائل وقرئ لتعارفوا بالادغام ولتتعارفوا ولتعرفوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ فان التقوى بها تكمل النفوس ويتفاضل الاشخاص فمن اراد شرفا فليلتمس منها كما قال عليه السلام من سره ان يكون اكرم الناس فليتق الله وقال يا ايها الناس انما الناس رجلان مؤمن تقي كريم على الله وفاجر شقي هين على الله إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بكم خَبِيرٌ ببواطنكم۔

	از تکبر دور باش اے بے ادب		چند مغروری تو بر اصل و نسب	

متعلقات ظفر جلیل شرح حصن حصین میں ہے سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای الناس اکرم قال اکرمهم عند الله اتقيهم قالوا ليس عن هذا نسئالك قال فاكرم الناس يوسف نبي الله ابن نبي الله ابن نبي الله ابن خليل الله قالوا ليس عن هذا نسئالك قال فعن معادن العرب تسئالوني قالوا نعم قال فخياركم في الجاهلية خياركم في الاسلام اذا فقهوا یعنی پوچھے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ کون لوگون میں بہت بزرگ ہے فرمایا بہت بزرگ انکا نزدیک اللہ کے بہت پرہیزگار انکا ہے عرض کیا صحابہ نے نہیں اس سے پوچھتے ہیں آپ سے فرمایا بہت بزرگ لوگون کا ہے یوسف نبی اللہ کہ بیٹا ہے نبی خدا کا۔ عرض کیا انھون نے نہیں اس سے پوچھتے ہیں ہم آپ سے فرمایا پس قبائل عرب سے پوچھتے ہو مجھ سے عرض کیا انھون نے ہان فرمایا پس اچھے تمھارے کفر کی حالت میں اچھے تمھارے ہیں اسلام میں جب سمجھدار دین کے ہون ف یعنی جو کفر کی حالت میں پسندیدہ اور بزرگ تھے یعنی شجاعت وسخاوت وغیرہما اچھی خصلتیں رکھتے تھے وہی سب مسلمان ہوگئے

اور علم دین سیکھا اچھے ہوئے۔

مولوی سید غلام مولیٰ عطا صاحب فرماتے ہین۔ سخت عیب ہے کہ خاص و عام پیشہ وحرفہ کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہین خصوصاً علماے ذیشان تو کوئی پیشہ کرنا پسند ہی نہین فرماتے بلکہ اپنی شان کے خلاف سمجھتے ہین حالانکہ قرآن وحدیث و عادات سلف اسپر مبنی ہین کہ ہم جائز طور پر اپنی روزی اور وہ علوم وفنون بھی جو ذریعہ کسب معاش ہین حاصل کرین لیکن دینی مہمات اور امورات بھی اُسکے ذیل مین تقدیماً انصرام پاتے رہین ع چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار۔ چنانچہ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّکُمْ فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ترجمہ تمپر کوئی گناہ نہین ہے اسمین کہ سفر حج مین روزی و رزق تلاش کرو اپنے پروردگار سے حرفت وتجارت کے ذریعہ سے پس جب عرفات سے واپس آؤ تو یاد کرو خدا کو مزدلفہ مین اور فرمایا فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ترجمہ جب ادا کرچکو نماز جمعہ تو زمین پر حرفت و تجارت کے لیے پھیل جاؤ اور اپنی روزی تلاش کرو اور کثرت کے ساتھ خداے پاک کو یاد کرو تاکہ تم نجات پاؤ

	از ذکر خدا مباش یکدم غافل
کز ذکر بود خیر دو عالم حاصل	

اور فرمایا رِجَالٌ لَّا تُلْھِیْھِمْ تِجَارَۃٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَآءِ الزَّکٰوۃِ ترجمہ مرد وہ ہین کہ انکو تجارت اور خرید و فروخت ذکر آلہی اور قیام نماز اور اداے زکوۃ سے مانع نہین ہے اور فرمایا وَاٰخَرُوْنَ یَضْرِبُوْنَ فِی الْاَرْضِ یَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ ترجمہ اور دوسرے ایسے لوگ ہونگے کہ سفر کرینگے زمین مین اور تلاش کرینگے اپنی روزی حرفۃ وتجارۃ خدا سے اور فرمایا وَجَعَلْنَا النَّھَارَ مَعَاشًا ترجمہ اور ہمنے دن کو تمھارے لیے روزی پیدا کرنے کا وقت بنایا ہے کہ محنت مزدوری تجارت حرفہ وغیرہ کرکے راہ خدا مین ثابت قدم رہو نہ یہ کہ قرآن وحدیث کے ذریعہ سے کمائی کرو۔ ایک روز جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو ہوکر ایک جوان چست وتوانا صبح ہی صبح روزی کی تلاش مین نکلا صحابہ کہنے لگے کیا اچھا ہوتا اگر یہ جوان اپنی قوت و توانائی کو راہ خدا مین صرف کرتا یہ سنکر آپنے

فرمایا ایسا نہو کیونکہ اگر وہ اپنے لیے روزی مین سعی کرتا ہے کہ مانگنے سے بچے اور لوگون کا محتاج نہو تو وہ خدا کی راہ مین ہے اور اگر اپنے ضعیف والدین یا عیال کے لیے کوشش کرتا ہے کہ اُنکو مستغنی کرے تو وہ بھی خدا کی راہ ہے (رسالۂ صداے الم مرزا سلطان احمد صاحب قادیانی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ طلب کسب حلال بعد از فرائض اسلامی فرض ہے (رواہ البیہقی فی شعب الایمان اشعۃ اللمعات صفحہ ۱۱ جلد اول) حدیث رافع بن خدیج مین ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کونسا کسب زیادہ تر پاک ہے فرمایا اپنے ہاتھ کی کمائی (یعنی حرفہ) اور تجارت شرعی (رواہ احمد ایضاً صفحہ ۱ جلد اول) مقدام بن معدیکرب شیر فروشی مثل گھوسیون کے کرتے تھے کسی کے اعتراض پر آپنے فرمایا کہ یہ جائز ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ایسا زمانہ آنے والا ہے جسمین درم و دینار کے مال حرام سے بچنے کے لیے سخت ضرورت پڑیگی (رواہ احمد ایضاً صفحہ ۱۱ و ۱۲ جلد اول) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ خدا پیشہ ور مسلمان کو دوست رکھتا ہے (صداے الم) زید بن سلمہ زمین مین پودھا لگا رہے تھے حضرت عمر نے فرمایا ایسا ہی چاہیئے اے زید اگر تو لوگون سے بے غرض رہیگا تو تیرا دین محفوظ رہیگا اور تیری عزت اُنمین زیادہ ہوگی (ایضاً) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین موت کے آنے کی جگہ اُس سے بہتر نہین سمجھتا کہ اپنے عیال کے لیے بازار مین لین دین کر رہا ہو (ایضاً) امام احمد حنبل رحمہ اللہ سے لوگون نے پوچھا کہ آپ اُس شخص کے حق مین کیا کہتے ہین جو اپنے گھر یا مسجد مین بیٹھ کر کہے کہ مین کچھ نہ کرونگا جب تک رزق آپ سے میرے پاس نہ آوے آپنے فرمایا کہ ایسا شخص علم دین سے جاہل ہے (ایضاً) بعض صحابی مثل ابوہریرہ اور ابن مسعود وغیرہما کے پشتارۂ ہیزم او گیہون کی گٹھری اپنی پشت پر لاتے تھے۔ ابوہریرہ امیر ایک شہر کے تھے جب انبار لکڑیون کا اپنے سر پر رکھکر چلتے تو فرماتے طرقوا الامیر کم (آداب الصالحین) حضرت امام اعظم اور ابوبکر شافعی وغیرہ بزاز تھے ابن الجوزی عار و ئینہ گری سفیان ثوری سقائی اور اویس قرنی وغیرہ شبانی کرتے تھے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم بازار سے غلہ خرید کر اپنے سر پر لاتے اگر کوئی مانگتا ہرگز نہ دیتے (آداب الصالحین) علماے سلف مین طمع حرص حقد حسد خست بخل عیب گوئی وغیرہ ہرگز نہ تھی۔ ائمہ اربعہ

صاحب مسند بزار - ابی یعلی موصلی - صاحب صحیح اسمعیلی - ابن حبان - بیہقی - طبرانی - دیلمی - خطیب بغدادی[1]
ابو بکر شافعی - ابن الجزری - حمیدی - ابن قانع - ابو عثمان - صابونی - دینوری - ابو القاسم رازی -
دمیاطی - ابو داؤد - ترمذی - نسائی - ابن ماجہ - کرمانی - صاحب فتح الباری - عبداللہ بن مبارک[2] وغیرہ
کسب معاش سے غافل نہ تھے اور پھر تحصیل علوم کے لیئے بخارا - سمرقند - شام - بغداد - یمن - خراسان
مصر - روم - عرب - اندلس - کوفہ - بصرہ - اہواز - حجاز - آفریقہ وغیرہ ملکون اور شہرون کا دور دراز
سفر اختیار کیا اور اپنی تمام زندگی کو اشاعت اسلام مین وقف کیا تھا - پیشہ اور تجارت سے جو ملتا اُسکو
اپنے خانگی اور دینی ضروریات مین صرف کرتے تھے - طمع دنیا سے خالی تھے - **حدادی - حلاجی**
صباغی - دباغی - پارچہ فروشی - بیوپار - شبانی - وغیرہ مین شہرۂ آفاق تھے اور انصرام
دینی مہمات مین طاق - عبدالرحمن بن القاسم اغنیا و امرا کے عطیات کو ہرگز قبول نہ کرتے تھے - عبداللہ بن مبارک
حب جاہ سے سخت نفرت رکھتے تھے چنانچہ عباد بن محمد نے جب اُنکو عہدۂ قضا کے لیے مجبور کیا تو فرار ہوگئے
اِن دونون بزرگون نے ہر سال کو تین حصون مین اپنی زندگی کے کامون کے لیے مجبور کیا تھا - ابراہیم حربی
نے بوقت فراغ تالیف سنن ایک ہزار درم فقرا کو تصدق اور ایک ہزار دینار دعوت محدثین و علماء

(۱) ابو بکر خطیب بغدادی نے شہر بغداد کی تاریخ دس جلدون مین لکھی ہے جسمین بادشاہون امرا فضلا اور تمام نامور علما کے
تفصیلی حالات - شہر کے تغیرات - اُسکی ترقیان اور اُسکے تنزل - وہان کی مشہور عمارتون محلون مسجدون غرضکہ تمام باتون کا تذکرہ ہے
اسی طرح حافظ ابو القاسم علی بن حسن عسکری نے شہر دمشق کی تاریخ اسّی جلدون مین لکھی ہے مگر افسوس کہ شہر غزنی جہان کسی زمانہ مین
بارہ ہزار مدرسے تھے اور شہر دہلی جو مسلمان خاندان کے سلاطین کا دار السلطنت رہا ہے اُنکی کوئی تاریخ نہین ہان آنریبل
سر سید احمد خان نے صرف ایک منفرد کوشش کی اور اپنی کتاب آثار الصنادید مین دہلی کی کل عمارتون کا حال لکھا ہے جنکی
عبارت بتا رہی ہے کہ سید صاحب نے جو کچھ لکھا ہے اُسے تحقیق و تفتیش سے کم تعلق ہے بلکہ اُنھون نے اپنے خیالات
کو عام مذاق کی سطح پر قائم کیا ہے اور عام لوگون کی بتائی باتون کو اکٹھا کر دیا ہے ۱۲ عزیز نگرامی -

(۲) مثلاً قدوری منسوب بہ بیع قدور کہ بالضم جمع قدر بالکسر است بمعنی دیگ سفالین ۱۲ لب الالباب آور اشرف اللغات
مین ہے کہ قدوری منسوب طرف پیشہ کمہارون کے ۱۲ عزیز نگرامی -

طلبا مین صرف فرمائے۔ صاحب شرح السنۃ لذت دنیاے دنی سے ایسے متنفر تھے کہ شام کے وقت
خشک روٹی کے ایک ٹکڑے پر قناعت کرتے تھے پھر لوگون کے اصرار پر وہی ایک ٹکڑا روغن زیت سے
کھانے لگے۔ طبرانی نے تیس برس تک تحصیل علم حدیث مین خواب وآرام کو ترک کر دیا تھا۔ اور بضرورت شدید
بوریا کے ٹکڑے پر لیٹ رہتے تھے۔ ابن شقیق بلخی نے نہایت سردی اور برف باری کے موسم مین بعد از نماز عشا
مسجد سے نکلتے ہوئے عبد اللہ بن مبارک سے ایک حدیث کا ذکر کیا آپ وہین کھڑے ہو گئے اور
جواب مین ارشاد کرتے کرتے صبح ہو گئی۔ ابن نجید نے جو کچھ مال ترکۂ پدری سے پایا تھا سب راہ خدا
مین صرف کیا اور دو ہزار درم ضرورت دینی مین خفیہ طور پر اپنے شیخ عثمان کے حوالہ کیا۔
خطیب بغدادی نے اپنا کتب خانہ اور کل مال واسباب حسبۃً للہ عطا فرمایا۔ پس کیا وجہ
ہے کہ ہم اخذ مسائل مین تو ان حضرات مقدسین کی سند پیش کرین اور کسب معاش اور طرز زندگی
مین انکی تقلید سے باہر ہون۔ کامل مسلمان بننے کے لیے معاش معاد کے ذریعہ سے ہر وقت کام لینا
چاہیے۔ دینی مہمات کو معاش مین یاد رکھین اور دنیوی معاملات مین معاد کو بھول نجاوین۔
اخبار **کارنامہ** لکھنؤ مطبوعہ ۲۵ - دسمبر ۱۸۹۵؁ء صفحہ ۱۲ مین ہے جب ہم غور کرتے ہین کہ
ہندوستان کے مسلمانون کی حالت زار کیون ہو گئی تو خیال مین آیا ہے کہ مسلمانون نے ملک عرب
سے آکے ہندوستان مین بود و باش جو اختیار کی تو ہندوؤن کی خلا ملا سے اپنی قدیم روش کو ترک
کر کے اُنکے مراسم کے مطیع ہو گئے یعنی مثل ہندوؤن کے پیشہ کو نظر حقارت سے دیکھنے اور اجتناب
کرنے لگے۔ دوسرے اِنکی سلطنت ہندوستان مین قائم ہونے سے قوم شریف کے آدمی صاحب سیف
و قلم رہے اور ہندوستان مین پیشہ ور آدمی حقیر و ناچیز سمجھے جاتے تھے حالانکہ نوکری غلامی و تجارت
و دوکان داری بادشاہی ہے اور اکل حلال وہ ہے جو محنت و دستکاری و تجارت پیشہ سے ہاتھ آئے
دیکھو انبیا علیہم السلام و رہنماے اسلام دستکاری و پیشہ سے ارزقہ بہم پہونچاتے تھے گاڑھی مشقت سے
پیدا کر کے کھاتے کھلاتے تھے حضرت داؤد علیہ السلام کپڑا سیتے تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام بزازی کرتے تھے حضرت
زکریا علیہ السلام نجاری کرتے تھے اسی طرح حضرت خاتم الانبیا و حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی تجارت کی ہے

اور ابوطالب عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عطر و غلہ فروخت کرتے تھے حضرت ابوبکر صدیق خلیفہ اول و حضرت عثمان خلیفہ ثالث و حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم اجمعین بزازی کرتے تھے حضرت سعد بن ابی وقاص و حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما جو عشرہ مبشرہ سے ہین تیر بناکے بیچتے تھے۔ حضرت عامر بن کریز و حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما گوشت کی دکان رکھتے تھے۔ حضرت عاص بن ہشام و ولید بن مغیرہ رضی اللہ عنہما لوہار کا کام کرتے تھے۔ عوام والد حضرت زبیرؓ درزی کا کام کرتے تھے۔ ابوسفیان بن حرب سالن پکاکے بیچتے تھے۔ عقبہ بن ابی وقاص کا پیشہ نجاری تھا۔ امیہ بن خلف پتھر کی ہانڈی فروخت کرتے تھے۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ ریشمی کپڑا بنواتے اور فروخت کرتے تھے۔ اسی طرح اکثر قریش و انصار اشراف مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ ہر قسم کی دستکاری و پیشہ سے اوقات بسر فرماتے تھے۔ مگر ہندوستان کے مسلمان پیشہ کو عیب اس وجہ سے سمجھنے لگے کہ ہندوستان مین جو پیشہ کرتا تھا اُسی نام سے پکارا جاتا تھا حالانکہ پیشہ ذات (جات) نہین ہوسکتا۔ اب کہ مسلمانون سے زمانہ مخالف ہوا ہے نوکری کا پیشہ معدوم ہوگیا ہے بس انکو چاہیے کہ اپنے اجداد کے طریقہ کی طرف رجوع کرین تاکہ اپنی قوت بازو سے اکل حلال پیدا کرسکین اور آفرینندۂ عالم سے برکت طلب کرین کہ تکلیف سے نجات پائین۔ فارغ البال ہوجائین۔ دیکھین جو قوم آج حکمران ہے اُسکے خاندان کا طریقہ کیا ہے اور کیونکر ہر ایک روزی پیدا کرتا ہے بقول قائل ؎

ہر کہ نان از عمل خویش خورد		منت حاتم طائی نبرد	

اُنکو چاہیے جو پیشہ اختیار کرین اُس پیشہ ورکی روش و طریقہ سے مجتنب رہین اخلاق محمدی و اطوار نیک و عادات حسن تحصیل علم و عمل کی پابندی کو واجب سمجھین اور اپنی شرافت قوم کا خیال رکھین۔

تاریخ ائمہ اطہار صفحہ ۱۰۹ مین ہے کہ داؤد طائی ایک روز حضرت امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد صادق علیہما السلام کی خدمت مین حاضر ہوے اور عرض کیا کہ اے فرزند رسول اللہ کے نصیحت کیجئے کہ میرا دل سیاہ ہوگیا ہے حضور نے فرمایا اے ابا سلیمان تو اپنے زمانہ کا زاہد ہے تجھکو میرے پند کی کیا حاجت ہے پھر انھون نے عرض کیا اے رسول خدا کے فرزند اللہ تعالی نے آپکو تمام خلق سے

افضل کیا ہے آپکو نصیحت کرنا واجب ہے امام علیہ السلام نے فرمایا اے ابا سلیمان میں اس سے ڈرتا ہوں کہ قیامت میں میرے جد مجھسے باز پرس کریں اور جھگڑا کریں کہ حق میری تابعداری کا کیوں نہ ادا کیا یہ کام نسب کے صحیح ہونے سے قوی نہیں ہے یہ کام معاملہ کے ساتھ شائستہ حضرت حق ہے اور معاملہ کے ساتھ خوب ہے حضرت حق میں یعنی آخرت کا کام اللہ کے ساتھ معاملہ درست کرنے سے درست ہوتا ہے نہ نسب صحیح ہونے سے۔ داؤد یہ سنکر بہت روئے اور کہا کہ اے اللہ وہ شخص کہ جسکی معجون طینت آب نبوت سے ہے اور ترکیب طبیعت اُسکی اصول برہان اور حجت سے ہے جد اُسکے رسول خدا اور ماں اُنکی بتول زہراء اور باپ اُنکے علی مرتضی ہیں اس حیرانی میں ہیں داؤد کون ہے اور اسکی کیا حقیقت ہے کہ اپنے معاملہ کے ساتھ مغرور رہو۔

علامہ ابی الحسن علی ابن ابی الکرم محمد بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد شیبانی الملقب بعز الدین المعروف بابن الاثیر الجزری صاحب **تاریخ الکامل** نے شرح کتاب نبوت میں جامع الاصول سے نقل کیا ہے کہ مجدد مذہب[1] امامیہ دوسری صدی کی ابتداء میں علی ابن موسی رضا علیہما الصلوٰۃ والسلام تھے اور امام کے ارشادات سے ہے لمحسننا کفلان من الثواب ولمسیئنا ضعفان من العذاب من کان منا ولم یطع اللہ عزوجل فلیس منا وانت اذا اطعت اللہ تعالی فانت منا اھلبیت وابن نوح علیہ السلام اخرجہ اللہ تعالی من اھلہ بمعصیتہ ولیس بین اللہ عزوجل وبین احد قرابۃ ولا ینال احد ولایۃ اللہ الا بطاعتہ سبحانہ ولقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبنی عبد المطلب ایتونی باعمالکم

(۱) صاحب تحفہ اثنا عشریہ گوید کہ ابن الاثیر الجزری صاحب جامع الاصول کہ حضرت امام علی بن موسی الرضا را مجدد مذہب امامیہ در قرن ثالث گفتہ است پس مراوش آنست کہ امامیہ مذہب مدون خود را با و میرسانند و دران وقت ماخذ مذہب خود ادا دانستہ چنانچہ گویند کہ نافع و زہری در قرن تابعین و عبد اللہ بن عمر در قرن صحابہ بانی مذہب مالکیہ بودہ اند یا گویند کہ علقمہ در تابعین و عبد اللہ بن مسعود در صحابہ بانی و مبانی مذہب حنفی بودہ اند و آین ہم کہ ابن الاثیر نوشتہ بر زعم امامیہ و معتقد ایشان نوشتہ چنانچہ مجددان ہر مذہب را بنا بر اعتقاد و زعم اصحاب آن مذہب نوشتہ نہ آنکہ فی الواقع چنین بود ۱۲ عسکری بیز نگرامی۔

لا باحسابکم وانما بکم یا اہلبیت وجب حقنا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمن اخذ برسول اللہ حقا ولم یعط الناس من نفسہ مثلہ فلاحق لہ وقال رجل واللہ انت خیر الناس فقال ما ھذا لا تحلف خیر منی کان اتقی اللہ عزوجل واطوع لہ سبحانہ واللہ ما نسخت ھذہ الآیۃ ان اکرمکم عند اللہ اتقکم وقال رجل ما علی وجہ الارض اشرف منک اباء فقال التقوی اشرفھم **حاصل کلام** یہ ہے کہ خدا کی درگاہ میں حسب ونسب کام نہیں آتا ہے تقوی اور پرہیزگاری اور اطاعت اور جانبازی چاہیئے بزرگی اور شرف تقوی سے ہے اور فرمایا کہ شرف ہمارے آباد اجداد کا تقوی سے تھا اور جو کچھ پایا ہے تقوی اور اعمال سے انھوں نے پایا ہے فقط نسب کیا کام آتا ہے۔

مولنا محمد مبین لکھنوی نے ارشادات امام علیہ السلام لکھنے کے بعد یہ اشعار ارقام فرمائے ہیں۔

یا نبی گفت ایزد متعال — کہ امانت رسان بلطف مقال
ان تحبوا الالہ فاتبعون — نیست کار از متابعت بیرون
مائۂ قرب حق متابعت است — پیشدوان راسبق متابعت است
ہر کہ در اتباع من شدہ گم — سرزد آخر زجیب یحببکم
ہر کہ جان در متابعت درباخت — حکم یحببکم اللہش بنواخت
مصطفی کز مقام مجذوبی — شد مکرم بنام محبوبی
زآفرینش محب ومطلوب اوست — لم یزل لا یزال محبوب اوست
ہر کہ با او مشارکت خواہد — جان براہِ متابعت کاہد
خویشتن را بروکند مانند — تا شود ہمچو او سعادتمند
جذب حق پیش راہ او گیرد — وز سرش تا قدم فرو گیرد
گر نسب یافت آنچہ جدم یافت — از نسب کس بقرب حق نشتافت
گر نسب ساختے سرافرازش — بولہب نیز بودے دمسازش
من ہم ایں از نسب نیافتہ ام — بلکہ در پیرویش شتافتہ ام

برہِ الفتش فسر وشدہ ام	تا بجدے کہ جملہ او شدہ ام
ہستیم در وجود او برسید	حق بجعبہ بی خودم بہ گزید

تاریخ **وسیلۃ النجات** صفحہ ۳۱۳ مین ربیع الابرار زمخشری سے نقل کرنے کے
بعد جیسا کہ آیندہ معلوم ہوگا لکھا گیا ہے پس دخترے کہ والد امام حسین رض نمود شہربانو نام داشت
و ازان امام زین العابدین رض متولد شد و فرید العصر و وحید الدہر گردید چون عرب کمال ایشان را مشاہدہ
کردند در گرفتن سریہ رغبت نمودند و کراہیتے کہ داشتند(۱) از دل مردمان محو شد۔

تاریخ **سعادت الکونین فی فضائل الحسنین** صفحہ ۱۷۰ مین ہے کہ زید بعد
محمد باقر علیہ السلام افضل برادران است از جہت علم و فضل و ورع و شجاعت درمیان وے و ہشام رضی اللہ
عنہ و ہشام بابت خلافت گفتگو آمد و ہشام او را ولد الجاریہ گفت وے گفت کہ اسمعیل بن ابراہیم کہ
نبی خدا است از بطن کنیزی بود و خدا او را نبی گردانید پس باید کہ نبوت بہتر است یا خلافت و وے جد رسول خدا است

تاریخ وسیلۃ النجات صفحہ ۳۱۵/۳۱۶ مین تفسیر سورۂ یوسف غزالی سے امام سجاد زین العابدین علیہ
الصلوۃ والسلام کی شدت بکا بخوف و خشیت رب العزۃ کے بارہ مین نقل کیا گیا ہے کہ ابوسعید اصمعی(۲) روایت

(۱) فی الحقیقت جس کثرت سے لوگون کے دل سے کراہیت دور ہوئی اور لونڈیون کی جانب رغبت ہوئی اسکی تفصیل
بتانے کے لیے ایک بہت بڑے دفتر کے علاوہ وقت بھی درکار ہے ہان صرف اسقدر کافی ہے کہ خلفاے امویہ مین سے
دو ایک اور خلفاے عباسیہ مین سے ایک دو نہین بلکہ دو چار چھوڑ کر قریب قریب کل خلفا کی ماءین ام ولد ہی ہین اور
زید شہید و عمر۔ عبداللہ و حسن و حسین اکبر۔ حسین اصغر و عبدالرحمن و سلیمان۔ محمد اصغر۔ علی اکبر۔ علی اصغر پسران حضرت امام علی
زین العابدین علیہم السلام والصلوۃ کی ماءین بھی ام ولد ہی ہین ۱۲ عزیز گرامی۔

(۲) اصمعی کی روایت سے سیدنا امام سجاد علیہ السلام کا یہی واقعہ علامہ شیخ شہاب الدین احمد الابشیہی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب المستطرف فی
کل فن مستظرف مین اور ملا محمد رفیع واعظ قزوینی نے کتاب ابواب الجنان مین لکھا ہے اور ہر ایک نے ترتیب وار اپنی اپنی
کتاب کے صفحات ۱۳۰/۱۳۴ اور ۱۵۵/۱۶۲ مین شرح و بسط سے عمدہ دلائل اور لائق مباحث معقول و منقول کے ساتھ عدم اعتبار
شرافت نسب کی رد و قدح کی ہے۔ چنانچہ احمد ابشیہی لکھتے ہین فمن شواہد المفاخرۃ قولہ تعالی افمن کان مومنا

می کند کہ شبے از شبہا طواف می کردم و شب ماہ بود کہ ناگاہ آواز اندوہناکے شنیدم بجانب آن دویدم
دیدم کہ جوانِ خوشرو و خوشخو کہ آثار خیر و صلاح بر جبین مبینش لائح و بر سرش دو گیسوے مشکبار بوے خوش
ازان فائح بغایت بیقراری و نہایت گریہ و زاری دست بہ پردۂ کعبہ زدہ می گوید اے سید من اے مولاے
من چشمہا بخواب رفتند و ستارہا پوشیدہ شدند و تو بادشاہ مالک و قائم ہستی و بستند درہاے
خود را بادشاہان و نشاندند بر آن دربانان و نگاہبانان را ملاقی شد ہر محب بہ محبوب خود در تو کشادہ است
براے سائلان و محتاجان پس سوال میکنم از تو و افتادم بدر تو گنہگار فقیر محتاج مسکین بیچارہ ایستادہ
بدر تو آمدہ است امید وار رحمت تو یا رحیم بر من نظر لطف فرما یا کریم یا ارحم الراحمین .... ہمچنین
مناجات می کرد تا بیہوشی بر آن حضرت غالب شد و بر روے افتاد پس نزدیک وے آمدم دیدم کہ
امام زین العابدین است سر مبارکش در کنار گرفتم و بر احوال وے مرا بسیار گریہ آمد و قطرۂ از اشک بر روے
مبارکش افتاد پس بہوش آمد و چشم را وا فرمود و گفت کیست کہ مرا باز داشت از یاد مولاے من
عرض کردم کہ اصمعی ام اے سید من اے مولاے من این چہ گریہ و زاری و نالہ و بیقراری است
شما از اہلبیت نبوت و معدن رسالت ہستید و در حق شما حق تعالی آیۂ تطہیر فرستاد پس آنحضرت
برخاست و گفت کہ اے اصمعی ہیہات ہیہات حق تعالی پیدا کرد جنت را براے مطیعان و عابدان
اگرچہ غلام حبشی باشد و پیدا کرد دوزخ را براے گنہگاران و عاصیان اگرچہ آزاد قریشی و بادشاہ

بقیہ حاشیہ صفحہ ۹۸ کمن کان فاسقا لا یستوون نزلت فی علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ وعقبۃ بن ابی معیط
وکانا تفاخرا وقولہ تعالی افمن یلقی فی النار خیر امن یاتی امنا یوم القیامۃ نزلت فی ابی جھل وعمار بن یاسر والنسب
الی سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشرف الانساب وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا سید ولد آدم ولا
فخر وقد نفی اللہ تعالی الفخر بالانساب بقولہ تعالی ان اکرمکم عند اللہ اتقکم فالفخر فی الاسلام بالتقوی وقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان نبیکم واحد وان اباکم واحد وانہ لا فضل لعربی علی العجمی ولا لاحمر علی اسود الا بالتقوی الا ھل
بلغت .... اور واعظ قزوینی ایک مقام پر لکھتے ہیں ع چو نفضلہ الیست کہ میراید از غذا اے لطیف
کسیکہ فخر کند بر نسب زہے ہنری ۱۲ عزیز نگرامی —

ہاشمی باشد آیا نشنیدہ آیۂ قرآن شریف کہ وقت دمیدن صور ہیچ نسب باقی نمی ماند وکسے کسے را نمی پرسید وکسیکہ گران خواہد آمد میزان اعمال صالحہ او ہمون رستگاری خواہد یافت اصمعی می گوید باز مشغول بمناجات گشت ومن آنحضرت را بران حالت گذاشتم وتاب نیاوردم۔

تاریخ الخمیس فی احوال انفس نفیس تالیف امام العالم العلامۃ الشیخ حسین بن محمد ابن الحسن الدیار بکری جلد دوم صفحہ ۲۸۶ مین بذیل ذکر الائمۃ اثنا عشر مرقوم ہے۔ الرابع علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب امہ ام ولد اسمہا غزالۃ کذا فی الصفوۃ وقال فی شواہد النبوۃ اسم امہ شہربانو بنت یزدجرد من اولاد انوشیروان العادل وفی حیات الحیوان قال ابن خلکان کانت امہ سلامۃ بنت یزدجرد آخر ملوک الفرس وذکر الزمخشری فی ربیع الابرار ان یزدجرد کان لہ ثلاث بنات سبیین فی زمن عمر بن الخطاب فحصلت واحدۃ منہن لعبداللہ بن عمر فاولدھا سالماً والاخری لمحمد بن ابی بکر فاولدھا قاسماً والاخری للحسین بن علی فاولدھا علیاً زین العابدین فکلھم بنو خالۃ الخامس محمد الباقر بن علی بن الحسین امہ ام عبداللہ فاطمۃ بنت الحسن ابن علی السادس جعفر بن محمد بن علی امہ ام فروہ بنت القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق وام ام فروہ اسماء بنت عبدالرحمن بن ابی بکر الصدیق السابع موسی بن جعفر بن محمد امہ ام ولد اسمہا حمیدۃ البربریۃ الثامن علی بن موسی بن جعفر امہ ام ولد لہا اسماء منہا اروی[1] ونجمۃ وسمانۃ وام البنین واستقر اسمہا علی تکتم وقیل کانت امہ جاریۃ لحمیدۃ ام موسی الکاظم التاسع محمد بن علی بن موسی امہ ام ولد اسمہا[2] خیزران وقیل ریحانہ وقیل کانت من اہل ماریۃ القبطیۃ العاشر علی بن محمد بن علی امہ ام ولد اسمہا[3] سمانہ وقیل امہ ام الفضل بنت المامون الحادی عشر حسن بن علی بن محمد امہ ام ولد اسمہا[4] سوسن وقیل غیر ذلک الثانی عشر محمد بن الحسن بن علی امہ ام ولد اسمہا[5] صیقل وقیل سوسن وقیل نرجس وقیل غیر ذلک۔ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین

(۱) ایک مورخ کا قول ہے کہ اروی نام اور ام البنین کنیت ہے اور طاہرہ۔ شمانہ۔ خرزان حریسیہ۔ سکینۃ النوبیہ بھی مورخین نے نام بتائے ہین ۱۲ عشرۂ گرامی (باقی حاشیہ بصفحہ آیندہ)

معلوم نہین کہ ہندوستان کے لوگون نے کبھی اِس مسئلہ پر بھی غور کیا ہے یا نہین اور اُس سے نتایج نکالے ہین یا نہین۔ وہ یہ ہے جمیع فلاسفرا و محققین کی ریاضی دلیل ہے کہ انسانی ولادت بہ نسبت ممات کے فیصدی دس نفر کے تزائد پشت بہ پشت کے مشاہدہ کی بدیہی برہان سے محقق ہے اور یہ امر مسلم ہے کہ اوسط درجہ افراد مین سو برس مین ڈھائی پشتین گذر جاتی ہین ان سب اصولون کو مد نظر رکھ کر جب موجودہ افراد انسانی ایک ارب بچاس کروڑ آبادی کا جذر (عمل نزول) نکالا جاوے تو عدد اول حضرت نوحؑ پر جاکر ٹھہریگا۔ اِسی قاعدہ کے مطابق عمل نزول اور عمل تعاکس یا تحلیل بھی کرنے سے بخوبی معلوم ہوسکتا ہے کہ اُن ہندوؤن کے نسل کی تعداد کسقدر ہوئی ہوگی جو وقتاً فوقتاً دائرۂ اسلام مین داخل ہوتے گئے۔ علاوہ ازین یہ بھی معلوم ہے کہ محمد قاسم برادر زادۂ حجاج ابن یوسف ثقفی حاکم بصرہ نے قلعہ راوڑ سے تیس ہزار ہندو قید کیے تھے جنمین سے چھ ہزار خلیفہ ولید ابن عبد الملک کے پاس بغداد بھیجے گئے واضح رہے کہ راجہ داہر حاکم گجرات کی لڑکیان بھی بلحاظ اُنکے رتبہ اور خوبصورتی کے بغداد بھیجی گئین تھی۔ سلطان محمود غزنوی نے تھانیسر سے دو لاکھ اور متھرا سے ترپن ہزار سلطان ابراہیم نے ایک لاکھ شہاب الدین محمد غوری نے قلعہ کالنجر سے بچاس ہزار چنگیز خان مغل نے دس ہزار ہندو مقید کیے اور لونڈی غلام بنانے کو لے گئے اور کم سے کم دو روپیہ قیمت پر بیچے گئے غرض کہ بیشمار ہندوؤن کا بحالت غلامی اقالیم مغربی مین جانا ثابت ہے۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۰ (۲) سکینہ۔ ثوبیہ۔ مزلیہ۔ سکینہ مریسیہ۔ نوبیہ۔ حرزان۔ ذرہ۔ سبیکہ۔ بھی مورخین نے نام بتائے ہین ۱۲ عزیز نگرامی

(۳) شمانہ۔ شمانہ مغربیہ۔ ثمامہ مغربیہ۔ شقراء بھی مورخین نے نام بتائے ہین ۱۲ عزیز نگرامی۔

(۴) سلسبیل۔ خرنیف بھی مورخین نے نام بتائے ہین ۱۲ عزیز نگرامی۔

(۵) حکیمہ۔ صقل۔ نرگس۔ خمط۔ بھی مورخین نے نام بتائے ہین ۱۲ عزیز نگرامی۔

خاندان نبوت

انگلستان کے نامور اور مستند مورخ مسٹر گبن نے خاندان نبوت کی نسبت لکھا ہے کہ ایران کے شاہی خون سے ملا کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا خاندان معزز و شریف بنا یا گیا۔ اگرچہ ہمکو یہ بیان دیکھ کے یقین ہوگیا کہ باوجود ایک بہت بڑی اور عمدہ تاریخ لکھدینے کے مسٹر گبن عرب کے طبائع کا بالکل اندازہ نہین کرسکے لیکن سرزمین عرب کے حالات گبن نے جس تفصیل سے لکھے ہین اُنکے لحاظ سے یہ قیاس کرنا بھی مشکل ہے۔ کیونکر کہدیا جاوے کہ اتنا بڑا مصنف اُسی ملک کی تاریخ سے اِس درجہ ناواقف تھا جسکے حالات بیان کرنے مین اُسنے بہت کچھ تنقیح و تحقیق سے کام لیا ہے۔ دراصل ایسا خیال ناواقفیت یا لاعلمی کی وجہ سے نہین قائم کیا گیا بلکہ اِسکی بنا تعصب پر ہے۔ متعصبانہ خیالات کو تحقیق کے لباس مین ظاہر کرنا ایک فن ہے جسمین عیسائی مورخون اور خاصتہً انگریزون کو دنیا بھر کی قومون سے زیادہ کمال حاصل ہے۔

بیشک جو لوگ جاہلیت عرب کے حالات سے ناواقف ہین اُنکو مسٹر گبن کے اس قیاسی فیصلہ کا یقین آجائیگا بلکہ عجب اکثرون کے نزدیک یہ امر بھی مسٹر گبن کی نکتہ رسی اور دقیقہ سنجی کا ایک اعلی نمونہ خیال کیا جاتا ہوا سلیے کہ بادی النظر مین اہل عرب بالکل وحشی اور جاہل تھے اور صحرائی لٹیرون سے زیادہ وقعت نہ رکھتے تھے اُنمین وہ ذاتی شرافت کہان جسکو اپنی مفتوح شائستہ اور نامور قومون کے سامنے پیش کر کے وہ سرخروئی حاصل کرتے۔ لہذا کوئی تعجب نہین بلکہ بالکل قرین قیاس ہے اگر یہ کہا جاوے کہ اُنھون نے اِس تدبیر سے خاندان نبوت مین شرافت پیدا کرنے کی کوشش کی۔

ہم چاہتے ہین کہ اِس بحث کو تفصیل کے ساتھ لکھین تاکہ لوگون کو عام طور پر معلوم ہو جاوے کہ یہ کوئی تاریخی تحقیق نہین بلکہ اسلام پر ایک نہایت ہی متعصبانہ حملہ ہے بیشک ہم اُس طلسم کو توڑ دینگے جسے مسٹر گبن نے قائم کیا ہے۔ مسٹر گبن کے بعد عموماً یہ خیال انگریزی مورخون کے نزدیک طے شدہ مسئلہ ہوگیا ہے۔ ہم پہلے وہ واقعہ بیان کرتے ہین جسکی

مسٹر گبن کو ایسا کہنے کا موقع ملا۔

حضرت فاروق الاعظم رضی اللہ عنہ کے عہد مین جب[1] ایران فتح ہوا اور فارس کا مال غنیمت اور وہان کے لونڈی وغلام دار الخلافت مدینہ مین آئے تو اُنمین پچھلے شہنشاہ ایران یزدجرد کی تین[2] بیٹیاں بھی تھین تمام لونڈیان جب بیت المال کی طرف سے فروخت ہوچکین توان تینون شاہزادیون کی نوبت آئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جو بالکل نیک نفس اور انصاف پسند خلیفہ تھے اور جنکی نظر مین دنیوی مدارج ومراتب کی ایک ذرہ برابر وقعت نہ تھی۔ اُنھون نے بلا تکلف حکم دیدیا کہ وہ شاہزادیان بھی فروخت کرڈالی جاوین۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ یہ کارروائی دیکھ رہے تھے اُنھون نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو روکا اور کہا کہ شاہزادیون کے ساتھ وہی برتاوٴ نہ کرنا چاہیئے جو عام قیدیون کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حیرت سے پوچھا پھر کیا کیا جاوے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ اُنکی قیمت کا اندازہ کرلیجئے اور جب یہ معلوم ہوجاوے کہ اس سے زیادہ قیمت نہین ہوسکتی تو وہ قیمت سب کو بتادیجاوے جو دینے پر آمادہ ہو عزت کے ساتھ اُنکا ہاتھ پکڑ لیجائے۔

غالباً حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا یہ منشاء ہوگا کہ اُنکے بکنے کا حال خود اُنکو نہ معلوم ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اِس کارروائی کو جائز رکھا اور جب اُن لڑکیون کی قیمت پوری ہوگئی توحضرت علی کرم اللہ وجہہ نے خود وہ قیمت ادا کرکے اُنکو لے لیا اور اُسی صحبت مین آپنے وہ تینون لڑکیان قریش کے تین نوجوانون پر تقسیم کردین ایک جسکا نام

(۱) تقسیم مال غنیمت وغیرہ کا واقعہ اسی طرح حبیب السیر مین مرآۃ الجنان اور فصل الخطاب سے منقول ہے اور مؤلفین کتب متاخر الذکر نے اپنی اپنی کتاب مین ربیع الابرار مؤلفہ جار اللہ العلامۃ ابو القاسم محمود بن عمر بن محمد بن عمر الزمخشری سے نقل کیا ہے ۱۲ عزیز نگرامی

(۲) روضۃ الصفا جلد سوم صفحہ ۹ مین ہے کہ دو لڑکیان آئی تھین اور دوسری کا نام گیہان بانو تھا جو کہ محمد ابن ابی بکر کو دیگئی تھی ۱۲ عزیز نگرامی۔

سلافہ[1] ہے اپنے چھوٹے صاحبزادے حضرت امام حسینؑ کو دی ایک محمد بن ابی بکر کو اور ایک عبداللہ بن عمرؓ کو
اگر سچ پوچھیے تو یہ تینوں قریشی نوجوان بھی شاہزادگی کی حیثیت رکھتے تھے گو امام حسینؑ کو یہ حیثیت اُسکے
بہت دنوں بعد حاصل ہوئی - اِن تینوں شاہزادیوں کے بطن سے تین لڑکے پیدا ہوئے جنمیں سے
ہر ایک بجاے خود ایک بہت بڑا عالم بہت بڑا فقیہ اور بہت بڑا محدث اور انتہا سے زیادہ پرہیزگار
تھا - وہ تینوں لڑکے کون ہین آول قاسم بن محمد بن ابی بکر دوم سالم بن عبداللہ بن عمر سوم علی
بن حسین بن علی بن ابی طالب الملقب بہ زین العابدین رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین - اول دونون قاسم و
سالم رضی اللہ عنہما کو بھی وہ وقعت حاصل ہوئی ہے جو شاید اُس عہد مین کسی کو کم نصیب ہوئی ہوگی
تابعین مین انکا نام سب سے اول لیا جاتا ہے ۔

یہ وہ واقعہ ہے جسنے مشرکین کو ایسا خیال کرنے کا موقع دیا ہے اسلیے کہ سادات کا زیادہ
گروہ جناب حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہ ہی کی نسل مین ہے جو باپ کی طرف سے جناب
سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے پوتے اور ماں کی طرف سے آخری تاجدار ایران یزدجرد کے
نواسے تھے لیکن تعجب ہے کہ مشرکین کو یہ یاد نہ آیا کہ سیدون کا ایک معتدبہ حصہ جناب سبط اکبر
رضی اللہ عنہ کی اولاد مین ہے اگرچہ امامیہ کے عقاید کے مطابق امامت صرف امام حسین علیہ السلام
کی نسل مین رہی لیکن بہ حیثیت سیادت وہ لوگ بھی امام حسن علیہ السلام کی اولاد کو اُسی قدر
قابل تعظیم اور اُتنا ہی شریف تسلیم کرتے ہین جسقدر کہ امام حسین علیہ السلام کی اولاد کو - اور اہل سنت
کے نزدیک تو ہر بات مین برابر ہین بلکہ اُنکے عقائد مین داخل ہے کہ امام مہدی آخر الزمان جناب

(۱) اِن شاہزادیون مین سے صرف ایک کا نام مورخین بتلاتے ہین جو جناب امام حسین علیہ السلام کو دیگئین لیکن اُنکے
نام مین بھی اختلاف ہے مورخین کا قوی گروہ تو سلافہ کہتا ہے بعض کہتے ہین کہ اُنکا نام غزالہ تھا بعض خولہ بعض شہربان
بعض شاہ زنان اور بعض شہربانو بتاتے ہین جو عوام مین زیادہ مشہور ہے - قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اصلی نام تو
شہربانو یا شاہ زنان یا شہربان ہی تھا مگر عرب مین آنے کے بعد یہ تین نام سلافہ اور غزالہ اور خولہ رکھدیے گئے
ورنہ کوئی وجہ نہین ہے کہ ایران کی شاہزادیون کے عربی نام ہون اور بعض کتب مین بجاے سلافہ کے سلامہ لکھا گیا ہے عزیز گرامی

امام حسن ہی کی نسل سے ہونگے۔ بہرحال جناب سیدہ رضی اللہ عنہا کے دونون صاحبزادون کی اولاد مین باعتبار شرافت نسبی اسلام کے کسی فریق کے نزدیک کوئی امتیاز نہین۔ اول تو مسلمانون کے اعتقاد مین شرافت نسبی(۱) کوئی چیز ہی نہین۔ اسلام ایک عام اخوت مین دنیا کی تمام قومون کو لے رہا تھا کیونکر ممکن تھا کہ وہ اِس قسم کے تفرقے نوع انسان مین باقی رکھتا۔ اسلام تو صرف دین کو ایک شرافت سمجھتا ہے جسکے اندر ہر شخص شامل ہوسکتا ہے۔ اسلام نے شرافت کو کبھی ہندؤن کے مذہب کی طرح آبائی ورثون کے ساتھ وابستہ نہین رکھا اُسکے نزدیک تو شرافت وہ چیز ہے جسکو ہر شخص حاصل کرسکتا ہے اور اسی ضرورت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف صاف فرما دیا "اِنّ نبیکم واحد وان اباکم واحد وانہ لافضل لعربي على عجمي ولا لاحمر على الاسود الا بالتقوىٰ الاھل بلغت" خوب جان لو کہ تمھارا نبی ایک ہے اور تمھارا باپ ایک ہے نہ عرب والے کو کسی غیر ملک والے پر کچھ فضیلت ہے اور نہ سرخ چمڑے والے کو سیاہ چمڑے والے پر ہان اگر فضیلت ہے تو پرہیزگاری کے اعتبار سے آگاہ ہوجاؤ کہ مین نے اپنا فرض تبلیغ ادا کردیا۔

(۱) مفتی تاج الدین صاحب چمنستان شرح گلستان مطبوعۂ صفدری بمبئی ۱۲۹۹ھ صفحہ ۲۸۶ مین بذیل شرح ؎ چو کنعان راطبیعت الخ کے لکھتے ہین کہ کنعان حالانکہ پیغمبرزادہ بود مگر بہ سبب عدم جوہر ذاتی ہیچ رتبہ نرسید اظہار نسب مکن کہ آن امر اعتباری ست چہ از عالی نسب بدگہر نیز زاید چنانچہ پسر نوح و از بدگہر والا حسب پیدا می شود چنانچہ ابراہیم از آذر پیدا شدہ وگل از خار برآمدہ لہذا نسب را اعتبار نیست باید کہ اظہار حسب کنی انتہی اور شیخ سعدی قدس سرہ نے گلستان باب ہشتم مین ایک اعرابی کا قول یا بنیّ انك مسئول یوم القیامة ماذا اکتسبت ولا یقال بمن انتسبت لکھنے کے بعد لکھا ہے ؎ جامۂ کعبہ را کہ می بوسند او نہ از کرم پیلہ نامی شد ٭ با عزیزے نشست روزے چند ٭ لاجرم ہمچو او گرامی شد ٭ اور صاحب ابواب الجنان نے حکیم سقراط کا کیا اچھا جواب نقل کیا ہے جبکہ اُسکے نسب مین کسی نے قدح و طعن کی تھی وہ یہ ہے کہ من فخر اولاد خودم و تو ننگ اجداد خود۔ اور علاوہ ازین کتاب المستطرف جلد اول باب چہارم و بست و ہشتم اور جلد دوم باب چہل و نہم ملاحظہ طلب ہے عزیز گرامی

یہ ہم تسلیم کرتے ہین کہ دوسری قومون کے اعتبار سے مسلمانون مین نسبی شرافت کے خیالات پیدا ہوگئے اور علما کی سستی سے روز بروز اتنی قوت پکڑتے گئے کہ اب ہر مسلمان کے رگ وریشہ مین سرایت کر گئے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عترت (اولاد) کے بارہ مین جس سے جناب سیدہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سمجھی جاتی ہے۔ مسلمانون کو بعض نصیحتین کی ہین مگر اس عقدہ کو خود آنحضرت صلعم کا یہ قول قطعی طور پر حل کر دیتا ہے "من سلك على طريقي فهو الي"، جو میری راہ پر چلے وہی میری اولاد ہے غرضکہ اہل اسلام مین بلحاظ دین کے شرافت نسبی کی کچھ وقعت نہین اور اس بنا پر یہ خیال کرنا کہ اہل اسلام نے ایران کے شاہی خون سے کوئی فخر حاصل کیا بڑی غلطی ہے۔

تاہم ہمکو یہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ مسلمانون مین ہمیشہ کسی نہ کسی حد تک اپنے نسب پر فخر کرنے کا خیال رہا۔ جاہلیت مین اہل عرب کو اپنے نسبون پر جسقدر دعوی تھا۔ شاید دنیا کی کسی قوم کو نہوا ہوگا۔ یہ دعوی عرب والون کے نیچر مین داخل ہوگیا تھا اسلام نے اسکو بہت کچھ مٹایا۔ تاہم عرب مین کسی نہ کسی قدر اسکا مادہ باقی تھا۔ عرب اگرچہ جاہل اور وحشی تھے مگر انکو یقین تھا کہ آبائی شرافت مین دنیا کی کوئی قوم انکا مقابلہ نہین کرسکتی۔ وہ ریگستانون مین کملیان تان کر رہتے تھے مگر اس ذلت مین بھی کسری اور قیصر کو اپنے آگے ذلیل خیال کرتے تھے خصوصًا قریش جو سارے عرب مین اپنے آپکو افضل واشرف جانتے تھے۔ یہ ہم مانتے ہین کہ اسلام نے انکے ان جاہلیت کے دعوون مین بہت کچھ کمی کردی تھی لیکن انکی نسبت یہ کہدینا کہ وہ کسری کی بیٹی کو اپنے لیے موجب ازدیاد شرافت سمجھے شاید کسی سمجھدار آدمی کا کام نہوگا۔

نوشیروان عادل نے زید بن عدی کے کہنے سے جب شمالی ومغربی اضلاع عرب کے سردار نعمان بن منذر کو لکھا کہ اپنی بیٹی یا اپنے قبیلہ کی کوئی لڑکی پیشکش کرے تو نعمان کو نہایت ناگوار ہوا۔ اور نوشیروان کو معلوم ہوگیا کہ عرب کے لوگ اپنے آپ کو شاہان ایران سے بھی زیادہ شریف سمجھتے ہین۔ نعمان کو اس انکار کا انجام معلوم تھا اسنے حکومت سے کنارہ کشی کی اور اپنے اہل وعیال کو قبیلہ بنی شیبان کے سردار کی حفاظت مین چھوڑ کے دربار نوشیروان مین حاضر ہوا۔ نوشیروان نے اسکو قید کردیا اور اسی کی

قید مین مر گیا۔ نوشیروان نے نعمان کے مرنے کے بعد اُسکے اہل و عیال کو بنی شیبان سے طلب کیا وہ بھلا کب دینے والے تھے۔ اور جب ایرانی فوج مقابلہ کو آموجود ہوئی تو گو جانتے تھے کہ کسریٰ کا مقابلہ کسی طرح نہین ہوسکتا مگر مارنے اور مرجانے پر تیار ہوگئے مقام ذیقار مین لڑائی ہوئی اور بنی شیبان نے فی الحقیقت بڑی جوانمردی کے نمونے دکھلائے۔ اِس سے پہلے عربون کو ایرانیون کے مقابلہ مین کبھی کم جرأت ہوئی تھی۔ یہ اِسی لڑائی کا تذکرہ ہے کہ ایک شیبانیہ لڑکی نے میدان مین آکے ایک ایسا پُرجوش شعر پڑھا کہ یکایک سات سو آدمیون نے اپنے قباؤن کی آستینین نوچ کے پھینکدین اِسلیے کہ تلوار چلانے مین اوجھتی تھین۔ عرب نے ذیقار مین ایرانیون کو شکست دی اور ایرانی ایسے بھاگے کہ پھر اُدھر کا رخ نہ کیا۔

کیا کسی کے قیاس مین آسکتا ہے کہ یہی عرب جو اپنی بے مائگی اور دشت نوردی کے عہد مین شرافت کا اتنا بڑا دعویٰ رکھتے تھے کہ قبیلہ کے قبیلہ کٹ گئے اور شہنشاہ ایران کو ایک عرب نژاد لڑکی نہ دی گئی وہی عرب اب ترقی کرکے اور ساری دنیا مین فتح و نصرت کا ڈنکا بجا کے اپنے تئین اتنا ذلیل خیال کرنے لگے کہ نبوت کے خاندان کو یزدجرد کی بیٹی کے ذریعہ سے معزز بنائین۔ عرب تو بعد اسلام بھی اتنے سخت تھے کہ غیرون کو ہمیشہ اپنے آگے ذلیل خیال کرتے تھے۔ غیر تو غیر خاص قریشی نسل کے جو لوگ عرب سے باہر جاکر رہ پڑے تھے اگرچہ اُن مین کوئی خرابی نہین پیدا ہوئی تھی مگر وہ اُنسے سمدھیانہ پیدا کرتے ہوے ہچکچاتے تھے۔ عبدالملک بن مروان جو بنی امیہ مین سب سے زیادہ ذبردست خلیفہ تھا اُسنے عقیل بن علقمہ سے جو صحراے عرب مین اپنے قدیم مذاق کی سادی زندگی بسر کیا کرتا درخواست کی کہ اپنی کوئی بیٹی میرے کسی لڑکے کے عقد مین دو۔ یہ پیغام دارالخلافت دمشق سے شاہی اہتمام کے ساتھ بھیجا گیا۔ عقیل نے پہلے تو انکار کر دیا مگر خلیفہ کے زیادہ اصرار پر کہنے لگا۔ اچھا پھر مجبوری ہی ہے تو مین راضی ہون مگر دیکھو کسی غیر عربیہ کے لڑکے سے مجھے مصیبت مین نہ پھنسا دینا۔ یہ خیالات آخر عہد تک باقی تھے وہ سمجھتے تھے کہ جس طرح شیر جنگل ہی مین زیادہ شریف اور شجاع نظر آتا ہے اُسی طرح ہم اپنے صحراؤن ہی مین زیادہ شریف رہ سکتے ہین۔

یزید کی ماں میسون ایک بادیہ نشین عرب کی بیٹی تھی جناب امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ہزار کوشش کی مگر اُسے خلافت کے عیش و عشرت میں کسی طرح کا مزہ نہ آیا - یزید محل مین تھا - دمشق مین اُسکے پیدا ہونے کی دعائین مانگی جارہی تھین کہ میسون نے اپنے ریگستان کی تیاریان کر دین - جناب امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ایک نہ چلی میسون اپنے صحرائی جھو پڑے مین چلی گئی اور یزید وہین پیدا ہوا -

ہم تو یہ خیال کرتے ہین کہ وہ اولاد جو ان شاہزادیون سے ہوئی عرب کی سوسائٹی مین کبھی باوقعت نہ سمجھی جاتی مگر بات یہ تھی کہ اہل عرب اپنی بیٹیون کے دینے مین چاہے کتنے ہی احتیاط کرتے ہون مگر سلسلہ نسب ہمیشہ باپ کی طرف سے لیا کرتے تھے - مان کی شرافت کا خیال کم کیا جاتا تھا - اور یہی وجہ ہوئی کہ جناب امام حسین بن علی اور عبد اللہ بن عمر اور محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہم کی اولاد کبھی کم وقعتی کی نظر سے نہین دیکھی گئی - لیکن یہ خیال نہ کرنا چاہیئے کہ عرب کے لوگون مین مان کی شرافت کا خیال بالکل تھا ہی نہین کسی حد تک ضرور تھا بعض شرفا اسکا بہت خیال کرتے تھے - امام زین العابدین اور سالم اور قاسم رضی اللہ عنہم جو ہمیشہ سب کے نزدیک وقعت کی نگاہون سے دیکھے گئے اسکی یہ وجہ تھی کہ ان لوگون نے کمالات دینی مین ایسی اعلی ترقی کی تھی کہ اِنکے خاندانی نقصان پر کسی کی نظر پڑتی ہی نہ تھی - ماؤن کا عیب اِنکے زہد و تقوی کے دامن مین چھپ کے فنا ہو گیا تھا -

ابن خلکان نے امام نحو مبرد سے ایک قریشی شخص کا واقعہ خود اُسکی زبانی نقل کیا ہے کہ آپنے کہا مین سعید بن مسیب کے پاس اکثر جایا کرتا تھا ایک دن انھون نے مجھ سے پوچھا کہ تمھارا ننھیال کہان ہے مین نے کہا مان میری تو لونڈی تھی - یہ جملہ میری زبان سے نکلتے ہی مجھے معلوم ہوا کہ جیسے اُنکی نظر مین میری بے وقعتی ہو گئی - مین بیٹھا ہی تھا کہ سالم بن عبد اللہ بن عمر آ گئے جب تھوڑی دیر بیٹھ کے وہ چلے گئے تو مین نے سعید سے پوچھا جناب یہ کون بزرگ تھے اُنھون نے حیرت ناک ہو کے کہا واہ وا ایسے شخص کو اور تم نہ جانو یہ تمھاری قوم قریش مین سے ہین عبد اللہ بن عمر بن الخطاب کے بیٹے سالم ہین - مین نے پوچھا اُنکی مان کون تھین اُنھون نے کہا لونڈی تھین - تھوڑی دیر کے بعد قاسم بن محمد بن ابی بکر آئے اور جب وہ چلے گئے تو مین نے اُنکی نسبت بھی وہی سوال کیا اُنھون نے وہی کہا کہ بھلا ایسے شخص کو

اور تم نہ جانو تو یہ بھی تمہاری قوم کے نامور شخص قاسم بن محمد بن ابی بکر ہین مین نے کہا اور انکی مان کون تھین کہا لونڈی تھین۔ اتنے مین اتفاقاً علی بن حسین بن علی بن ابی طالب آگئے اور جب اُٹھ گئے تو مین نے اُنکی نسبت بھی تجاہل عارفانہ کرکے دریافت کیا کہ یہ کون تھے۔ کہا واہ وا اِنکو نہ جاننا قیامت ہے یہ تو وہ ہین کہ ممکن نہین کوئی مسلمان ہو اور اِنکو نہ جانتا ہو یہ علی بن حسین ہین۔ مین نے پھر کہا اور اِنکی مان کون تھین کہنے لگے وہ بھی لونڈی تھین۔ اب مین نے اُسنسے کہا اپنے آپ کو کنیزک زادہ بنا کے مین آپکی نظر مین ذلیل ہوگیا تھا لیکن اب عرض کرتا ہون کہ اِس خاندانی معاملہ مین میرا فخر نہین ہے کہ مین ایسے ایسے لوگون کا پیرو ہون۔ میری یہ تقریر سنتے ہی سعید کے بشرے سے معلوم ہونے لگا کہ گویا وہ مجھے بہت ہی باوقعت خیال کرتے ہین "۔

بعض تاریخی بیانون سے تو صراحۃً معلوم ہوتا ہے کہ اہل مدینہ بیشتر لونڈیون کی اولاد کو اپنی سوسائٹی مین نہین ملاتے تھے مگر جب قاسم بن محمد اور سالم بن عبداللہ اور علی بن حسین رضی اللہ عنہم نے نشو نما پاکے مدارج علمی و دینی مین ترقی کی تو وہ خیال جاتا رہا اور عموماً لونڈیون کی اولاد خاندان مین شریک سمجھی جانے لگی۔ اصلیت تو یہ ہے کہ اہل عرب نے اُن لوگون کو بغیر اُنکی دینداری کا امتحان لیے اپنی برادری مین لیا اور مسٹر گبن فرماتے ہین کہ نہین اہل عرب نے اُنکی رگون مین ایران کے شاہی خاندان کا خون دوڑا کے خاندان نبوت کی عزت بڑھائی۔ اگر تحقیق تاریخی چھوڑ کے مذہبی اصول سے بحث کرین تو کہینگے کہ جو مسلمان ایسا اعتقاد رکھے وہ کافر سمجھا جائیگا نہ کہ مسلمانون نے ایسی کارروائی خود اپنی کوشش سے کی ہو۔

سب سے زیادہ مسٹر گبن کے خیالات کی بیوقعتی اِس واقعہ سے ہوتی ہے جسکو ابن خلکان نے ابن قتیبہ سے نقل کیا ہے کہ جناب امام حسینؑ کی شہادت کے چند روز بعد امام زین العابدینؓ نے اپنی والدہ کا عقد جناب امام حسینؑ کے غلام[1] زبید سے کر دیا اور اُسی زمانہ مین اپنی ایک لونڈی کو آزاد کرکے

(۱) ابو جعفر محمد بن جریر طبری کی تاریخ کبیر کے صفحہ ۲۵۴۷ مین ہے "علی بن حسین بن علی بن ابیطالب۔ آپکی والدہ غزالہ تھین جو ام ولد تھین بعد امام حسین کے زبید اُنکے غلام نے اُنکو اپنے عقد نکاح مین لیا تب عبداللہ بن زبید پیدا ہوئے"

اپنے نکاح مین لیا - یہ خبر سنکے عبدالملک بن مروان نے آپکے پاس ایک خط بھیجا جسمین ان دونون باتون پر آپ کو شرم دلائی تھی - امام زین العابدین نے اُسکے جواب مین جو تحریر بھیجی اُسمین پہلے تو یہ آیت لکھی تھی ''قَدْ کَانَ لَکُمْ فِی رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ''، جسکا مقصود یہ ہے کہ مسلمانون کو رسول اللہ صلعم کی پیروی کرنا چاہیئے اور اُسکے بعد لکھا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ بنت حیی بن اخطب کو آزاد کرکے اپنے نکاح مین لیا تھا اور زید بن حارثہ کو آزاد کرکے اپنے پھوپھی کی بیٹی زینب بنت جحش کو اُنکے نکاح مین دیا تھا -

اِس سے زیادہ اِس بات کا کیا ثبوت ہوگا کہ اسلام مین نسبی شرافت کوئی چیز ہی نہین ہے اور اگر جناب شہربانو سے کوئی شرافت ہی حاصل کی گئی تھی تو پھر اُسکے ذریعہ سے ایک آزاد شدہ غلام کیون خاندان نبوت کا رقیب بنایا گیا -

مسٹر گبن کا یہ خیال ہے بعض جہلائے شیعہ مین بھی پایا ہے اور اِسکی وجہ یہ ہے کہ اُنکو ایران کے ساتھ خاص ہمدردی ہے - بیشک ہم مذہبی ایسے تعلقات پیدا کردیتی ہے اور ایسے تعلقات کو ہم نہایت ہی قابل قدر سمجھتے ہین لیکن اُسی حد تک کہ دین کی توہین نہونے پائے - ہمارے اعتقاد مین تو عربی شریعت پر ایمان لانے والون مین سے تو ہر شخص کو ایسے خیال سے پرہیز کرنا چاہیئے اسلیے کہ اِسمین صاف صاف خاندان

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۹ جو علی بن حسین رض کے بھائی (اخیافی) ہین'' - اور معارف ابن قتیبہ کے صفحہ ۱۱ مین ہے ''علی بن حسین اصغر - امام حسینؑ کی نسل آپ ہی سے چلی - بعض کہتے ہین کہ آپکی والدہ سندیہ تھین جنکا نام بعض سلافہ بعض غزالہ بتاتے ہین - بعد امام حسینؑ کے اُنکو امام حسینؑ کے غلام زبید نے اپنے عقد مین لیا اور عبداللہ بن زبید پیدا ہوئے جو علی بن حسینؑ کے اخیافی بھائی ہین'' - اغانی جو باعتبار اسناد اسی پایہ کی کتاب ہے اُسمین بھی یہی واقعہ مندرج ہے - ابن خلکان نے شاید غلطی سے جناب شہربانو رضی اللہ عنہا کے دوسرے شوہر کا نام زید لکھدیا ہے اگرچہ یہ بتایا ہے کہ وہ امام حسینؑ کے غلام تھے مگر اب ہمکو بعد تحقیق معلوم ہوگیا کہ اُن بزرگ کا نام زید نہین زبید تھا - مولانا محمد اسحاق ساکن نیر گانون ضلع بارہ بنکی مرحوم و مغفور نے بھی اپنی کتاب النصاب الکامل فی احتساب الارامل کے حصۂ اول صفحہ ۱۴۴ مین جناب شہربانو کے دوسرے شوہر کا نام زبید لکھا ہے - ۱۲ عبد العزیز نگرامی -

نبوت کی توہین ہے - یہ سمجھنا کہ عرب کے لوگ اپنے فتوحات کے وقت لونڈیون مین باعتبار عالی نسبی یا امارت یا شاہزادگی کے کوئی تفریق کرتے تھے بہت بڑی غلطی ہے عرب کے لوگون مین اول توان دنون صرف دین کا نام شرافت تھا اور اگر قدیم شرافت کا کچھ خیال تھا بھی تو اپنے قبائل مین - اور دیگر ممالک کی عورتون مین سے تو وہ سب کو ایک ہی نظر سے دیکھتے تھے عام اس سے کہ وہ وزیرزادی ہون یا شاہزادی امیرزادی ہون یا فقیرزادی - اب اس سے زیادہ کیا ہوگا کہ ہرقل قیصر روم کی بیٹی[1] فتح دمشق کے بعد جب مسلمانون کے ہاتھ مین گرفتار ہوئی تو ایک شامی نومسلم کے سپرد کردی گئی جس سے وعدہ کیا گیا تھا کہ اُسکی معشوقہ اُسکو دیجاویگی اور جب معلوم ہوا کہ اُسکی معشوقہ نے خودکشی کرلی تو ہرقل کی بیٹی کا ہاتھ اُسکے ہاتھ مین دیدیا گیا مگر اُس شامی سے اسکی جرأت نہوئی اور آخر ہرقل کے حسب طلب وہ لڑکی عزت کے ساتھ انطاکیہ بھیجدی گئی جہان خود ہرقل موجود تھا - سچ پوچھیے تو اُس فتحمندی کے زمانہ مین صدہا شاہزادیان عرب مین آگئین - جہان اُنمین سے بعض دیگر قریشیون کے گھر مین تھین بعض عرب کے غلامون کے پاس تھین وہان ایک جناب امام حسین رضؓ کے گھر مین بھی تھی - لیکن وہ جو غلامون کے پاس تھین انکا تو کچھ خیال بھی نہین کیا جاتا مگر ہان ایک جو پیغمبر کے نواسے کے پاس تھی اُسکی بدولت خاندان نبوت معزز بنایا جاتا ہے - خود شہربانو کی دو بہنین دو قریشی جوانون کے پاس تھین جنکا ذکر ہوچکا - طرابلس واقع آفریقہ کے گریگوری کی بیٹی قلیا عبداللہ بن زبیر کے گھر مین تھی جو ایسی حسین ایسی تعلیم یافتہ ایسی بہادر اور میدان جنگ مین سپہ گری کے جوہر دکھانیوالی تھی کہ خود مسٹر گبن کو اُسکے حال پر بڑی رقت ہوئی ہے -

ہم ایک اور مسیحیہ اور یوروپین شاہزادی کا حال اس موقع پر بیان کرتے ہین جسنے خود اپنے شوق سے ایک عربی غلام کے ساتھ شادی کرلی تھی - یہ خاص اسپین کی شاہزادی تھی اور مسلمانون مین قوطیہ کہلاتی تھی وجہ یہ کہ وہان نسل گاتھ کو مسلمان قوط کہتے تھے اور اُسی خاندان کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے اُسے قوطیہ کہا کرتے تھے - یہ شاہزادی ذریق سے پہلے حکمران ڈیزا غیطشہ کی

[1] زنان روم کی تاج سر ہرقل قیصر روم کی دختر تو ما کی ہمبستر یونس نامے نومسلم کو دیڈالی گئی تھی - ۱۲ اعز نرنگرامی

ہوتی تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ طارق نے جب اسپین کو فتح کیا تو بعض اضلاع عہد شاہ ڈنزا کے بیٹے حکمران کیے گئے جنھون نے اپنی اس بھتیجی پر ظلم کیا۔ بلند ہمت شاہزادی نے داد خواہی کی غرض سے دمشق کا سفر کیا اور ہشام بن عبد الملک کے دربار مین حاضر ہوئی۔ یہان آ کے اُسنے عمر بن عبد العزیز اموی کے غلام عیسی بن مزاحم سے عقد کر لیا۔ ہشام نے اس شاہزادی کو ایک پروانہ لکھدیا جو حنظلہ بن صفوان کلبی والی اندلس کے نام تھا اور جسمین اُسکی رعایت اور خاطرداری کی بہت کچھ تاکید کی تھی شاہزادی اپنے شوہر اور اُس پروانہ کو لیکر اسپین[1] مین پہونچی اور خاص قرطبہ مین مقیم ہوئی۔ عیسی بن مزاحم کے اس شاہزادی کے بطن سے وہان اولاد ہوئی اور ایک نسل شروع ہوئی جو اندلس کے آخری اسلامی دور تک باقی تھی اور اُن سب کے نام مع نشان کے ساتھ اسی شاہزادی کی وجہ سے ہمیشہ قوطی کا لفظ لکھا جاتا رہا۔ ابو بکر بن محمد قرطبی معروف با بن قوطیہ جو اندلس مین ایک بڑے امام وقت گذرے ہین اور جنکا چوتھی صدی ہجری کے آخر مین انتقال ہوا۔ اسی شاہزادی کی نسل سے [illegible] اور اسی وجہ سے ابن قوطیہ اُنکا لقب تھا۔ ابن قوطیہ نے خاصتہً علم لغت مین جو کمال حاصل کیا وہ بہت کم کسی کو نصیب ہوا ہے اُنکی کتاب المقصور والممدود کی نسبت علامہ ابن خلکان کہتے ہین کہ اُسکو تصنیف کر کے وہ تمام گذشتہ اہل لغت سے بڑھ گئے اور بعد آنے والے ایسی کتاب لکھنے سے عاجز ہین اُنکے تبحر کا سب سے بڑا سارٹیفکٹ یہ ہے کہ ناصر الدین اللہ کا بیٹا خلیفہ حکم جو علم و فضل مین [illegible] عالم پر فوقیت لے گیا ہے۔ جسکا کتب خانہ مشہور ہے اور جسکی [illegible] اور جسنے اُن سب کا مطالعہ اس تجربہ سے کیا تھا کہ [illegible] کچھ نہ کچھ تحشی دکی ہو۔ اُسنے ابو علی قالی سے جب پوچھا کہ باعتبار لغت سب سے زیادہ متبحر ہمارے [illegible] تمہے کسکو پایا تو ابو علی نے فوراً ابن قوطیہ کا نام لیا۔

[illegible] ابو بکر کے وقت سے بہت معزز ہو گیا لیکن یہ فضیلت تو علم سے حاصل ہوئی

---

(۱) اسلامی عہد سلطنت مین اسپین یعنی اندلس اور اُسکے شہرون کی رونق اور شان و شوکت کا کچھ کچھ مفصل حال ہماری کتاب کتب خانہ اسکندریہ مین مندرج ہے ۱۲ عزیز نگرامی۔

ہمکو یہ نہین بتایا گیا کہ ہمارے اِس غلام کو یوروپ نے ایک مسیحیہ اور نسل گاتھ کی شاہزادی دے کے کون سی شرافت دیدی - ہمارے مسیحی دوست اُنہی شرافت سے بحث کرین جو وہ پارسیون سے لیکے ہمین دیتے ہین - وہ یہ بتائین کہ خود اپنی فیاضی[1] سے اُنھون نے ہمکو کون سی شرافت بخشی -

اسلامی رقیت

حضرت ابن سیرین اگرچہ بہت بڑے مشاہیر علما مین سے تھے اور عقل نہین قبول کرتی کہ اُس عہد کی اسلامی خلافتین جو اہل فضل و تقوی کی انتہا سے زیادہ قدر دان تھین ابن سیرین کی قدر نہ کرتی ہون لیکن صرف اُنکی اتقا و پرہیزگاری کا یہ نتیجہ تھا کہ بیچارے دیگر ورع علماے اسلام کی طرح ذلیل پیشہ بزازی کرتے تھے کپڑے بیچتے تھے اور اُنھین کے ذریعہ سے جو کچھ آمدنی ہوتی تھی اُسپر اپنی زندگی بسر کرتے تھے - قدیم علما اور مشائخ کی عام سوانح عمریان دیکھنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اُس عہد مین مقتدائی کوئی پیشہ نہین تھا جس طرح آجکل علما اور پیرزادے ہاتھ و پاؤن توڑکر بیکار بیٹھ رہتے ہین استفتا دستخط کرنے اور نماز و روزہ کی پابندی کرنے کی مزدوری معتقدون اور مریدون سے وصول کیا کرتے ہین اور گویا مقتدائی ایک پیشہ بنگیا ہے - یہ اسی کا نتیجہ تھا کہ ابن سیرین اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہما کے ایسے مقتدایان دہر جو اپنے ہی زمانہ کے نہین ہر اسلامی دور کے سرتاج ہین کپڑا بیچ بیچکر اپنی زندگی بسر کرتے تھے شرمندہ ہونا چاہیئے اُن لوگون کو جو آجکل غریب جولاہون کو ذلت کی نگاہ سے دیکھا کرتے ہین -

حضرت صدیق الاکبر رضی اللہ عنہ کے عہد معدلت مہد مین مثنی ابن حارثہ شیبانی نے ایران پر فوج کشی کی سلاطین عجم کی قسمت سے ناکامی اور تباہی کے آثار نمایان ہوئے اور اہل عرب کے گھوڑے عراق عرب کے میدانون مین اپنی جولانیان دکھلانے لگے - چند روز کے بعد جب ایرانیون نے زیادہ قوت کے ساتھ مقابل

(۱) تاریخ اسپین مین ہے کہ راورق شاہ اسپین کی بی بی جو گاتھ نسل سے تھی اور جسکا نام آئلہ ہے اُسکا عقد موسیٰ بن نصیر گورنر بربر (المغرب) کے بیٹے عبد العزیز سے ہوا تھا اور بجاے آئلہ کے اُسکا نام ام عاصم (قیمتی طوق والی لیڈی) رکھا گیا تھا - ۲، ۶، ریز تگر امی -

کرنا چاہا تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو مثنیٰ کی کمک پر روانہ کیا۔ اگرچہ حضرت خالد اُسی وقت مسیلمہ کذاب کی فوجون کو منتشر کرکے آئے تھے اور ہنوز دم لینے کی مہلت نہ ملی تھی کہ بحکم جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اُنھین ایران کی طرف روانہ ہونا پڑا۔ انبار اور حیرہ کی فتح کے بعد جب عین التمر فتح کیا گیا تو بہت سے لوگ مسلمانون کے ہاتھ گرفتار ہوئے جنمین سیرین بھی تھے۔ یہ تمام اسیر عساکر اسلامیہ مین تقسیم ہوئے تو سیرین حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو ملے۔ جب حضرت انس کو معلوم ہوا کہ میرا غلام سیرین بہت بڑا ہنرمند شخص ہے اور اپنی ذاتی لیاقت سے بہت کچھ حاصل کرسکتا ہے تو اُنھون نے اُسے اس مضمون کا ایک اقرارنامہ لکھدیا کہ اگر تم اپنے پیشہ سے حاصل کرکے پورے بیس ہزار درہم مجھے ادا کرد وگے تو آزاد ہوجاؤگے۔ سیرین نے بڑی مشقتون سے مختلف اقساط مین زرِ معلومہ کو ادا کردیا اور آزاد ہوگئے۔ بعض مورخین کا بیان ہے کہ سیرین ابن سیرین کی مان کا نام ہے اگر یہ صحیح ہو تو غالباً یہ سیرین لفظ شیرین کا معرب ہے جو کہ اکثر ایرانیہ عورتون کا نام ہوتا ہے۔

ابن خلکان اس پچھلی روایت کے مخالفت مین بیان کرتے ہین کہ محمد بن سیرین کی مان کا نام صفیہ تھا جو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی لونڈی تھین۔ جس رات سیرین کا عقد صفیہ کے ساتھ ہوا ہے اُس رات محفل نکاح مین سترہ غازیان بدر شریک تھے جنمین سے ایک کی بھی موجودگی اُس ایمانی دور مین نہایت موجب برکت اور اہل محفل کے لیے باعث فخر و مباہات خیال کیجاتی تھی۔ اُنھین غازیان بدر مین سے جو صفیہ اور سیرین کی محفل عقد مین شریک تھے ایک حضرت ابی بن کعب انصاری رضی اللہ عنہ تھے جنکی عظمت اور جلالت کو ہر مسلمان جانتا ہے۔ حضرت ابی بن کعب انصاری رضی اللہ عنہ نے نکاح کے بعد دونون دولھا اور دلھن کے لیے درگاہ رب العزت مین بہت کچھ دعائین مانگی تھین۔ علاوہ برین جب صفیہ عروس بنائی گئی تو اُس زنانی صحبت مین تین اُمہات المومنین ازواج حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے بابرکت ہاتھون سے صفیہ کی آراستگی کی اور اُسے خوشبو وغیرہ لگا کے معطر کیا اور خیر و برکت کی دعائین دین۔

یہان سے اندازہ کرنا چاہیے کہ مسلمانون مین غلامی اگر تھی تو کیسی چیز تھی اور غلامون کے ساتھ

کیسا برتاؤ کیا جاتا تھا - اُس زمانہ مین دولتمندون اور مالدارون کی شرکت کوئی باوقعت چیز نہین خیال کیجاتی تھی غازیان بدر کا اسلام مین ایسا رتبہ تھا کہ جب تک اُنمین سے ایک شخص بھی زندہ رہا تمام دنیای اسلام کے لوگ اُسکو اپنا افتخار سمجھتے رہے - اُنمین سے کوئی شخص جہان جاتا تھا آنکھون پر بٹھلایا جاتا تھا اور اُسکے قدم لیے جاتے تھے - عورتون مین امہات المومنین کی ایسی عظمت تھی کہ تمام اسلام کی عورتون کا وہ ہمیشہ مرجع رہین - پھر ایسے باوقعت لوگ لونڈیون اور غلامون کے ساتھ ایسا برتاؤ کرین تو سمجھنا چاہیئے کہ تمام مسلمان اُنکی کس درجہ قدر کرتے ہونگے - ایک لونڈی کو اُس رسول برحق کی تین بی بیان اپنے مبارک ہاتھون سے زیور عروسی سے آراستہ کرین ! سبحان اللہ - وہ لونڈی ہماری آزادبی بیون سے کڑوردرجہ بہتر ہے جسکو ایسے بابرکت ہاتھ آراستہ کرین - غلامون کے ساتھ ایسے برتاؤ کی ایک مثال بھی شاید نہ یونان پیش کرسکیگا نہ روم اور نہ یوروپ کوئی ایسا نمونہ دکھا سکتا ہے بلکہ ہم تو یہ کہتے ہین کہ دین عیسوی کی تاریخ بھی ایسے فروتنی کے نظائر سے خالی ہے پھر کتنے بڑے تعجب کی بات ہے کہ اس غلامی پر آج اعتراض کیا جاتا ہے اور مسلمان ملزم ٹھہرائے جاتے ہین - الغرض اُنھین بابرکت اور اُنھین مقبول دعاؤن کا نتیجہ تھا کہ حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی خلافت مین ابن سیرین کا ایسا عمدہ محدث معتبر فقیہ عابد زاہد اور پرہیزگار پیدا ہوا جسکا نام تاریخ کے صفحون پر ہمیشہ فخر کے ساتھ لکھا رہیگا اور جسکے نام کو اسلامی سوسائٹیان قیامت تک ادب سے زبان پر لادینگی -

ابن سیرین جناب عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دوسرے سال یعنی ہجرت سے پچیس برس بعد اُسی خوش نصیب صفیہ کے بطن مبارک سے پیدا ہوئے - بچپن کا زمانہ صحابہ کی صحبت مین گذرا اور صحابیہ عورتون کی مبارک گودون اور پاک دامنون مین پرورش پائی - آپکی ورع واتقا کا پہلے ہی سے شہرہ ہوگیا تھا اور علماے زمانہ اسی وجہ سے اُنکی نہایت قدر ومنزلت کرتے تھے - حدیثین اُنھین ابوہریرہ اور عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن زبیر اور عمران بن حصین اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم کے ایسے جلیل القدر اور سربرآوردہ صحابیون سے حاصل ہوئین اور انھین بزرگون کی شاگردی پر اُنھین ناز رہا - قتادہ بن دعامہ اور خالد حذاء ابوایوب سختیانی کے ایسے نامور محدثین ابن سیرین کے شاگرد رشید ہین -

مسلمانون کے برگزیدہ گروہ مین کوئی ایسا متنفس نہوگا جو ابوعبدالرحمن عبداللہ بن مبارک مروزی کے نام لینے سے اُنکے فضل و مراتب اور اُنکی عظمت و شان سے واقف نہوجاوے۔ بستان المحدثین مین قبل اسکے کہ ابن مبارک کی سوانح عمری لکھی جاوے بطور تمہید یہ لکھا ہے کہ ہرچند ابن مبارک اپنے مرتبہ اور شان کے لحاظ سے اعلیٰ طبقہ مین ہین اور آپکی مختصر تعریف سوا اسکے نہین ہوسکتی ہے کہ یہ کہا جاوے کہ مثل امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کے ہین۔ اِنکے پدر بزرگوار ایک غلام تھے اور اُنکا مالک ایک ہمدانی تاجر تھا۔ تاریخ عامری مین لکھا ہے کہ عبداللہ کے پدر بزرگوار مبارک نہایت متقی اور پرہیزگار اور زاہد تھے اُنکے مالک نے مبارک کو داروغہ باغ کردیا تھا۔ ایک روز تاجر نے کہا کہ ایک انار ترش باغ سے توڑ لاؤ۔ یہ گئے اور انار لے آئے کاٹا تو وہ شیرین تھا۔ ترکی تاجر نے کہا کہ مین نے تو ترش انار مانگا تھا تم شیرین لے آئے۔ مبارک نے کہا مین جانون کون شیرین ہے کون ترش جو شخص چکھے وہ کہے کہ فلان درخت مین کھٹا انار ہوتا ہے اور فلان مین شیرین۔ ترکی تاجر نے کہا کہ کیا تمنے ابتک کوئی انار نہین کھایا؟ کہا آپنے مجھے داروغہ باغ کیا تھا اس بات کی مجکو اجازت نہ تھی کہ مین اُسکا انار بھی کھاؤن مجکو آپکے حکم کی تعمیل اسی قدر کرنا تھی کہ اس باغ کی نگہبانی کرتا۔ ترکی تاجر اس احتیاط اور دیانتداری سے نہایت خوش ہوا اور انکو اپنی صحبت مین رکھا اور باغ دوسرے کے سپرد کیا۔

ابن خلکان اس قصہ کو بعض مورخین کے حوالہ سے ابراہیم ادہم کی طرف منسوب کرتے ہین ایسا ہی کچھ طرطوشی نے سراج الملوک مین لکھا ہے لیکن بستان المحدثین مین مبارک ہی کی نسبت لکھا ہے۔ وہ اس حکایت کو بھی نقل کرتے ہین اور یہی حکایت مبارک ہی کی نسبت روضۃ المعطور مین بھی ہے کہ مبارک کے مالک نے ایک دن اپنی لڑکی کی شادی کے بارہ مین جو کہ حد بلوغ کو پہونچ گئی تھی اُنسے مشورہ لیا۔ مبارک نے کہا کہ جاہلیت کے زمانہ مین عرب حسب و نسب کو زیادہ ترجیح دیتے تھے اور کفو غیر کفو کا لحاظ کیا کرتے تھے یعنی جاہلیت کے عرب تو اپنی بیٹی حسب و نسب کے واسطے دیتے تھے۔ اور یہود مال کے واسطے اور نصاریٰ جمال کے واسطے۔ اور اسلام مین اعتبار دین کا ہے ان [illegible] مین جو پسند خاطر ہو وہ اختیار فرمائیے۔

اُنکے مالک کو اُنکی عقل بہت پسند آئی - گھر مین جاکر لڑکی کی مان سے یہ مشورہ بیان کیا اور کہا کہ مین چاہتا ہون لڑکی مبارک کو دون کیونکہ مبارک زہد و تقوی مین سرآمد روزگار ہے اگرچہ غلام ہے لیکن اُسکے اعمال شریف ہین - لڑکی کی مان بھی راضی ہوگئی اور لڑکی اُنکو دیدی اُس سے ابو عبدالرحمٰن عبداللہ بن مبارک مروزی ۱۱۳ھ یا ۱۱۸ھ یا ۱۱۹ھ مین پیدا ہوئے -

ابو عبدالرحمن عبداللہ بن مبارک مروزی دنیائے اسلام مین کس پایہ کے شخص ہین؟ ابتداءً حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے اُنھون نے تفقہ کیا - جب امام ممدوح کا وصال ہوگیا تو مدینہ مین آئے اور امام مالک علیہ الرحمہ سے تحصیل علم فقہ فرمائی - یہی وجہ ہے کہ آپ کا اجتہاد دونون پہلو رکھتا ہے اور آپکے فتاوی ایک ہیئت مجموعی رکھتے ہین چنانچہ حنفیہ اپنے مجتہدین مین شمار کرتے ہین اور مالکیہ طبقات علمائے مالکیہ مین شمار کرتے ہین اور محدثین اپنے گروہ مین داخل کرتے ہین - آپکی عمر سفر مین گذری - کبھی حج مین کبھی جہاد کبھی تجارت اور تمام ممالک اسلامیہ مین پھرے - امام مالک اور سفیان ثوری اور سفیان بن عیینہ اور ہشام بن عروہ اور عاصم احول سلیمان تیمی اور حمید طویل اور خالد حذاء اور دیگر علمائے کبار تابعین اور تبع تابعین سے اخذ حدیث فرمایا اور بڑے اکابر محدثین آپ سے فیضیاب ہوئے مثلاً عبدالرحمن بن اسدی اور یحیی بن معین اور ابوبکر و عمر پسران ابی شیبہ اور امام احمد اور حسن بن عرفہ وغیرہ آپ ہی کے شاگرد ہین - ابن مبارک خود فرماتے ہین کہ مین نے چار ہزار اکابر علما و فقہا سے اخذ علم کیا لیکن مین کسی سے روایت نہین کرتا ہان صرف ہزار شیوخ محدثین سے - تعجب ہے کہ سفیان ثوری اجلۂ شیوخ اساتذہ مین ہین لیکن عبداللہ بن مبارک سے خود اخذ حدیث کیا اور سفیان ثوری باوجود اس فضل و کمال اور علم کے جس سے بڑے بڑے کاملین کو حیرت ہوتی ہے ہمیشہ یہی فرماتے رہے کہ مجکو اس امر کی آرزو رہی کہ بہت کچھ کوشش کی کہ تین شب و روز تمام سال مین ابن مبارک کی طرح بسر کرون مگر نہو سکا -

حسن بن شقیق فرماتے ہین کہ ایک روز جاڑے کے دنون مین نماز عشا پڑھکر ابن مبارک کے ہمراہ مسجد سے چلا اور ارادہ تھا کہ گھر جاؤن - جب مسجد کے دروازہ پر ہم پہونچے تو ایک حدیث کا ذکر آگیا - ابن مبارک نے اُسکے جواب مین تقریر کرنی شروع کی اور اُسی جگہ مین کھڑا ہوگیا اُس دلچسپ تقریر مین ہمکو یہ بھی نہ معلوم ہوا کہ رات کیونکر گذر گئی اُسوقت ہم چونکے جب موذن نے صبح کی اذان دی مزیادہ زیادہ ہے -

امام الائمۃ المجتہدین سراج الائمہ حضرت ابو حنیفہ نعمان[1] کوفی رحمۃ اللہ علیہ۔ بن ثابت بن نعمان بن مرزبان بن ثابت بن قیس بن یزدجرد بن شہریار بن پرویز بن نوشیروان بادشاہ فارس۔ ابنای احرار فارس سے ہیں تاریخ ابن خلکان وغیرہ میں خطیب بغدادی وغیرہ سے روایت ہے کہ امام ابو حنیفہ کے پوتے اسمعیل نے کہا کہ میں اسمعیل بن حماد بن نعمان بن ثابت بن نعمان بن مرزبان فارس کے ابنائے احرار سے ہوں اور قسم خدا کی ہم پر کبھی رق واقع نہیں ہوئی میرے دادا ابو حنیفہ ۸۰ھ میں پیدا ہوئے اور پر دادا میرے یعنی ثابت صغر سنی میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں لائے گئے اور حضرت علی نے اُنکے اور اُنکی اولاد کے حق میں برکت کی دعا کی اور ہم امید کرتے ہیں کہ تحقیق خدا تعالیٰ نے حضرت علی کی دعا ہمارے حق میں قبول کی اور نعمان بن مرزبان جو ثابت کا باپ ہے اُسنے نوروز کے روز حضرت علی کو تحفہ کے طور پر فالودہ بھیجا تھا جسپر حضرت نے فرمایا تھا کہ اسی طرح ہر روز ہمکو فالودہ دیا کر۔

شامی میں ابن حجر کی کتاب خیرات الحسان فی مناقب النعمان سے منقول ہے کہ اکثر علما اس بات پر متفق ہیں کہ ابو حنیفہ کا دادا اہل فارس سے تھا۔ اور وہ جو ابن خلکان نے لکھا ہے کہ امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت بن زوطی بن ماہ کے بیٹے ہیں اور زوطی ابن تیم اللہ بن ثعلبہ کا غلام تھا جسنے اُسکو آزاد کر دیا تھا اس سے امام پر رقیت واقع نہیں ہوتی کیونکہ یہ قول بلا سند ہے۔ اگر بالفرض تسلیم بھی کر لیا جاے کہ اس قول کی کچھ اصل ہوگی تو اُسکی تطبیق اس طرح پر ہو سکتی ہے کہ اسمعیل بن حماد بن ابو حنیفہ کا قول باعتبار جد صحیح کے ہے اور دوسرا قول باعتبار جد فاسد کے ہے اور رقیت والدہ کی طرف سے کوئی عیب نہیں ورنہ معاذ اللہ حضرت اسمعیل علیہ السلام کی رقیت لازم آئیگی کیونکہ اُنکی والدہ حضرت ہاجر حضرت سارہ علیہا السلام کی کنیزک تھیں۔ ولادت آپکی کوفہ ۶۱ھ اور بقول اصح غرہ ذیحجہ ۸۰ھ میں ہوئی مفتاح السعادت میں منقول ہے کہ حضرت ثابت آپ کے والد ماجد فوت ہوئے تو آپ کی والدہ ماجدہ نے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے

(۱) تہذیب الکمال وغیرہ میں نعمان بن ثابت بن زوطا بن ماہ لکھا ہے اور کہا گیا ہے کہ زوطا اہل کابل یا بابل سے ابن تیم اللہ کی مملوک تھی جسنے اُسنے آزاد کر دیا تھا و قیل ثابت بن طاؤس بن ہرمز ملک بنی شیبان ۱۲ عزیز نگرامی

نکاح کیا اور آپ اُسوقت صغیر سن تھے - پس آپنے امام جعفر صادق رضی کی گود مین پرورش پائی اور یہ آپکے لیے منقبت عظیمہ ہے - آپ بعد تحصیل علم ضروری کے ہوش سنبھالتے ہی خرید و فروخت مین مشغول ہوئے لیکن چونکہ امام شعبی کوفی نے آپ مین تیقظہ اور ہونہاری دیکھی تو آپ کو کمال تحصیل علم کی رہبری کی - اسپر آپ خرید و فروخت کا کام چھوڑکر تحصیل علم مین مشغول ہوئے یہانتک کہ علم کلام مین مشارٌالیہ زمانہ ہوگئے پھر آپکے جی مین آیا کہ اصحاب و تابعین ایسے نہین ہوئے بلکہ اُنھون نے ایسے علوم سے مخالفت کی ہے اور بجز شریعت و فقہ کے اور کسی علم مین اُنھون نے خوض نہین کیا - اسپر آپ حدیث و فقہ مین مشغول ہوئے چنانچہ چار ہزار مشائخ تابعین اور کبار تبع تابعین سے فقہ اور حدیث کو اخذ کیا - ہمارے امام الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کے فضائل و مناقب پر اُنکے معاصرین اور اکثر علمای کرام نے شہادت دی ہے - زیادہ زیادہ ہے اگرکسی کو زیادہ فضائل اور مناقب اور تاریخی حالات دیکھنا منظور ہو تو حدائق الحنفیہ ملاحظہ کرین -

امام الاعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے تاریخی حالات مین مورخین کا بہت اختلاف ہے بعض مورخ آپکی تاریخ ولادت ۸۰ھ اور بعض ۶۱ھ بتاتے ہین اور تاریخ خمیس جلد دوم مین ہے نعمان بن ثابت بن زوطا بن ماہ الکوفی مولی بنی تیم اللہ بن ثعلبہ اور النوادر المنیفہ فی مناقب ابی حنیفہ مین الجواہر المضیہ فی طبقات الحنفیہ للمولانا شیخ عبدالقادر سے منقول ہے ابا حنیفۃ النعمان بن ثابت بن کاؤس بن ہرمز بن مرزبان بن بہرام بن مہرکز بن ماجشر بن حسیک بن ادربود بن ہرواس بن بہرام ..... اور ایسے ہی حافظ ابی اسحاق ابراہیم الصرفینی نے بھی لکھا ہے اور ابو مطیع نے اُنکو نسل عرب سے شمار کیا ہے کہ نعمان بن ثابت بن زوطی بن یحیٰی بن زید بن اسد بن راشد الانصاری - اور آپ کے والد ثابت کے حالات زندگی بالکل نامعلوم ہین - غرض کہ جس کسی کو اس سے زیادہ وقفیت منظور ہو کتاب اول الذکر یعنی حدائق الحنفیہ اور غرائب البیان فی مناقب النعمان اور سیرۃ النعمان وغیرہ ملاحظہ کرے -

فتاویٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چہ می فرمایند علماے دین ومفتیان شرع متین اندرین مسئلہ کہ شرع محمدی مین اور شاستر ہنود مین لونڈیان دو ہی قسم کی قرار پائی ہین ایک وہ جو زرخرید ہو دوسری وہ جو جدال وقتال کرکے معرکۂ جہاد مین ہاتھ آئے سو بی بی ہاجرہ زوجہ ثانیہ حضرت ابراہیم کی ان دونون صورتون سے بری ہین کہ ہماری تحقیقات سے یہ بات ثابت ہے خلاصۃ الانبیا مین یون لکھا ہے کہ سنان بن علون ایک بادشاہ تھا مقام مصر مین۔ اُسنے جبکہ شہرۂ حسن بی بی سارہ زوجہ اولی حضرت ابراہیم کا سنا تو بی بی صاحبہ موصوفہ کو پیش خود طلب کیا اور دست دراز کیا پس ہاتھ اُس ناپاک کا خشک ہوگیا تب وہ خائف ہوا اور بسند عُذر اُس جناب طاہرہ سے دعا کا ہوا آپنے دعا کی ہاتھ اُسکا اچھا ہوگیا تب اُسنے شکریہ مین بی بی ہاجرہ کو دیا اور کہا ھذا اجرتك یعنی یہ تیری اُجرت ہے لہذا بہ سبب تمادی ایام کے یہ لفظ مخفف ہوکر ہاجرہ رہگئی آور تبیان کہ قدیم تفسیر ہے اور اب کتب خانۂ نواب مدراس کے یہان موجود ہے اسمین بیٹی لکھا ہے مگر تورات مین لفظ جاریہ لکھا ہے تو اب اگر لفظ جاریہ پر خیال کیا جاوے تو لغت مین اُسکے چند معنی قرار پائے ہین ہکذا جاریہ بمعنی کشتی و آفتاب و دختر و کنیزک غیاث اللغات اور قاموس مین ہے تو اب خیال کرنا چاہیئے کہ جب ایک لفظ کے چند معنی قرار پائے تو پھر جو معنی جہان چسپان ہون بولنا چاہیئے اور مقام مذکورۂ بالا مین بہر صورت بیٹی کے بھی معنی موزون ہوسکتے ہین۔ کیا وجہ کہ جب اتنا بڑا معجزہ اُسنے عین بادشاہ نے برائے العین مشاہدہ کیا تو اُسکے عوض مین لونڈی دیا ہو کبھی عقل سلیم قبول نہ کریگی لہذا امیدوار ہون کہ ثبوت دختر ہونے یا لونڈی ہونے کا از روے کتب معتبرہ وروایات معتبرہ اہل اسلام سے تحریر کیجئے۔ بینوا وتوجروا۔

الجواب

وہ درحقیقت کنیزک نہ تھین چنانچہ تفسیر کشاف ومعالم ومدارک وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے اور کسی تفسیر سے

لونڈی ہونا ثبوت نہین جو کہے وہ کاذب ہے واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔ حررہ سیف الدین جعفری ریواڑی۔

ہو المصوب

عبارات مفسرین اور مورخین سے اشارۃً وصراحۃً معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ہاجر کنیزک تھین کیونکہ جمہور مفسرین قصہ بادشاہ مصر مین یہ عبارت لکھتے ہین فوھبھا ھاجرا اور علامہ مجیر الدین حنبلی مورخ انس جلیل فی تاریخ القدس والخلیل مین لکھتے ہین لما سار ابراھیم الی مصر ومعھا سارۃ زوجتہ ووھبھا فرعون مصر ھاجر فلما قدم الی الشام واقام بین الرملۃ وایلیا وکانت سارۃ لا تحبل وھبت ھاجر لابراھیم فواقعھا فحملت وولدت اسمعیل انتھی پس لفظ فوھبھا اشارہ کالصراحۃ ہے اس طرف کہ ہاجر کنیزک تھین نہ اولاد اُس بادشاہ کی۔ پھر جب سارہ کی ملک مین آئین اُنھون نے حضرت ابراہیم کو ہبہ کردیا۔ کیونکہ ہرکس وناکس پر ظاہر ہے کہ ہبہ عرف اور شرع مین عبارت ہے اپنی ایک شے مملوک دوسرے کو دیدینے سے پس اگر ہاجر بیٹی ہوتین تو ہبہ کا اطلاق جائز نہوتا اور مورخ حسین دیار بکری تاریخ خمیس[1] مین لکھتے ہین قال ابن لھیعۃ ھاجر من ارض العرب من قریۃ کانت ام القری من ارض مصر کذا فی سیرۃ ابن ھشام ویقال ان ھاجر کانت قبل الرق بنت ملک من ملوک القبط فاخذھا ایاھا وخلی سبیلھا وقال ھذہ لک وکان لا یولد لابراھیم من سارۃ فوھبت سارۃ ھاجر لہ انتھی یہ عبارت صریح ہے اِس باب مین کہ ہاجر کنیزک تھین بادشاہ مصر کی بیٹی نہ تھین۔ بلکہ قبل کنیزک ہونے کے وہ ایک بادشاہ کی بادشاہان قبط سے بیٹی تھین اور زیادہ تر صریح اِس سے یہ عبارت ہے کہ اُسی تاریخ خمیس مین ہے دوسرے مقام مین فی معالم التنزیل ولد لابراھیم ثمانیۃ بنین اسمعیل وامہ ھاجر القبطیۃ ام ولد انتھی اور ہرکس پر روشن ہے کہ ام ولد اُس لونڈی کو کہتے ہین کہ مولی اُس سے صحبت کرے اور اُسکے بطن سے جو لڑکا پیدا ہو اُسکو اپنی طرف منسوب کرے۔ اور جلال الدین سیوطی حسن المحاضرۃ فی اخبار مصر والقاہرۃ مین لکھتے ہین

---

(۱) دیکھو جلد اول صفحہ چھیاسی مطبوعہ مصر ۱۲ عزیز نگراہی۔

قال ابن عبد الحکم حدثنا عمر بن صالح اخبرنا مروان القصاص قال صاهر الی القبط من الانبیاء ثلثۃ ابراهیم تسری هاجر و یوسف تزوج بنت صاحب عین شمس و نبینا صلی الله علیه وسلم تسری ماریة انتهی پس لفظ تسری صاف دال ہے کہ وہ کنیزک تھین۔ اگر کسی کو شک ہووے کہ لونڈی بہ نسبت حرہ کے رذیل اور بیقدر ہوتی ہے پس حضرت اسمٰعیل نبی جلیل القدر اور نبی آخر الزمان کے اجداد مین ہین چونکہ لونڈی کے بطن سے پیدا ہوئے اُنکی ذات مین نقص آگیا پس اُسکو یون دفع کرے کہ اللہ(۱) جل شانہ کے نزدیک قدر اور عزت بحسب تقویٰ کے ہے نہ حسب رقیت اور حریت کے قرآن مجید مین ارشاد ہوتا ہے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰکُمْ اور حضرت ہاجر اگرچہ کنیزک تھین مگر بہ نسبت سارہ کے نہایت متقی اور پرہیزگار تھین کما لا یخفی علی من طالع کتب التفسیر والحدیث پس کسی طرح کا نقصان ذات اسمٰعیل مین نہین آیا بلکہ کمال عارض ہوا اسی واسطے فقہا لکھتے ہین کہ جو شخص حضرت اسمٰعیل کو حقارت کی نیت سے کہے کہ وہ لونڈی کی اولاد سے ہین وہ کافر ہے لان تذلیل الانبیاء کفر اور اگر بالفرض تسلیم کیا جاوے کہ ہاجر والدہ اسمٰعیل رذیل تھین پس اِس سے ذات اسمٰعیل مین ہرگز نقصان نہین آتا غور کرنا چاہیے کہ اصل تمام بنی آدم کی حتی کہ جملہ انبیا کی ایک قطرہ منی سے ہے کہ وہ نجس اور خراب ہے پھر اُس سے نقصان ذات آدمی مین نہین ہوتا ہے اور بقول جمہور مفسرین کے باپ حضرت ابراہیم کے یعنی آذر(۲) کافر تھے لیکن اُس سے ذات ابراہیم مین نقصان

(۱) فی الحقیقت رقیت اور حریت کے لحاظ سے اللہ جل شانہ کے نزدیک قدر و عزت نہین ہے بلکہ تقوی کے لحاظ سے ورنہ ائمہ اثنا عشر مین امام ہفتم سے امام دوازدہم رضی اللہ تعالی عنہم تک کل ائمہ کی ذات مین نقص لازم آئیگا کیونکہ اُن سب کی والدہ شریفہ ام ولد یعنی کنیزک ہی ہین - ۱۲ عزیز نگرامی

(۲) بعض مفسرین و محدثین متفق ہین کہ حضرت ابراہیم ؑ کے والد کا نام آذر ہے اور بقول نسابہ اور جمہور مورخین حضرت ابراہیم ؑ کے والد کا نام تارح حاے حطی سے ہے لیکن اکثر مفسرین و محدثین کے نزدیک تارخ خاے معجمہ سے ہے اور مولانا شرف الدین علی نے بھی خاے معجمہ سے ظفر نامہ مین تصحیح کی ہے اور کہتے ہین کہ تارخ تارخ سے ماخوذ ہے اور صحیح بھی خاے معجمہ سے ہے اور توریت مقدس کتاب پیدایش باب ۱۱ - آیت ۲۷ - اور انجیل لوقا باب ۳ - آیت ۳۴ مین تارح حاے حطی سے ہے ۱۲ عزیز نگرامی -

نہین آیا واللہ اعلم حررہ محمد عبد الحی عفی اللہ عنہ

ما قولکم ایہا العلماء الکرام فی ہذہ المسائل - سادات[1] صحیح النسب کا یوم القیامت منتفع بالنسب ہونا با دلہ شرعیہ ثابت ہے یا نہین اور بتقدیر اول انتفاع سے کیا مراد ہے آیا وہ لوگ با وصف بے علم اور بے عمل ہونے اور بحالت فسق وفجور بلا توبہ مرجانے کے بھی بوجہ انتساب الی النبی کے دخول نار سے مطلقاً محفوظ رہینگے اور مواخذات اُخرویہ سے مامون ہونگے یا بعد دخول فی النار اور سزا پانے معاصی کے شفاعت محمدی صلعم شامل ہو کر مومنین غیر سادات کے داخل بہشت ہونگے اور اس صورت مین درمیان سادات اور دوسرے مومنین امت محمدیہ کے کیا فرق ہوگا کیونکہ بمفحواے شفاعتی لاھل الکبائر من امتی جملہ مومنین تحت وعد شفاعت داخل ہین - کوئی شخص سادات سے بزوال ایمان وسوء خاتمت مرسکتا ہے یا بے ایمان مرنا سادات کا بدلائل شرعیہ ونصوص احادیث ممتنع ہے اور اگر جائز ہے تو اُسکی دلیل کیا ہے - سوا سے سادات کے اور اقوام جو شرفا کہے جاتے ہین اور منتسب طرف صالح نسبًا ونسبتہً ہین جیسے شیخ صدیقی وفاروقی وعثمانی وعلوی غیر فاطمی وہ لوگ باوصف محروم رہنے کے دولت علم وعمل سے اور مبتلا بفسق وفجور رہنے اور بلا توبہ مرجانے کے صرف بہ برکت صلاح منتسب الیہم کے دخول نار وجملہ مواخذات اُخرویہ سے محفوظ رہینگے یا بوجہ فاسق وفاجر ہونے کے سزاے اعمال پائینگے اور نسبت الی الصالحین عاقبت مین اُن لوگون کے کام نہ آویگی - سواے اقوام مذکورہ کے دوسری اقوام جو بظاہر منتسب کسی صالح کے نہین ہین جیسے افاغنہ ومغل ودیگر اقوام جو عرفًا ارذال کہے جاتے ہین اُنکے سلسلۂ آبا مین اگر صالح وولی گذرا ہو تو بقیاس الی الشیوخ الصدیقی وغیرہم وہ لوگ بھی باوصف بے ایمان مرجانے یا بحالت فسق وفجور بلا توبہ دنیا سے رحلت کرنے کے بہ برکت آب صالح کے مواخذات اخرویہ سے مامون رہینگے یا نہین - چونکہ یہ مسائل متنازع فیہا ہین اور متنازعین اہل علم ہین جواب ہر شق سوالات کا مفصل ومبسوط بہ تقریر واضح حاوی ادلہ ہر امر مندرج جواب ونقل عبارات معتبرات ارقام فرمایا جاوے فقط

[1] سادات عبارت از فرزندان صوری حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم می تواند شد جراکہ مؤلف ابسط باسطی نوشتہ کہ فرزندان معنوی عبارت از اولیاست - عزیز نگرامی ۱۲

ہو المصوب

سادات کا بحالت فسق وفجور مرنے کے بلا توبہ دخول نار اور عذاب سے مطلقاً محفوظ رہنا بوجہ انتساب الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں ہے بلکہ آثار اور اخبار سے اُسکے خلاف ثابت ہے نور الدین علی سمہودی جواہر العقدین فی فضل الشرفین ذکر ماینبغی لاہل البیت میں لکھتے ہیں الثالث اجتناب کل قبیح شرعا فان القبیح من اہل ھذا البیت اقبح منہ من غیرھم ولھذا قال العباس لابنہ عبد اللہ کما فی تاریخ دمشق یا بنی ان الکذب لیس باحد من ھذہ الامۃ اقبح منہ بی ولک وباھل بیتک یا بنی لایکون شئی مما خلق احب الیک من طاعتہ لا اکرہ الیک من معصیتہ فان اللہ ینفعک بذلک فی الدنیا والاٰخرۃ قلت واجماع ذلک کلہ ما جاء انہ صلی اللہ علیہ وسلم اوصی باھل بیتہ بتقوی اللہ ولزوم طاعتہ کما سبق فی الذکر الرابع وسبق فی اواخر التنبیہ الاول من الذکر السادس قول الحسن بن المثنی وانی اخاف ان یضاعف للعاصی منا العذاب ضعفین وواللہ انی لارجوان یوتی المحسن منا اجرہ مرتین انتھی اور روایت قرآنیہ یٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا شاہد عدل اس امر پر ہے کہ انتساب الی الصالح باعث تضاعف اجر اعمال صالحہ کا اور تضاعف عذاب اعمال خبیثہ کا ہوتا ہے نہ یہ کہ مطلقاً اعمال خبیثہ مضر نہوں اور اصحاب اعمال سیئہ صرف بوجہ انتساب الی الصالح کے ناجی ہو جاویں اسی وجہ سے حق جل شانہ نے ازواج نبی صلعم کو خبر تضاعف عذاب کی بر تقدیر ارتکاب اُنکے فواحش کو دی اگر مطلق انتساب الی النبی صلعم باعث نجات ہوتا تو یہ مضمون نازل نہوتا اور نسب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم یا نسب صدیقی یا علوی یا نسب کسی اور صالح کا نفع دینا بروز قیامت بایں معنی کہ اگر وہ شخص اعمال صالحہ کرے تو بہ نسبت اپنے امثال کے درجہ زائد پاوے صحیح ہے یا یہ کہ وہ شخص جسکی طرف انتساب ہے بہ نسبت اور شخصوں کے اسکی طرف زائد التفات کرے اور شفاعت کرے اور بایں معنی کہ شخص منتسب باوجود اعمال قبیحہ کے صرف بوجہ شرافت نسبیہ حق جل شانہ کے نزدیک

مغفور ہو جاویگا اور باوجود اعمال سیئہ صرف انتساب الی الصالح کے ذریعہ سے نزدیک حق تعالی کے
مکرم ہوگا اور مطلقاً عذاب سے نجات پاکے مرحوم ہوگا محض غلط ہے نص قرآنی اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ
اَتْقٰکُمْ اِسکے غلط ہونے پر شاہد عدل ہے امام فخر الدین الرازی کی تفسیر کبیر مین اِس آیت مین مرقوم ہے
فان قیل ھذا مبنی علی عدم اعتبار النسب ولیس کذلک فان للنسب اعتبارًا عرفا وشرعا حتی
لا یجوز تزویج الشریف بالبطنة قلنا اذا جاء الامر العظیم لا یبقی الامر الحقیر معتبرا وذلك
فی الحس والشرع والعرف اما الحس فلان الکواکب لا تری عند طلوع الشمس ولا الجناح
الذباب دوی عند ما یکون رعد قوی واما فی العرف فلان جامع الملك ما یبقی له اعتبار
ولا التفات اذا عرفت ھذا ففی الشرع کذلك اذا جاء الشرف الدین الالھی لا یبقی لما مر ھنالك
اعتبار لا للنسب ولا للنسیب الا تری ان الکافرون کان من اعلی الناس نسبًا والمومن وان
کان دونھم نسبًا لا یقاس احدھما بالاخر ولھذا یصلح للمناصب الدینیة کالقضاء والشھادة
کل شریف ووضیع اذا کان دیناً صالحاً عالماً ولا یصلح التی منھا فاسق وان کان قرشی النسب
او فاروقی النسب ولکن اذا اجتمع فی اثنین الدین المتاین واحدھما نسیب ترجح بالنسب
عند الناس لا عند اللہ لان اللہ یقول وان لیس للانسان الا ما سعی وشرف النسب
لیس مکتسبًا ولا یحصل بسعی انتہی اور محمد بن عبد الباقی زرقانی شرح مواہب لدنیہ مین لکھتے ہین
انما ینظر للاصل والعنصر عند التحلی بالفضائل والتخلی عن الرذائل انتہی اور مسند احمد مین ابو نضرہ
سے مروی ہے حدثنی من شھد خطبة النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمنی وھو علی بعیر یا
ایھا الناس ان ربکم واحد وان اباکم واحد لا فضل لعربی علی عجمی ولا لاسود
علی الاحمر الا بالتقوی خیر کم عند اللہ اتقکم اور صحیح مسلم مین ابو ہریرہؓ سے مروی ہے
قال رسول اللہ صلعم من بطا بہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ اور ابن جریر وغیرہ نے روایت کی ہے
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یسئالکم عن احسابکم ولا عن انسابکم
یوم القیامة الا عن اعمالکم اکرمکم عند اللہ اتقکم اور کتاب الادب المفرد مین بخاری نے

ابوہریرہ رض سے روایت کی قال رسول اللہ صلعم ان اولیائی یوم القیامۃ المتقون وان کان
نسب اقرب من نسب اور معجم طبرانی میں حدیث معاذ بن مروی ہے لما بعثہ رسول اللہ صلعم
الی الیمن خرج معہ یوصیہ ثم التفت الی المدینۃ فقال ان ھؤلاء اھل بیتی یرون انھم
اولی الناس بی ولیس کذلک انما اولیائی المتقون من کانوا وحیث کانوا اور صحیح بخاری
مین عمرو بن العاص سے مروی ہے سمعت رسول اللہ صلعم یقول جھاراً غیر سر ان
آل بنی فلان لیسوا لی باولیاء انما ولی اللہ وصالح المومنین ھذا لفظ مسلم اور بخاری نے
اسقدر اور زائد روایت کیا ہے لکن لھم رحم سابلھا ببلا لھا یعنی اصلھا بالشفاعۃ اور اربعین طائی
مین فضیل بن مرزوق سے مروی ہے سمعت الحسن بن الحسن بن علی بن ابی طالب یقول لرجل
یغلو فیھم ویحکم احبونا للہ فان اطعنا اللہ فاحبونا وان عصینا اللہ فابغضونا فقال الرجل انکم
لذو قرابۃ مع رسول اللہ واھل بیتہ ویحکم لو کان اللہ نافعاً بقرابۃ من رسول اللہ
بغیر عمل بطاعتہ لنفع بذلک من ھو اقرب الیہ منا آباءہ وامہ وانی اخاف ان یضاعف
للعاصی منا العذاب ضعفین اورد ھذہ الاخبار والآثار السمہودی فی المواضع
المتفرقۃ من الجواھر ان سب سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مجرد انتساب الی الرسول باعث مغفرت
وکرامت کا نہین ہوسکتا ہے جب اُسکے ساتھ تقوی منضم نہو ہر گاہ نسب نبوی کا یہ حال ہو انسب
صدیقی وغیرہ کا بدرجۂ اولی یہی حال ہوگا - ہان نسب نبوی اسقدر مفید ہوگا کہ اولاً آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اپنی اولاد کی شفاعت فرماوینگے بہ نسبت عامۂ مومنین کے ابتداءً توجہ انکی طرف فرمائینگے
جیسا کہ حدیث ابن عمر سے قال رسول اللہ اول من اشفع امتی اھل بیتی ثم الاقرب فالاقرب
من قریش والانصار ثم من اٰمن بی واتبعنی من اھل الیمن ثم سائر العرب ثم الاعاجم
واول من اشفع لہ اولو الفضل جو طبرانی نے روایت کی ہے علی ما اوردہ السیوطی فی البدور
السافرۃ فی احوال الآخرۃ ثابت ہے وھذا ھو الفرق بین السادات وعامۃ المومنین
فی باب الشفاعۃ لا ان السادات ناجون مطلقاً ولو کانوا فجاراً ملا علی قاری کی رسالہ تحقیق الانتساب

فی تدقیق الانتساب مین تفسیر آیہ فَلَآ اَنْسَابَ بَیْنَھُمْ یَوْمَئِذٍ مین لکھتے ہین لیس یراد ان الانساب تنقطع بل المراد ان احدا بمجرد النسب لا یرتفع لان مدار الدین یوم الجزاء علی التقوی انتہی اور بھی لکھتے ہین ثم اعلم ان مجرد النسب بدون کسب الحسب و تعلم العلم والادب غیر معتبر فی المذھب انتہی اور بھی لکھتے ہین فالمدار علی العلم والتقوی لا علی مجرد النسب المعتبر فی الدنیا دون العقبی انتہی اور یہی معنی بقاے نسب نبوی کے بروز قیامت جو نفع دے حدیث کل نسب وسبب ینقطع یوم القیامۃ الا سببی ونسبی اخرجہ البزار والطبرانی والبیہقی وابونعیم والحاکم وغیرھم اور حدیث ان الانساب تنقطع یوم القیامۃ غیر نسبی و سببی وصھری اخرجہ احمد والطبرانی والحاکم وغیرھم ہے چنانچہ تفسیر اسکی دوسری حدیث مین مروی ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بال اقوام یزعمون ان قرابتی لا تنفع ان کل سبب ونسب منقطع یوم القیامۃ الا نسبی وسببی وان رحمی موصولۃ فی الدنیا والآخرۃ اخرجہ البزار وغیرہ اور ایسی ہی دوسری روایت مفسر ہے قال رسول اللہ صلعم لا ینفع قومہ یوم القیامۃ بلی وان رحمی موصولۃ فی الدنیا والآخرۃ وانی ایھا الناس فرط لکم علی الحوض اخرجہ احمد والحاکم والبیہقی وغیرھم الحاصل قرابت نبوی کو مطلقاً غیر نافع کہنا اور سادات وعامۂ مومنین کو من کل الوجوہ مساوی سمجھنا تفریط ہے اور اسکو ایسا نافع سمجھنا کہ باوجود ارتکاب فواحش صرف انتساب الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو باعث استحقاق نجات جاننا افراط ہے خیر الامور اوسطھا۔

اِس تفصیل سے جواب سوال سوم وچہارم کا بھی معلوم ہوگیا حاجت تفصیل کی نہین ہے نسب نبوی صلعم کہ جسکی نفع وبقا کی خبر اخبار مین وارد ہوئی جنبہ بالفرادہ باعث نجات واکرمیت عند اللہ بدون انضمام تقوی نہوا البتہ باعث استحقاق زائد شفاعت محمدیہ ہونا ثابت ہوا نسب صدیقی یا علوی یا کسی اور ولی وصالح کا کیونکر بالفرادہ منشای نجات ہوسکتا ہے۔ اور جواب سوال دوم کا یہ ہے کہ سید کا مرتا بحالت سوء خاتمہ وزوال ایمان اسکا امتناع عقلاً وشرعاً نہین ثابت ہے اور

ہر سید کا مطلقاً عذاب جہنم سے نجات پا جانا اور ابتداءً جنت مین داخل ہونا نصوص معتبرہ سے نہین ثابت ہے بلکہ عمومات قرآن اور احادیث اسکے خلاف پر دال ہین۔ باقی وہ حدیثین کہ اسعاف الراغبین وجواہر العقدین وغیرہ مین مذکور ہین کہ جنکا مفاد وملخص یہ ہے کہ اہل بیت وسادات کے حق مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعاے نجات فرمائی اور پروردگار نے وعدہ اس امر کا فرمایا کہ اولاد فاطمہؓ پر جہنم حرام ہے اور اہل بیت پر عذاب نہوگا وہ سب عام مخصوص البعض ہین اور محمول ہین اوپر صلحاء ومتقین کے یا فقط اولاد صلبی فاطمہ رضؓ پر۔ ابن عراق تنزیہ الشریعۃ عن اخبار الموضوعۃ مین بعد ذکر حدیث ان فاطمۃ احصنت فرجها فحرمها اللہ وذریتها علی النار لکھتے ہین مما یدل علی ان الحدیث لیس موضوعاً خبر ما عند ابن الجوزی انہ قال ان ثبت الحدیث فهو محمول علی ذریتها الذین هم اولادها خاصۃ مثل الحسن والحسین سید اشباب اهل الجنۃ وعلی ذلك حملہ محمد بن علی بن موسی الرضا فقال هو خاص بالحسن والحسین واللہ اعلم وروی العقیلی عن ابی کریب انہ قال هذا للحسن والحسین ولمن اطاع اللہ منهم انتهی اور اس قسم کی حدیثین جو فضائل اہل بیت مین وارد ہین نظیر انکی بہت سی احادیث صحاح ستہ وغیرہ مین مروی ہین کہ جنہین خاص خاص عمل صالح کرنے والے پر حکم وجبت لہ الجنۃ یا حرمت علیہ النار یا فقد دخل الجنۃ یا فقد امن العذاب ونحو ذلك کا دیا گیا ہے چنانچہ ناظر کتب احادیث پر مخفی نہین ہے۔ پس لازم آتا ہے کہ اصحاب اُن اعمال صالحہ کے بھی اگرچہ سیکڑون کبائر کرین کبھی جہنم مین داخل نہون یلوہ ایک سوء خاتمہ سے آمن ہوجاوین اور بہ برکت اُس عمل صالح کے جو اُن سے صادر ہوا یہ سمجھ لین کہ ہمکو خوف نہین خاتمہ خواہ مخواہ ہمارا بخیر ہوگا اور باقتضاے اُس حدیث کے ضرور ہمکو مغفرت ونجات حاصل ہوگی حاشا وکلا هذا لم یقل بہ احد من الفقهاء والمحدثین والعلماء المعتبرین کما لا یخفی علی من طالع کتب الکلام والفقہ والحدیث فالجواب الجواب واللہ اعلم بالصواب حررہ الراجی عفو ربہ القوی ابو الحسنات محمد عبد الحی تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی والخفی۔

ما قولکم رحمکم اللہ اندر اینکہ شخصے کہ صحابی را کہ قبل اسلامش نصرانی بود و بعد تواتر ثبوت صحبت و اسلام او بنصرانیت طعن و تعبیر می کند و او را نصرانی میخواند و درباره قبول روایتش باین لفظ تعلل می نماید کہ روایت عدی نصرانی برائے او مخصوص بود آنرا بر مومنان قیاس نباید کرد و جز احاد عدی بن حاتم نصرانی الی قولہ اعتبارے نیست انتہی بلفظہ و جا بجا عدی نصرانی و عدی نصرانی می نگارد و اشاعت میکند پس شرعاً قول شخص مذکور قابل قبول است یا نہ و شخص مذکور مومن کامل است کہ فاسق قابل تعزیر بینوا توجروا۔

ہو المصوب

آن کس فاسق و واجب التعزیر است بعد اسلام کسے را تعبیر بکفر سابق و اطلاق ہمچو الفاظ بر وے حرام است لقولہ تعالی لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ چہ جائے کہ ہمچو صحابی جلیل القدر کہ ائمہ بر قبول روایتش اتفاق دارند و در شمار صحابہ آنرا ذکر ساز ند واللہ اعلم۔ حررہ الراجی عفو ربہ القوی ابو الحسنات محمد عبد الحی تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی والخفی

کیا فرماتے ہین علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ زید صرف شریف النسب ہے لیکن اُسکے اعمال قبیحہ ہین اور عمرو شریف النسب نہین ہے لیکن اُسکے اعمال صالحہ ہین تو اُن دونون مین کون افضل ہوگا بینوا توجروا۔

الجواب

عمرو افضل ہے قال اللہ تعالی اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰکُمْ خدا کے پاس اچھا وہی ہے جو پرہیزگار ہو اور زید اگرچہ شریف النسب بظاہر ہے لیکن حقیقۃً اُس سے بہت بعید ہے قال اللہ تعالی اِنَّهٗ لَیْسَ مِنْ اَهْلِكَ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ واللہ اعلم۔ کتبہ محمد اسحاق نائب مدرس مدرسہ جامع العلوم کانپور

الجواب صحیح — محمد رشید عفی عنہ مدرس مدرسہ جامع العلوم کانپور

الجواب صحیح — محمد حسیم الدین وکیل انجمن حمایت اسلام مونگیر

لقد اصاب من اجاب و صحیح الجواب

احمد علی عفی عنہ مدرس مدرسہ جامع العلوم کانپور

بلاشبہ شرافت نسب بدون ایمان و عمل صالح اصلا مفید امور آخرت نہین واللہ اعلم حررہ محمد عبد الغفار عفی عنہ

یقیناً عمرو افضل ہے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ

شبلی نعمانی

عامل صالح غیر عامل شریف النسب سے افضل ہے محمد منصور علی مراد آبادی عفی عنہ

آخرت مین فضیلت اُسی کو ہے جسکے اعمال صالح ہون اور نرا نسب بدون عمل صالح کے نفع نہ دیگا

سوا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب کے جنکو آپ سے انتساب ہے اُنکو نافع ہوگا رد المحتار مین

اسکو صاف طور پر لکھا ہے فقط وصی احمد حنفی سنی حنفی مدرس مدرسہ حافظ العلوم واقع جامع مسجد پیلی بھیت

عمرو بباعث اعمال صالحہ کے افضل ہے واللہ اعلم نمقہ تراب اقدام اولیاء اللہ الباری محمد عبد الهادی

الانصاری تجاوز اللہ عن سیئاتہ بفیضہ العمیم الجاری۔

صح الجواب واللہ اعلم بالصواب حررہ العاصی محمد عبد العزیز غفر اللہ ذنوبہ وستر عیوبہ

بلاشک عمرو افضل ہے صحابہ کرام مین صنادید قریش سے حضرت بلال رض افضل سمجھے جاتے تھے

اسلام مین شرافت نسب صرف دنیاوی امور نکاح وغیرہ مین لحاظ کیجاتی ہے باقی اور معاملات مین اسکا کچھ بھی اعتبار

نہین کسلیے کہ نسب سب کے ایک باپ اور ایک مان کی طرف منتہی ہوتے ہین خود قرآن مجید مین آگیا ہے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ

عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ کہ تم مین افضل اللہ کے نزدیک وہ ہے جو پرہیزگار زیادہ ہے کیا خوب فرمایا ہے عارف جامی نے

بندۂ عشق شدی ترک نسب کن جامی	کہ درین راہ فلان ابن فلان چیزے نیست

واللہ اعلم بالصواب

ابو محمد عبد الحق دہلوی عفی عنہ

جسکے اعمال صالحہ ہین وہی شریف ہے عند اللہ صالحہ زید اگرچہ شریف النسب ہے لیکن اعمال قبیحہ کی وجہ سے

قابل قدر و تعریف نہین ہے اور عمرو شریف النسب نہین ہے مگر اعمال صالحہ اُسکے بہت قابل قدر و لائق تعریف

ہین وَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ تمام کتب فقہ و الحدیث مین یہ مسئلہ موجود ہے۔

فقیر محمد امانت اللہ عفی عنہ

کیا فرماتے ہین علماے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ شرافت نسبیہ معتبر و موقر ہے یا کہ شرافت کسبیہ بینوا توجروا۔

الجواب

یہ دونون نعمت خداوندی سے ہین اگر فقط شرافت نسبیہ ہو اور شرافت کسبیہ مثل علم وفضل سے خالی ہو تو اُسکے اثر شریعت مین اکثر موقع مین ظاہر نہین ہوتے اور اگر شرافت کسبیہ مثل علم وفضل کے کسی کو حاصل ہو تو شریعت نے باعتبار احکام کے اِسی کو اعتبار کیا ہے مثلاً اگر ایک شریف النسب غیر عالم باحکام صلوۃ موجود ہو ایک شخص عالم باحکام صلوۃ موجود ہو بشرطیکہ اس عالم مین کوئی وجہ کراہت شرعیہ کی موجود نہو پس اُس وقت عالم کو نماز مین مقدم کیا جائیگا اور اُسی کو امام بنایا جاویگا قال علیہ السلام یؤم القوم اقرأهم فی الدر المختار والاحق بالامامۃ الاعلم باحکام الصلوۃ ہان شرافت نسبیہ محض اسوجہ سے شرافت کسبیہ سے بڑھکر ہے کہ شرافت نسبیہ کسی کے حاصل کرنے سے حاصل نہین ہوتی برخلاف کسبیہ کے لیکن اگر کسی مین دونون بات موجود ہون تو نور علی نور ہے فی الحدیث خیارهم فی الجاهلیۃ خیارهم فی الاسلام اذا فقهوا واللہ اعلم کتبہ محمد اسحاق عفی عنہ مدرسہ جامع العلوم کانپور۔ نائب مدرس۔

الجواب صحیح
محمد جسیم الدین عفی عنہ

الجواب صحیح
محمد رشید عفی عنہ مدرس مدرسہ جامع العلوم کانپور

شرافت نسبی بدون ایمان وعمل صالح اصلا مفید امور آخرت نہین اور ایمان وعمل صالح بدون شرافت مفید ومنجی ہے قال سبحانہ وتعالیٰ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ ھَادُوْا وَالنَّصٰرٰی وَالصَّابِئِیْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ الآیہ واللہ اعلم رقمہ محمد عبد الغفار لکھنوی عفی عنہ

صح الجواب والتصحیح
احمد علی عفی عنہ مدرس مدرسہ جامع العلوم کانپور

الحق لا یتجاوزہ
شبلی نعمانی

مجیب اول کے جواب سے حق متجاوز نہین فقط وصی احمد حنفی سنی حنفی مدرس مدرسہ حافظ العلوم واقع پیلی بھیت

شرافت ذاتی عرضی سے بہتر ہے یعنی کمالات علمی وعملی صرف نسب سے بدرجہا افضل ہین محمد منصور علی عفی عنہ
شرافت نسبیہ شرافت کسبیہ کے ساتھ ہو تو ٹھیک ہے ورنہ کس کام کی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ
فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے یہ فرمادیا لا اغنی عنک من اللہ شیئا رواہ البخاری تو پھر خالی کسی بادشاہ یا نواب یا
امیر کی اولاد ہونے سے نہ بادشاہ ہوجاتا ہے نہ نواب نہ امیر نہ انبیا علیہم السلام وائمہ کرام کی اولاد
ہونے سے نبی ولی امام ہوسکتا ہے حضرت نوح علیہ السلام کے فرزند کا حال قرآن پاک مین مذکور ہے —

ابو محمد عبدالحق دہلوی عفی عنہ

شرافت کسبیہ معتبر وموقر ہے جو خدا کا خوف رکھکر اُسکی تابعداری اور فرمان برداری کریگا وہی افضل ہے

فقیر محمد امانت اللہ عفی عنہ

کیا فرماتے ہین علماے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ شریف العلم افضل وارجح ہے
یا کہ شریف النسب بینوا توجروا —

الجواب

دونون مین تفاضل جزئی ہے کوئی کسی سے افضل مطلقاً نہین ہے ہر ایک اپنے اپنے اثر کے اعتبار سے بہتر ہے

کتبہ محمد اسحاق نائب مدرس مدرسہ جامع العلوم کانپور

الجواب صحیح — اصاب من اجاب

محمد رشید عفی عنہ مدرس مدرسہ جامع العلوم کانپور — محمد جسیم الدین عفی عنہ

جس شریف النسب کو علم ضروریات دینیہ کا نہو اُس سے عالم وعارف امور دینیہ کا افضل واکمل ہے واللہ اعلم

محمد عبدالغفار عفی عنہ

جواب مجیب وتصحیح مصحح صحیح ہے — احمد علی مدرس مدرسہ جامع العلوم کانپور —

شریف العلم ارجح ہے اور اگر کوئی شخص شریف العلم والنسب دونون ہے تو اُس شخص سے افضل ہوگا
جو کہ صرف شریف النسب ہے لیکن یہ افضلیت بھی کوئی شرعی افضلیت نہوگی — شبلی نعمانی —

ہر گلے را رنگ وبوے دیگر است لیکن سب سے افضل عالم باعمل ہے من بطأ بہ عملہ لم یسرع بہ

نسبہ الحدیث ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم الآیہ محمد منصور علی مرادآبادی عفی عنہ
شریف النسب وشریف العلم کو بمقابلہ فقط شریف النسب کے ازروے شرع شریف کے ترجیح ہے واللہ اعلم وعلمہ اتم فقط

وصی احمد حنیفی سنی حنفی مدرس مدرسہ حافظ العلوم واقع پلی بھیت

شریف العلم افضل وارجح ہے شریف النسب سے باب امامت مین اگر احکام نماز کو باعتبار صحت وفساد زیادہ جاننے والا اور فواحش ظاہرہ سے پرہیز کرنے والا ہو در مختار مین ہے الاحق بالامامۃ تقدیما بل نصبا الاعلم باحکام الصلوۃ فقط صحۃ وفسادا بشرط اجتنابہ للفواحش الظاہرۃ ثم الاحسن تلاوۃ وتجویدا للقراءۃ ثم الاورع ثم الاسن ثم الاحسن خلقا ثم الاحسن وجہا ثم اصبحہم وجہا ثم اکثرہم حسنا ثم الاشرف نسبا انتہی مختصرا بقدر الضرورۃ اور شریف النسب افضل وارجح ہے شریف العلم سے باب کفاءت مین بعض کے نزدیک اور برعکس ہے بعض کے نزدیک در مختار مین ہے العجمی لایکون کفوا للعربیۃ ولوکان العجمی عالما اوسلطانا او ہو الاصح فتح عن الینابیع وادعی فی البحر انہ ظاہر الروایۃ لکن فی النہر ان فسر الحسیب بذی المنصب والجاہ فغیر کفو للعلویۃ کما فی الینابیع وان بالعالم فکفو لان شرف العلم فوق شرف النسب والمال[1] کماجزم بہ البزازی وارتضاہ الکمال وغیرہ والوجہ فیہ ظاہر ولذا قیل ان عائشۃ افضل من فاطمۃ رضی اللہ عنہما انتہی اور قاضیخان کی شرح جامع صغیر مین ہے قالوا الحسیب یکون کفوا للنسیب حتی ان الفقیہ یکون کفوا للعلوی لان شرف العلم فوق شرف النسب انتہی اور جامع الرموز مین ہے فلا یکون العالم ولا الوجیہ کالسلطان کفوا للعلویۃ وہو الاصح کما فی المضمرات لکن فی المحیط وغیرہ ان العالم کفوا للعلویۃ اذ شرف العلم فوق شرف النسب ولذا قیل ان عائشۃ افضل من فاطمۃ رضی اللہ تعالی عنہما انتہی وہکذا فی مجمع الانہر والفتاوی لقاضیخان وغیرہما اور ان دونون بابون سے قطع نظر کرکے ہر ایک دوسرے پر من وجہ فضیلت رکھتا ہے جیساکہ احادیث فضائل علم ونسب سے ظاہر ہوسکتا ہے واللہ اعلم

(۱) لان النسب بلا علم لا ثمرۃ لہ ۱۲ (طحطاوی)۔

وحکمہ احکم حررہ الراجی عفو ربہ الوحید ابو حامد محمد عبد الحمید عفی عنہ

شرافت علمیہ افضل اور ارجح ہے کما قال اللہ تعالی هل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون آیہ شریف مین علما سے مراد علماے باعمل ہین اور علماے بےعمل اگرچہ ظاہر مین علم رکھتے ہین لیکن حقیقۃً علما کے زمرہ سے خارج ہین فی تنبیہ فقیہ ابی اللیث عن ابی الدرداء قال ویل للذی لا یعلم مرۃ وویل للذی یعلم ولا یعمل سبع مراۃ وفی الظہیریۃ وقیل الذی یعلم ولا یفعلہ بمنزلۃ الاعمے یضی السراج ولا یستضیٔ بہ اور علماے باعمل اللہ تعالی سے ڈرتے ہین اور آیہ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء سے علماے باعمل مراد ہین واللہ اعلم نمقہ محمد عبد الہادی الانصاری تجاوز اللہ سیأتہ یوم یقوم الناس لربہم الباری ابن مقبول حضرۃ الصمد مولانا علی محمد غفرلہ اللہ الاحد۔

شریف العلم افضل وارجح ہے نہ کہ شریف النسب کسلیے کہ انساب بنی آدم قیامت مین کچھ کام نہ آونگے فلا انساب بینہم یومئذ ولا یتساءلون ہان علم دنیا وآخرت مین کارآمد ہے اور انساب مین بھی جو ایک دوسرے پر شرف ہے اسکا سبب کثرت مال اور اعلی علم ہے۔ علم کے فضائل سے قرآن واحادیث مالامال ہین فخر نسب کی مذمت مذکور ہے واللہ اعلم بالصواب ابو محمد عبد الحق دہلوی عفی عنہ

شریف العلم افضل وارجح ہے تمامی کتب حدیث وفقہ مالامال ہے

فقیر محمد امانت اللہ عفی عنہ

مخفی نرہے کہ مؤلف عفا اللہ عنہ نے ہرسہ استفتاے آخرہ خدمت سراپا برکت مین جناب فیض مآب سید العارفین امام العاشقین شیخ شیخنا سیدنا مولٰنا سید فضل رحمٰن صاحب عم فیضہم کے ارسال کیے تھے۔ جواباً مشرف ومفخر فرمایا گیا۔ ازجناب اعلی حضرت عم فیضہم بعد دعاے خیر ارشاد شدہ است کہ از دیگر علماے کرام بپرسند مرا درین امور دخلے نیست ثم السلام والدعاء۔ داعی بالخیر احمد میان عفی اللہ عنہ

کیا فرماتے ہین علماے دین ان مسائل کے جواب مین کہ شرافت نسبیہ معتبر وموقر ہے یا کہ شرافت کسبیہ اور شریف العلم افضل وارجح ہے یا شریف النسب اور زید صرف شریف النسب ہے لیکن اسکے اعمال

قبیح ہین اور عمرو شریف النسب نہین ہے لیکن اُسکے اعمال صالحہ ہین تو ان دونون مین کون افضل ہوگا بینوا توجروا۔

جواب

شرافت حسبی اور نسبی دونون کا شرع شریف مین اعتبار ہے دیکھو شرافت نسبی باب کفاءت اور خلافت کبریٰ مین معتبر ہے حدیث مین ہے الملک فی قریش اور جو لوگ قریشی النسب ہون اُنکی تعظیم و توقیر کرنے کی حدیث مین تاکید ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے من یرد هوان قریش اهانه الله یعنی جو کوئی قریش کی ذلت کا قصد کرے اللہ اُسکو ذلیل کرے۔ حضرات سادات کی تعظیم و توقیر کا ثبوت اس حدیث سے بطریق اولیٰ نکلتا ہے کیونکہ وہ افضل قریش ہین اور جو لوگ عربی النسب ہین اُنکے ساتھ محبت اور دوستی رکھنے کا حکم ہے حدیث شریف مین ہے احبوا العرب لثلاث لانی عربی و القران عربی وکلام اهل الجنة عربی علی هذا القیاس بہت ساری حدیثین ہین جنسے شرافت نسبی کا معتبر ہونا ثابت ہوتا ہے لیکن شرافت حسبی راجح ہے شرافت نسبی پر فتاویٰ شامی مین ہے العالم یکون کفوًا للعلویة لان شرف الحسب یکون اقوی من شرف النسب پس جو شخص شرافت حسبی اور نسبی دونون رکھتا ہے وہ افضل ہے اُس شخص سے جو صرف شرافت حسبی یا شرافت نسبی رکھتا ہے اور اس حدیث سے خیارکم فی الجاهلیة خیارکم فی الاسلام اذا فقهوا اسی طرف اشارہ ہے اور صرف شرافت حسبی رکھنے والا صرف شرافت نسبی رکھنے والے سے افضل ہے جیساکہ فتاویٰ مذکور کی عبارت سے اوپر واضح ہوچکا مثلاً ایک نوربافہ عالم ہے اور ایک میر صاحب جاہل ہین تو اس صورت مین نوربافہ افضل ہے میر صاحب سے یا ایک حجام صالح ہے اور ایک شیخ صاحب فاسق ہین تو اس صورت مین حجام افضل ہے شیخ صاحب سے واللہ اعلم بالصواب کتبہ محمود احمد عفا اللہ عنہ

الجواب صحیح
محمد علی عفی عنہ

الجواب

شرافت نسب اور شرافت کسبیہ دونون معتبر ہین مگر عند المقابلہ شرافت کسبیہ یعنی شرافت افعال و اعمال مرجح ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیک بذات الدین وقال اللہ تعالیٰ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقَاکُمْ پس جسوقت کہ شریف النسب آدمی برے اعمال کرتا ہو تو وہ اس وضیع النسب سے کہ جسکے اعمال اچھے ہین خدا کے نزدیک زیادہ مکرم ہے البتہ جو شریف النسب کہ اسکے اعمال اچھے ہین اس وضیع النسب سے اشرف ہے کہ جسکے اعمال ایسے ہی ہین مگر کفاءت نکاح مین شرافت نسب شرعا معتبر ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

بندہ رشید احمد عفی عنہ

کیا فرماتے ہین علماے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ مین کہ شریف العلم افضل وارجح ہے یا شریف النسب۔ بینوا بعبارات الکتاب توجروا یوم الحساب۔

ہو الموفق

شریف العلم افضل وارجح ہے شریف النسب سے باب امامت مین اگر احکام نماز کو باعتبار صحت وفساد زیادہ جاننے والا اور فواحش ظاہرہ سے پرہیز کرنیوالا ہو درمختار مین ہے الاحق بالامامۃ تقدیما بل نصبا الاعلم باحکام الصلوٰۃ فقط صحۃ وفسادا بشرط اجتنابہ للفواحش الظاہرۃ ثم الاحسن تلاوۃ وتجویدا للقراءۃ ثم الاورع ثم الاسن ثم الاحسن خلقا ثم الاحسن وجہا ثم اصبحہم وجہا ثم اکثرہم حسبا ثم الاشرف نسبا انتہی مختصرا بقدر الضرورۃ اور شریف النسب افضل وارجح ہے شریف العلم سے باب کفاءت مین بعض کے نزدیک اور یہی اصح اور ظاہر روایت ہے اور برعکس ہے بعض کے نزدیک درمختار مین ہے العجمی لا یکون کفوا للعربیۃ ولو کان العجمی عالما او سلطانا وہو الاصح فتح عن الینابیع وادعی فی البحر انہ ظاہر الروایۃ لکن فی الظہیریۃ فسر الحسیب بذی المنصب والجاہ فغیر کفوء للعربیۃ کما فی الینابیع وان یا لعالم تکفوء لان شرف العلم فوق شرف النسب کما جزم بہ البزازی وارتضاہ الکمال

وغیرہ والوجہ فیہ ظاہر ولذا قیل ان عائشة افضل من فاطمة رضی اللہ عنہما انتہی اور قاضیخان کی شرح جامع صغیر مین ہے قالوا الحسیب یکون کفوٴ النسیب حتی ان الفقیہ یکون کفوًا للعلوی لان شرف العلم فوق شرف النسب انتہی اور جامع الرموز مین ہے فلا یکون العالم ولا الوجیہ کالسلطان کفوًا للعلویة وہو الاصح کما فی المضمرات لکن فی المحیط وغیرہ ان العالم کفوٴ للعلویة اذ شرف العلم فوق شرف النسب ولذا قیل ان عائشة افضل من فاطمة رضی اللہ عنہما انتہی اور بحر رائق مین ہے افاد المصنف ان غیر العربی لا یکافی العربی وان کان حسیبًا او عالمًا لکن ذکر قاضی خان فی جامعہ قالوا الحسیب یکون کفوًا للنسیب فالعالم العجمی یکون کفوًا للجاہل العربی والعلویة لان شرف العلم فوق شرف النسب والحسب مکارم الاخلاق وفی المحیط عن صدر الاسلام الحسیب الذی لہ جاہ وحشمة ومنصب وفی الینابیع الاصح انہ لیس بکفوٴ للعلویة واصل ما ذکرہ المشائخ من ذلک ما روی عن ابی یوسف ان الذی اسلم بنفسہ او اعتق اذا احرز من الفضائل ما یقابل نسب الآخر کان کفوًا لہ کذا فی فتح القدیر کلہ تفقہات المشائخ وظاہر الروایة ان العجمی لا یکون کفوًا للعربیة مطلقًا انتہی اور ان دونون باتون سے قطع نظر کرکے ہر ایک دوسرے سے من وجہ افضل ہے جیسا کہ احادیث فضائل علم و نسب سے واضح ہو سکتا ہے واللہ اعلم وحکمہ احکم حررہ الراجی عفو ربہ الوحید ابو الحامد محمد عبد الحمید غفر اللہ ذنوبہ و ستر عیوبہ بفضلہ المزید -

صح الجواب واللہ اعلم بالصواب حررہ ابو الغناء محمد عبد المجید غفر لہ اللہ الوحید

نقول فتاوی کے بعد یہ رسالہ اس مضمون پر ختم کیا جاتا ہے کہ جناب مولانا شمس العلماء مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی نے آنحضرت صلعم اور خلفاے راشدین و صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی طرز معاشرت و تمدن وغیرہ پر ایک مضمون لکھا ہے جو اخبار جریدۂ روزگار مدراس نمبر ۳۰ جلد ۲۲ سے بقدر ضرورت

نقل کیا جاتا ہے وہ یہ ہے۔ "معاشرت کے متعلق غیر قومون کی رسوم وعادات کے پھیلنے کا ایک بڑا سبب یہ ہوا کہ مسلمانون نے روم وفارس کے فتوحات کے ساتھ عیسائیون اور یہودیون کے ہان رشتے ناتے شروع کردیئے۔ مداین کی فتح کے بعد سیکڑون صحابہ نے عیسائی عورتون سے شادیان کرلین حضرت عمرؓ کو اطلاع ہوئی تو اُنھون نے سپہ سالار کو خط لکھا اور اپنی ناراضی کا اظہار کیا اُنھون نے جواب مین لکھا "آپ کا یہ حکم آپکی ذاتی راے ہے یا منصب خلافت سے متعلق ہے"؟ حضرت عمرؓ نے جواب لکھا "اسکو منصب خلافت سے کچھ تعلق نہین ہے بلکہ میری ذاتی راے ہے اور اس بنا پر ہے کہ تم لوگ اپنی قوم کی عورتون کو چھوڑ کر غیر قومون کے نہو رہو" چونکہ اُسوقت تمام مسلمانون مین آزادی کا جوہر موجود تھا لوگون نے حضرت عمرؓ کی ذاتی راے کی کچھ پروا نہ کی اور اپنے ارادون پر قائم رہے رفتہ رفتہ ہزارون عیسائی اور یہودی عورتین مسلمانون کے نکاح مین آگئین اور قدرت کے قاعدہ کے مطابق اُنکی معاشرت اور رہنے سہنے کے طریقے مسلمانون مین پھیل گئے" اگرچہ اس سے قومی خصوصیتون کو کچھ نقصان پہونچا لیکن بڑا فائدہ یہ ہوا کہ رات دن کے ملنے جلنے سے اسلام کے عقیدے اُنکے دلون مین جگہ پکڑتے گئے اور اُنمین سے سیکڑون مسلمان ہوگئین بلکہ سچ پوچھیئے تو غیر قومون مین اسلام کے پھیلنے کا ایک بڑا سبب یہ بھی تھا"۔

خاتمۃ الکتاب

خداوندا تیرا شکر کس زبان سے ادا کرون کہ تو نے مجھ عبد ضعیف کے ہاتھون اس رسالہ کی تالیف کو پورا کرادیا جسکا کسی زمانہ مین آغاز کیا گیا تھا اور ایسے مشکلات آپڑے تھے کہ کسی طرح تکمیل کی اُمید نہین کیجا سکتی تھی خصوصًا دوبار اُسکا مسودہ جو اپنے ساتھ میرے اور ضروری کاغذ واسباب کو بھی لیتا گیا مقام امانی گنج لکھنؤ سے چوری جانے کے باعث تو بالکل ہی میری ہمت پست ہوگئی تھی اور ناامیدی اور ناکامی کی بھیانک صورتین مجھے دور سے ڈرارہی تھین بلکہ اسی وجہ سے وہ کل مضامین جو بیشتر لکھے گئے تھے ہم نہ پہونچ سکے تاہم تیری کارسازی سے نفس مضمون بطور اصل رسالہ ادا ہو

مضامین ضروری و تاریخی حالات و فتاوی وغیرہ بشکل ضمیمہ مرتب ہوجانے سے صورت ترتیب ضرور پوری ہوگئی اور اس طرح جو کئی بار میری تمناؤن کا خون ہوچکا تھا اُسکا عوض ہوگیا ذرہ نوازا تو علیم و بصیر ہے کہ یہ دردسری مین نے محض واسطے تیرے بندون کی فائدہ رسانی کے کی ہے پس اگر تو میری اس ادنیٰ خدمت کو دولت قبول سے مالامال کردے تو تیرے کرم سے بعید نہین اے حی و قیوم خدا ابنائے قوم کے مردہ دلون مین جوش شرافت کی سچی روح پھونک اور اُنکی رگون مین غیرت و حمیت کا خون تازہ کرتا کہ وہ خواب غفلت سے چونکین اور کھوئی ہوئی دولت شرافت کو کوشش کرکے حاصل کرین اور اس کم مایہ تالیف کی جو اُنکو اُنکے فرائض کی یاد دہانی کرتی ہے سچے دل سے قدر کرین تاکہ میری محنت و عرق ریزی کا مجھے پھل ملے اے غفور رحیم خدا اگر تو بطفیل سید انام علیہ الصلوۃ والسلام و اہلبیت کرام و اصحاب عالی مقام و صلحاے عظام مجھ ناچیز کے گناہون کو معاف فرماوے تو تیرے انعام و عطا کے نزدیک کچھ بڑا کام نہین انا العبد الحقیر نادر حسین عزیز النجرامی تجاوز اللہ عن جرائمہ بلطفہ السامی سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین ط

تقاریظ

صورۃ ما کتبہ مقرظا علی ھذہ الرسالۃ افضل علماء زمانہ واکمل کملاء دورانہ العالم النحریر والمحدث الکبیر ذو المجد النفیس مولنا المولوی الحافظ محمد ادریس النجرامی ادام اللہ برکاتہ علی الشریف والخسیس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الکریم ذی الفضل والتکریم الذی خلقنا بفضل الکرامۃ و توجنا بتاج الخلافۃ

والفخامۃ والصلوٰۃ والسلام علی اکرم الموجودات واشرف المخلوقات وعلی آلہ الطاہرین وصحبہ الکاملین اجمعین اما بعد ظاہر ہے کہ حق تعالیٰ نے انسان کو شعور وعقل عطا فرماکر بخطاب ولقد کرمنا بنی آدم ممتاز فرمایا اور خلعت شرافت ونجابت سے فقط اتقیا کو باشارہ ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم مخلع وسرفراز فرمایا پس کرامت وشرافت کا مدار اوپر خصائل حمیدہ وصفات سعیدہ کے ہے علی الرغم اسکے زمان حال مین صرف علو نسب وسمو رتب کا نام شرافت رکھا گیا ہے بنابر استیصال اس وہم کے یہ رسالہ شرافت تالیف کیا گیا۔ الحق کہ ہر ہر حرف اسکا مستند ومدلل بدلائل عقلیہ وبراہین نقلیہ ہے۔ جزی اللہ المؤلف عن سائر المسلمین ووفقہ لما یحبہ ویرضاہ وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین ؎

بسم اللہ الرحمن الرحیم

هو الفتاح العلی

الحمد للہ وحدہ الذی صدق وعدہ ونصر عبدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لانبی بعدہ اما بعد اس رسالہ شرافت مؤلفہ منشی نادر حسین عزیز نگرامی کو خاکسار نے اول سے آخر تک حرف بحرف بچشم انصاف دیکھا موافق قرآن وحدیث کے پایا۔ واقعی منشی موصوف نے اسکو نہایت تحقیق اور صحت سے لکھا ہے شاہد مقصود کو لآلی متلالی نصوص آیات قرآنیہ فاذا نفخ فی الصور فلا انساب بینہم یومئذ ولا یتساءلون ولباس التقوی ذلک خیر ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم اور احادیث نبوی سے جیسا کہ ابوداؤد مین ابوہریرہؓ وغیرہ سے مروی ہین مزین فرمایا مضمون صدق مشحون جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل کان زہوقا کا جلوہ دکھایا اور دلائل عقلیہ ونقلیہ سے اسکو آئینہ حق نما بنایا صیقل براہین قطعیہ سے زنگ خدشات جہلا کو مٹایا۔ فی الحقیقت یہ کتاب معقول ہے۔ اسمین کلام حق حق منقول ہے حق تعالےٰ اسکے مصنف کو جزائے خیر عطا فرماوے اور اتباع شریعت محمدیہ صلی اللہ علی صاحبہا پر قائم رکھے

آمین ثم آمین - کتبہ ابوالبرکات فقیر حقیر محمد یحیی حنفی قادری نقشبندی سہروردی چشتی بلگرامی عفا اللہ عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
ونصلی علی رسولہ الکریم

کتاب شرافت جو کہ بالکل نجابت وفراست سے مملو ہے اول سے آخر تک دیکھی طبیعت کی خواہش نے اس بات پر آمادہ کیا کہ سطور چند بطور تقریظ کے لکھوں اور اس گنجینۂ لاجواب کی صفت میں کچھ عرض کروں مگر بے بضاعتی وعدیم الفرصتی کی وجہ سے جرأت توصیف نہ ہوسکی ورنہ اگر ہر حرف کی صفت لکھی جاوے بجا ہے کیونکہ سچا واقعہ مصنف نے ظاہر کیا ہے - دراصل شرافت اُسی کا نام ہے جو اسکے خلاف ہے وہ بالکل ناکام اور اُسکا خیال خام ہے - حدیث سید انام علیہ الصلوۃ والسلام اُسپر دال ہے من سلک علیٰ طریقی فھوالی - بہرحال تفاخر بالانساب بفحواے حدیث شریف حرام ہے اور اُسپر فخر وتکبر کرنا جہلا کا کام ہے ان اللہ قد اذھب عنکم عبیۃ الجاھلیۃ وفخرھا بالاٰباء انما ھو مومن تقی او فاجر شقی الناس کلھم بنو اٰدم واٰدم من تراب - خداوند ہم سب مسلمانوں کو ترقی اسلام اور تفاخر بالاکتساب کی ہدایت فرماوے اور مصنف کو جزاے خیر مرحمت کرے فقط

حقیر ممتاز احمد بلگرامی عفی عنہ

ہو
حامداً ومصلیاً

میں نے رسالۂ شرافت کو سرسری طور پر دیکھا اگرچہ میرا ارادہ ہوا تھا کہ میں اسپر ایک مختصر تقریظ لکھوں لیکن افسوس ہے کہ اول تو اپنی نالائقی کی وجہ سے اپنے ارادہ کو پورا نہ کرسکا دوسرے جو کچھ مجکو لکھنا چاہیئے تھا اُسے لائق مقرظین نے لکھکر اپنا کرلیا اور بمصداق ؎ من ز قرآن مغز را برداشتم ؛ استخوان پیش سگان انداختم ؛ مجھے اس خدمت سے بالکلیہ محروم کردیا - لہذا میں اس امر کو ناظرین کی ہمت وانصاف پر چھوڑتا ہوں کہ خود ہی اپنے دل میں انصاف فرماکر مؤلف کی عرق ریزی ومحنت کی داد دیں اور خدا سے مؤلف کے ماجور ہونے کی دعا کریں اور آپنے معذور رہنے کی

نسبت معافی مانگتا ہون فقط	ذرۂ بیمقدار نحیف عبدالرحمن رکن الدین الشہیر بہ محمد احسن وحشی نگرامی

صورۃ ما کتبہ مقرظا علی ہذہ الرسالۃ جامع المعقول والمنقول المعدود من العلماء الفحول ذو الخلق العظیم المولوی محمد عبد الحکیم النجرامی اعزشانہ اللہ الکریم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی وفقنا لتحصیل الکرامۃ والایمان وتکمیل الشرافۃ والایقان والصلوۃ والسلام علی اشرف الخلق واکرمهم وافضل الناس واشرفهم الذی علمنا آداب الشرعیۃ الانیقۃ وداب الطریقۃ الحقیقۃ وعلی آلہ الکرام واصحابہ العظام اما بعد کہتا ہے مسکین ضعیف خویدم الطلبہ ہیچمیرز عبد الحکیم النجرامی عفی عنہ کہ بالفعل اتفاقات سے عرصہ سے میرا قیام لکھنؤ مین رہا عزیزی سعادت اکتساب نادر حسین المتخلص بعزیز نگرامی سے اکثر ملاقات رہی ایک روز عند التذکرہ عزیز مذکور نے رسالۂ ہذا میرے روبرو بغرض مشاہدہ پیش کیا مین نے اُسے من اولہ الی آخرہ عمدہ طور سے بغور دیکھا تو واقعی عزیز نے اِس بحث خاص کو جو موضوع رسالہ ہے نہایت تحقیق و توضیح کے ساتھ مدلل بیان کیا ہے آفرین بر ہمت مردانۂ او جزاہ اللہ تعالی خیر الجزاء۔ اِسمین انصاف کا ایسا لحاظ رکھا گیا ہے کہ تعصب واعتساف کا خیال نہین آیا حق یہ ہے کہ نفس شرافت حسن عقیدت واعمال صالحہ پر مبنی ہے بعثت انبیاء کرام سیما حضرت سید الانام علی نبینا وعلیہم الصلوۃ والسلام اِسی غرض سے حق جل وعلا نے فرمایا کہ انسان کے عقائد واعمال محمود و مسعود حسب تعلیم انبیاے عظام ہو جائین اور مراسم جاہلیت سے علحدہ ہون کلام ربانی مین جسقدر آیات احکام اوامر ونواہی وارد ہین اُن سب کا مآل وما خذ یہی ہے کہ اعمال حسنہ انسان اختیار کرے اور افعال قبیحہ سے اجتناب۔ قصص وحکایات ووعد ووعید کلام مجید

بھی آخر الامر یہی نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ اعتقاد صحیحہ و اعمال نجیحہ کا اختیار انسان کو موجب نجات ہے اخلاق حمیدہ و اعمال پسندیدہ کا پابند رہنا جو ہر فرق و ملل مین مامور بہ سمجھا گیا ہے ہر شخص پر لازمی مدار تہذیب اسی پر رکھا گیا ہے۔ رب باری عز اسمہ کلام پاک مین ارشاد فرماتا ہے وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بطلف ارشاد ہوا ہے کہ ہر ایک انسان نقصان مین ہے مگر جو ایمان لایا و عمل صالح اختیار کیا تو ظاہر ہے کہ ایمان و صلاح و تقوی ہی باعث استثنائے خسران سے ہے خسران گو بمعنی نقصان ہے مگر وہی گویا رذالت قرار پاسکتی ہے اور ایمان و عمل صالح حقیقۃً شرافت ہے۔ المختصر اس رسالہ مین مؤلف نے خود ہی ہر طرح کے دلائل و براہین عقلیہ و نقلیہ مندرج کردیے ہین اعادہ کی کوئی حاجت نہین ہے اب مین اس تقریر مختصر کو اس دعا پر ختم کرتا ہون کہ رب قدیر مؤلف اور ناظرین رسالہ کو توفیق حسن عمل اور جزائے نیک عطا فرماوے

آمین رب العالمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لاھلہ والصلوۃ علی اھلھا اما بعد فقیر حقیر مسکین خویدم الطلبہ محمد سلیم النجرامی غفر لہ الرب الرحیم بلطفہ العمیم کہتا ہے کہ مین نے کتاب شرافت مؤلفہ منشی نادر حسین عنہ زنگرامی من ابتدائہ الی انتہائہ بنظر غور و تعمق دیکھا واقعی مؤلف سلمہ نے کتاب مذکورہ مین مسئلہ شرافت کو براہین واثقہ و مضامین راسخہ سے مضبوط کر کے نہایت عمدہ طور پر اثبات کر دکھایا ہے الحق شرافت کسبیہ عملیہ شرافت نسبیہ محضہ سے بدرجہا افضل و اولی ہے کلام باری تعالی اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ اسپر دال ہے اور نیز حدیث نبوی صلی اللہ علی صاحبہا من سلک علی طریقتی فھو آلی اس امر پر ناطق ہے۔ مین اپنی بے بضاعتی کی وجہ سے اور کچھ زیادہ نہین لکھ سکتا ہون بلکہ اس دعا پر ختم کرتا ہون کہ ایزد تقدس اسمہ اسکے مؤلف کو جزائے خیر اور ناظرین کو توفیق اعمال صالحہ عنایت فرمائے

تقریظ مع تاریخ ریختهٔ کلک گهر سلک عالی جناب مولوی صدیق حسن صاحب غازی پوری سلمه الله السامی

سپاس ایزد گر گر گر و گر ** زدانشش آدمی را آبرو گر

بهور هاشمی افروخت گیهان ** کز و تاب خرد اندوخت گیهان

چه هور هور تابان نبوت ** فروزان مهر رخشان نبوت

اگرچه از همه عالی نسب بود ** به فقرش فخر و نازش بر حسب بود

تفاخر بودش از فقر و رسالت ** نه بر جدی و آبائی شرافت

باین لفظ شرافت پنج حرف است ** بہ بین مضمر درانها صرف صرف است

ز حرف اول و ثانیش شر زاد ** همه آفت ز سه باقیش دید زاد

ننازد هیچ عاقل بر شرافت ** که ترکیبش بود از شر و آفت

شرافت گر بعلم و جود باشد ** همه رافت ازان مقصود باشد

سر لفظ شرافت حرف شین است ** که ملفوظی عدادش سیصد است

بده یک یک بهر یک یوم سالش ** که باشد بهر تو رافت مآلش

رخت آیینهٔ انساب آباست ** به بینی روے خود این عزم بجاست

بنه پیشش از حسب آئینه دیگر ** نگر خود را مگر خود را تو منگر

که انداز د ترا کبر شرافت ** زاو نه فقر در غار ندامت

چو والا گوهرت بے آب و تاب است ** در بے آب کم از قطره آب است

در بے آب را قیمت نباشد ** نسب را بر حسب عزت نباشد

پے اثبات اصل کان اثیم است ** شود خاکسار بہا دلیل است

ز خاک آئینه را حاصل صفا شد ** ز خاکے طور سینا طوطیا شد

تقریظ مع تاریخ ریختۂ کلک گہر سلک عالی جناب مولوی صدیق حسن صاحب غازی پوری سلمہ اللہ السامی

سپاس ایزدِ گرگر گر و گر — زدانش آدمی را آبرو گر
بہورِ ہاشمی افروخت گیہان — گزو تابِ خرد اندوخت گیہان
چہ ہورِ ہورِ تابانِ نبوت — فروزان مہرِ رخشانِ نبوت
اگرچہ از ہمہ عالی نسب بود — بہ فقرش فخر و نازش بر حسب بود
تفاخر بودش از فقر و رسالت — نہ بر جدی و آبائی شرافت
باین لفظِ شرافت پنج حرف است — بہ بین مضمر دراں صرف صرف است
زحرف اول و ثانیش شر زاد — ہمہ آفت زسہ باقیش در زاد
ننازد ہیچ عاقل بر شرافت — کہ ترکیبش بود از شر و آفت
شرافت گر بعلم و جود باشد — ہمہ رافت ازان مقصود باشد
سرِ لفظ شرافت حرف شین است — کہ ملفوظی عدادش سیصد است
بدہ یک یک بہر یک یوم سالش — کہ باشد بہر تو رافت مآلش
رخت آئینۂ انساب آباست — بہ بینی روے خود این عزم [illegible]
بتہ بینش از حسب آئینۂ دیگر — نگر خود را اگر خود را تو منگر
کہ انداز د تراکبرِ شرافت — زاو نہ قعر در غار ندامت
چو والا گوہرت بے آب و تاب است — دُرِ بے آب کم از قطرہ آب است
دُرِ بے آب را قیمت نباشد — نسب را بر حسب عزت نباشد
پے اثبات اصل کان [illegible] است — شود خاکسار بہا دلیل است
زخاک آئینہ را حاصل صفا شد — زخاکے طور سینا طوطیا شد

قطعۂ تاریخ طبع من نتائج افکار عالی جناب منشی محمد عبد الحفیظ صاحب تخلص خستہ نگرامی سب انسپکٹر پولیس اضلاع شمال و مغرب و اودھ

ہوا طیار چھپکر یہ رسالہ ۔ حدیثون آیتون سے ہو مدلل
شرافت کیا نجابت کیا نسب کیا ۔ بیان ان سب کا ہے اسمین مفصل
ہوئی تاریخ کی جب فکر مجھکو ۔ تصور بندھ گیا اسکا مسلسل
ندا دی ہاتف غیبی نے بازیب ۔ یہ نسخہ ہے شرافت کا مکمل
سنہ ۱۸۹۶ء

قطعۂ تاریخ طبع من نتائج طبع عالی جناب منشی سید محمد ناصر علی صاحب رئیس قصبۂ نگرام ضلع لکھنؤ ادام بالمجد والاحترام

تیار فضل حق سے رسالہ ہوا یہ جب ۔ جسمین نہان ہین گنج ہدایت کے بے حسیب
تاریخ طبع خامۂ جادو نگار نے ۔ تب از سر وقار لکھی ۔ خضر بے فریب
۱۳۱۴ھ

قطعۂ تاریخ طبع من نتائج افکار عالی حافظ کلام باری جناب مولوی خلیل الرحمن صاحب نگرامی مدظلہ العالی

بحمد اللہ چھپکر دوستونکو بھی پسند آیا ۔ شرافت جسکو کہنا چاہیے دفتر ادب کا
تلاش سال مین تھا مین کہ ہاتف کی ندا آئی ۔ سر اشراف سے لکھو رسالہ
سنہ ۱۳۱۴

قطعۂ تاریخ طبع من نتائج طبع عالی جناب منشی حبیب الرحمن صاحب نگرامی سلمہ اللہ السامی

ہوئی چھپ کے تیار جب یہ کتاب ۔ بطرز جدید و عجیب و غریب

سن طبع لکھ ارمغان حبیب سنہ ۱۳۱۴ھ		کہا طوطی طبع نے مجھ سے یون

خاتمۃ الطبع از جانب کارپردازان مطبع

موشگافان غوامض سخن کو مژدۂ فرحت افزا اور نقادان دار العیار علم وفن کو نوید مسرت انتما کہ اس زمان برکت اقتران مین کتاب نایاب و نسخۂ لاجواب گرہ کشائے طرۂ شاہد حقیقت ۔ آئینۂ عکس نمائے چہرۂ معرفت ۔ رہنمائے منازل تحقیق ۔ خضر طرائق تصدیق ۔ مجموعۂ معارف وحقائق ذخیرۂ اسرار و دقائق ۔ ہادی خلائق ۔ رافع علائق ۔ قلزم ناپیدا کنار بشارت موسوم بہ رسالۂ شرافت تصنیف منیف و ترصیف رصیف نخلبند گلشن تر زبانی ۔ کدیور گلزمین رنگین بیانی ۔ میزان المعقول والمنقول ۔ منقح اغصان الفروع والاصول ۔ شمع شبستان علم و دانائی ۔ فروغ دیدۂ فضل و بینائی ۔ حاوی الفضائل والفواضل ۔ عمدۃ الاجلۃ والاماثل ۔ علامی فہامی جناب منشی نادر حسین صاحب عزیز گرامی عم فیضہ السامی جسمین مصنف ممدوح نے ہر فرقہ و ملت کے نفاق باہمی کو بہ ادلہ و براہین مٹایا ہے ۔ آپس کے میل جول اور حسن معاشرت و اتفاق کے ثبوت مین کیا کیا زور طبع دکھایا ہے ۔ طرفہ تر یہ کہ اپنے جملہ اقوال کو کتاب خدا اور احادیث سید الانبیا اور دیگر کتب معتبرۂ تواریخ سے ثابت و مدلل فرمایا ہے بعد اجازت حضرت مصنف مطبع نامی و گرامی منشی نول کشور واقع لکھنؤ مین بعنایت جناب معلی القاب منشی پراگ نرائن صاحب دام اقبالہ مالک مطبع موصوف بماہ نومبر مطابق ماہ جمادی الآخر سنہ ۱۳۱۴ھ بار اول حلیۂ طبع سے آراستہ و پیراستہ ہوئی

حق سبحانہ تعالی مقبول عالم کرے آمین ۔

